

ماہنامہ  
سیدھا راستہ  
لاہور

(جلد نمبر ۲۲ شمارہ نمبر ۸) محرم الحرام ۱۴۳۳ھ دسمبر ۲۰۱۱ء

مسلسل اشاعت کا بائیسواں سال



مدیر اعلیٰ

منیر احمد یوسفی

(ایم۔ اے)

بانی و چیرمین اعلیٰ

محمدیہ شول و فیلڈ سوسائٹی (رحمٹ) پنجاب

انجمن اشاعت حدیث اسلام (رحمٹ) پنجاب

ملنے کا پتہ: جامع مسجد گنبد بلاک بی III، گجر پورہ (چائنہ) سکیم لاہور۔ 0300-4274936

بیادگار عالم یلیمی فاضل لوزی  
پیر طریقت قطب جلی امین علم لدنی حضرت علامہ  
حاجی محمد یوسف علی گنیمہ سرکار  
قدس سرہ العزیز

رکن کونسل آف جرائد اہلسنت پاکستان

بظن عنایت

مجمع انوار کتبہ طریقت صاحبزادہ حاجی محمد اللہ دتہ یوسفی  
مجمع انوار کتبہ طریقت صاحبزادہ منیر احمد یوسفی  
مجمع انوار کتبہ طریقت صاحبزادہ بشیر احمد یوسفی  
مجمع انوار کتبہ طریقت صاحبزادہ خلیل احمد یوسفی  
سجادہ خلیفان آستانہ عالیہ پیکو کوہراں شریف تحصیل سندھ دریا ضلع فیصل آباد



پروف ایڈیٹر  
صاحبزادہ حافظ خلیل احمد یوسفی، حافظ محمد رضوان یوسفی،  
رشید احمد جموعہ ایم۔ اے ایل۔ ایل۔ بی، ملک محمد سلیم نواز یوسفی

روپے

2000 الجزائر، ایران، ترکی، عراق  
2000 عرب امارات و سعودی عرب  
2000 انگلینڈ  
2500 کینیڈا، امریکہ  
300 پاکستان

قیمت فی شمارہ  
30 روپے

دین حنیف کا ترجمان  
لاہور  
ماہنامہ  
سیدھا راستہ

زیر انتظام: صاحبزادہ بشیر احمد یوسفی، صاحبزادہ حافظ خلیل احمد یوسفی

مسل اشاعت کا بائیسواں سال

مضمون ترتیب

- ۱ عقبت۔
- ۲ ادارہ۔
- ۳ تقریر یوسفی۔
- ۴ درکن حدیث شریف۔
- ۵ بخاری شریف بحوالہ تیسیر الباری۔
- ۶ شہادت حضرت سیدنا امام حسین علیہ السلام۔
- ۷ یوم عاشورا۔
- ۸ دین حنیف کے دائمی شہ طریقت حضرت قلیہ سرکار۔
- ۹ گنیمہ علیہ الرحمہ۔
- ۱۰ قادیان از قادیانی رضویہ شریف۔
- ۱۱ Education Through Hadith Shahriif
- ۱۲ تیسرے کتب۔

مینیجنگ ایڈیٹر

رشید احمد جموعہ ایم۔ اے ایل۔ ایل۔ بی

مدیر اعلیٰ

منیر احمد یوسفی ایم۔ اے

سرکاری کتب خانہ

شیخ فہد احمد یوسفی، حافظ محمد یوسفی

مدیر معاون

صاحبزادہ حافظ خلیل احمد یوسفی

ویب سائٹ: <http://www.seedharastah.com>  
ای میل ایڈریس: [info@seedharastah.com](mailto:info@seedharastah.com)

خط و کتابت و ترسیل زر کا پتہ: ایڈیٹر ماہنامہ "سیدھا راستہ" جامع مسجد گنیمہ، 977 بلاک جی III چائنہ سیکم لاہور۔ فون آفس: 042-36880027-28

ڈرافٹ اور چیک کے لئے: منیر احمد یوسفی اکاؤنٹ نمبر 06180017185303 حبیب بینک شاد باغ لاہور

کمپوزنگ: ایوکیو کمپوزنگ سنٹر متصل جامع مسجد گنیمہ اسکے۔ ڈی کمپیوٹر سسٹم 28۔ کیرسٹرٹ اردو بازار لاہور فون آفس: 042-36880027-28

پبلشر منیر احمد یوسفی نے حامد جمیل پر مقرر لاہور سے چھپوا کر فروخت جانے والے سہ ماہی سنسن پارک شاد باغ لاہور سے شائع کیا فون آفس: 0300-4274936



## منقبتِ حسین (علیہ السلام)

از قلم: مولانا محمد یونس مالیک

## بحضور حضرت قبلہ بابا جی گلینہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ

از قلم: الحاج محمد ابراہیم صائم چشتی

عالم	لوحی	فاضل	یلیعی!
شیخ	تفسیر	قرآن	گلینہ
درد	محبوب	عالم	کو دیتا رہا
درد	دنیا	کا	درماں گلینہ مرا
شوکت	اصفیاء	زینت	اولیاء
عاشق	صادق	سرور	انبیاء
ہر زمانے میں	تیار تھا	ہر گھڑی	
حق پہ ہونے کو	قرباں	گلینہ	مرا
یوسف مصر حق و صداقت ہے	وہ		
بن گیا زینت باغ جنت ہے	وہ		
میرے دل کی محبت ہے	یوسف علی		
میری آنکھوں کا	آرمان	گلینہ	مرا
عالم بے ریا	فاضل	دل	رُبا
اولیاء کی مجالس کی	زینت	رہا	
شاعر مصطفیٰ (علیہ السلام)	رہبر	و	رہنما!
ہے محبت کا	عنوان	گلینہ	مرا
گھر کا گھر جس کا	سارا	دیندار	ہے
یوسفی کو ملی جس کی	دستار	ہے	
اپنے ہر ایک طالب پہ	ہے	آج بھی	
لحہ لمحہ مہربان	گلینہ	مرا	
اس کے جانے سے	فرحت	بھی جاتی	رہی
دل کی صائم وہ	راحت	بھی جاتی	رہی
شعر کہنے کی لذت	بھی جاتی	رہی	
کر گیا	ایسا	حیراں	گلینہ مرا

بچپن میں جو کہا تھا نبھایا حسین (علیہ السلام) نے  
 راہِ خدا میں سر کٹایا حسین (علیہ السلام) نے  
 آغوشِ مصطفیٰ (علیہ السلام) میں پلے ناز سے مگر  
 کیا بار خیتوں کا اٹھایا حسین (علیہ السلام) نے  
 کیا صبر کیا جگر تھا کہ سب کچھ مٹا مگر  
 اُف تک زبان پر نہیں لایا حسین (علیہ السلام) نے  
 اسلام کے چمن میں خزاں آنے ہی کو تھی  
 قربانیوں سے سیچا بچایا حسین (علیہ السلام) نے  
 تھا ظلم و جبر قہر یزیدی عروج پر  
 صبر و رضا کا جلوہ دکھایا حسین (علیہ السلام) نے  
 دی راہ حق میں جان حیاتِ ابدی ملی  
 اس طرح ہم کو جینا سکھایا حسین (علیہ السلام) نے  
 سر دے دیا مگر کبھی باطل کے سامنے  
 ہرگز نہ اپنے سر کو جھکایا حسین (علیہ السلام) نے  
 سرخی لبو کی لالہ صحرا کو دی ہے کچھ  
 اور کچھ شفق کو سرخ بنایا حسین (علیہ السلام) نے  
 وحشتِ فزاء جو پہلے تھا صحرائے کربلا  
 جنتِ نشان اُس کو بنایا حسین (علیہ السلام) نے  
 رنگینیاں تو دیکھو شہیدوں کے خون کی  
 جنگل کو لالہ زار بنایا حسین (علیہ السلام) نے  
 یونس ہیں اہل بیت کے ہم دل سے مدح خواں  
 مژدہ نجات کا سنایا حسین (علیہ السلام) نے

تمام قارئین کرام کو ادارہ ماہنامہ ”سیدھا راستہ“ لاہور کی  
 طرف سے نیا اسلامی سال مبارک ہو۔



## بھارت ناپسندیدہ ملک ہے

گذشتہ کچھ عرصہ سے ذرائع ابلاغ میں بڑے تسلسل سے ایسی خبریں آرہی تھیں جن سے یہ تاثر مل رہا تھا کہ حکومت وقت کے سر پر بھارت کو ”پسندیدہ ترین ملک“ قرار دینے کا خط سوار ہے۔ اپنے اس جث باطن کو عملی جامہ پہنانے کے لئے بانی پاکستان حضرت قائد اعظم محمد علی جناح علیہ الرحمہ سے بھی باتیں منسوب کر کے یہ تاثر دینے کی کوشش کی گئی کہ گویا قائد اعظم بھی بھارت کو پسندیدہ ملک قرار دینے کے حق میں تھے۔ حالانکہ قائد اعظم نے کبھی بھی بھارت کو پسندیدہ ملک یا پسندیدہ قوم قرار دینے کا ذکر نہیں کیا تھا۔ بلکہ انہوں نے تو ہندوؤں کو نہایت قریب سے دیکھتے ہوئے کانگریس سے علیحدگی اور مسلم لیگ میں شامل ہونے کو ترجیح دی۔ انہوں نے آل انڈیا مسلم سٹوڈنٹ فیڈریشن کے ایک اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ ہندو مہاسبھا کے صدر کی سکیم یہ ہے کہ ”انگریزوں کے ہندوستان سے چلے جانے کے بعد ہندوستانی افواج میں ۵ فیصد جگہ ہندوؤں کو مل جائے گی اور فوج اس بات کا خاص خیال رکھے گی کہ برصغیر میں مسلمان نہ اٹھ سکیں“۔ ہندوؤں کی اسی ذہنیت کے پیش نظر حضرت قائد اعظم علیہ الرحمہ نے علیحدہ وطن حاصل کرنے کی جدوجہد کی تھی جس میں اللہ تبارک و تعالیٰ کے فضل و کرم سے وہ سرخرو ہوئے۔

سوال ہے کہ بھارت کو کون وجوہ کی بنا پر پاکستان کا دشمن ملک قرار دیا گیا تھا اور کیا وہ وجوہات اب دور ہو گئی ہیں کہ ہماری وزیر خارجہ نے کہا ہے کہ پاکستان نے بھارت کو ”پسندیدہ ترین ملک“ کا درجہ دینے کا اصولی فیصلہ کر لیا ہے۔ اس سوال کے جواب کے لئے قیام پاکستان کی تاریخ کا جائزہ لینا ضروری ہے۔ قائد اعظم محمد علی جناح علیہ الرحمہ کی سرکردگی میں مسلمانان ہند جب اپنے لئے الگ وطن حاصل کرنے کی جدوجہد کر رہے تھے تو ہندوؤں نے حتی المقدور اس کی مخالفت کی اور اس کے باوجود جب مسلمانوں کی جدوجہد کامیابی سے ہمکنار ہوتی نظر آنے لگی تو انہوں نے انگریزوں سے ساز باز کر کے تقسیم ہند کے مجوزہ منصوبے اور نقشے میں رد و بدل کروا کر پاکستان میں شامل بعض علاقوں کو بھارت میں شامل کروا لیا اور ساتھ ہی کشمیری عوام کی مرضی کے خلاف کشمیر پر جارحانہ قبضہ کر لیا۔ جس کے نتیجہ میں تقسیم ہند کے وقت ہندوؤں اور سکھوں نے لاکھوں مسلمانوں کو شہید کر دیا۔ ہزاروں عورتوں کی عزتیں لوٹیں گئیں اور یہ سلسلہ مقبوضہ کشمیر میں سات لاکھ بھارتی فوج کے ہاتھوں آج بھی جاری ہے۔ قیام پاکستان کے وقت بھارت نے پاکستان دشمنی کا جو کردار ادا کیا تھا وہ آج بھی جاری ہے۔ اس کے کردار و عمل سے پاکستان دشمنی عیاں ہے۔ بھارت نے آج تک پاکستان کو دل سے تسلیم نہیں کیا بلکہ ہمیشہ پاکستان کو نقصان پہنچانے اور غیر مستحکم کرنے کی تاک میں رہتا ہے۔ ۱۹۷۱ء میں ایک بین الاقوامی سازش کے تحت پاکستان کو دو بھٹ کرنے میں مکتی یا مکتی کے روپ میں بھارت نے نہایت کلیدی کردار ادا کیا۔ پاکستان کی افغانستان سے ملحقہ سرحد کے اُس پار بھارت کے کم و بیش ڈیڑھ درجن تو فصل خانے قائم ہیں جن کا محض مقصد پاکستان بالخصوص بلوچستان اور فانا کے علاقوں میں تخریبی کارروائیوں کی پشت پناہی ہے۔ اسی مقصد کے تحت بلوچستان میں علیحدگی پسندوں کو اسلحہ فراہم کیا جا رہا ہے۔ اور تخریب کار بھارتی تو فصل خانوں کی سرپرستی میں ٹارگٹ کلنگ کرتے ہیں جس سے پورے صوبے میں خون خرابے اور بدمذہبی کی کیفیت پھا ہے۔ اسی کے پیش نظر میں وزیر اعظم پاکستان اور وزیر داخلہ نے بر ملا کہا تھا کہ بلوچستان میں بیرونی مداخلت کے شواہد موجود ہیں۔

پاکستان اور بھارت میں سب سے بڑا اور بنیادی تنازعہ کشمیر پر بھارتی قبضہ ہے۔ مسئلہ کشمیر کو حل کرنے کے لئے اقوام متحدہ کی قراردادیں منظور شدہ ہیں جن پر مہود و نصاریٰ کی آشیر باد کی وجہ سے بھارت عمل درآمد نہیں کر رہا۔ اُلٹا کشمیر کو بھارت کا اٹوٹ انگ کہہ کر حالات کو مزید خراب کر رہا ہے۔ بانی پاکستان حضرت قائد اعظم علیہ الرحمہ نے واضح طور پر کشمیر کو پاکستان کی شہ رگ قرار دیا تھا۔ کیونکہ



پاکستان کی زراعت اور معیشت کا زیادہ تر انحصار کشمیر سے نکلنے والے دریاؤں کے پانی پر ہے۔ لیکن بھارت نے ان تمام دریاؤں پر بین الاقوامی اخلاقیات اور قواعد و ضوابط کی خلاف ورزی کرتے ہوئے غیر قانونی بند باندھ لئے ہیں اور ہماری زرعی اراضی پانی کی قلت کی وجہ سے بنجر اور غیر آباد ہو رہی ہے جس کے نتیجے میں پاکستان کی زراعت اور معیشت بڑی طرح متاثر ہو رہی ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ بھارت پاکستان کا ہمسایہ ملک ہے۔ لیکن یہ حقیقت اس سے بھی بڑھ کر ہے کہ بھارت کی کسی ہمسایہ ملک سے دوستی نہیں ہے۔ اس کی وجہ بھارت کے سیاسی "گرو" چاکیہ کا وہ اصول سیاست ہے جو اس نے اپنی کتاب "ارتھ شاسٹر" میں درج کیا ہے کہ "غیر ملک میں پروپیگنڈہ، تحریک کاری اور ذہنی انتشار پھیلانے کے علاوہ ہمسایہ ممالک کے ساتھ دشمنوں جیسا سلوک روا رکھا جائے"۔ قیام پاکستان کے وقت یہی تعصب اور دشمنی ہندو مسلم فسادات کا باعث بنی۔ ہندوؤں کی یہ ذہنیت آج بھی اسی طرح موجود ہے کہ بھارت پاکستان کے وجود کو برداشت نہیں کر رہا لہذا چاکیہ کے اس اصول سیاست کے پیش نظر بھارت سے دوستی کی امید اور توقع رکھنا اپنے آپ کو دھوکا دینے کے مترادف ہے۔

قارئین کرام! ان حالات کے تناظر میں پاکستان بھارت کو اپنا دشمن ملک سمجھتا رہا ہے۔ اور آج تک بھارتی رویہ اور حالات میں ایسی کوئی مثبت تبدیلی نہیں آئی کہ بھارت کو دشمن کی بجائے پسندیدہ ملک سمجھا جائے۔ بھارت بین الاقوامی سطح پر پاکستان کو بدنام اور تنہا کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتا۔ دنیا کے کسی خطہ میں تحریک کاری یا دشمنگر دی کا واقعہ ہو جائے تو بھارت کسی نہ کسی طرح اس واقعہ کی ذمہ داری پاکستان پر ڈال دیتا ہے۔ ابھی حال ہی میں وزیراعظم پاکستان نے بھارتی وزیراعظم کو دورہ پاکستان کی دعوت دی تو اس نے کہا کہ جب تک پاکستان دشمنگر دوں کے خلاف موثر کارروائی نہیں کرتا وہ پاکستان کا دورہ نہیں کریں گے۔ بھارتی وزیراعظم نے اس بیان سے یہ تاثر پیدا کرنے کی کوشش کی ہے کہ گویا پاکستان دہشت گردوں کی پشت پناہی کرتا ہے۔ بھارت پاکستان پر کسی قسم کا اعتبار کرنے کے لئے تیار نہیں۔ غور کریں حال ہی میں پاکستان نے بھارت سے ریلوے انجن خریدنے کی بات طے کی تھی لیکن بھارت نے یہ کہہ کر انجن دینے سے انکار کر دیا کہ پاکستان سے پیسے نہیں ملیں گے۔ اندازہ لگائیں کہ پاکستان جس ملک سے تجارت بڑھانے کے لئے اس کو پسندیدہ ترین ملک قرار دے رہا ہے۔ اور اس کو افغانستان سے تجارت کے لئے راہداری کی سہولتیں دی جا رہی ہیں۔ وہ پاکستان پر اعتبار کرنے کے لئے تیار نہیں۔ اس تناظر میں حکومت کی اس بات میں کوئی وزن نہیں کہ بھارت کو پسندیدہ ترین ملک کا درجہ دینے سے اس کے ساتھ تجارتی راہیں کھلیں گی اور پاکستان کی تجارت کا حجم بڑھے گا۔ تجارت کے لئے کسی ملک کو "پسندیدہ ملک" قرار دینا قطعاً ضروری نہیں ہے۔ پاکستان کتنے ہی ممالک کے ساتھ تجارت کر رہا ہے لیکن کسی کو بھی پسندیدہ ملک قرار دینے کی ضرورت پیش نہیں آئی۔ حضور نبی کریم ﷺ نے بھی یہود و نصاریٰ اور کفار سے تجارت کی تھی لیکن انہوں نے کسی بھی قوم کو پسندیدہ قرار نہیں دیا تھا۔ آخر بھارت کو پسندیدہ ملک قرار دینے کی ضرورت کیوں پیش آئی؟ بادی النظر میں تو برصغیر میں یہ ایک کھیل کھیلا جا رہا ہے جس میں حسب سابق پاکستان کو استعمال کرنے کی راہ ہموار کی جا رہی ہے اس گیم پلان کے پیچھے یہود و نصاریٰ کی منصوبہ بندی کا فرما ہے کہ امریکہ بھارت کو اس خطہ میں چین کے مقابل کھڑا کرنا چاہتا ہے۔ اس سلسلہ میں پاکستان کی طرف سے کسی بھی ممکنہ مزاحمت یا رکاوٹ کے تدارک کے لئے یہ منصوبہ بندی کی جا رہی ہے۔ لہذا اگمان اغلب یہی ہے کہ پاکستان کے بھارت کے ساتھ تعلقات میں یکدم "یوٹرن" امریکی دباؤ کے تحت لیا جا رہا ہے۔ حکمران اپنے اقتدار کو مستحکم کرنے کے لئے امریکہ کی خوشنودی کے لئے ہر وہ کام کرنے کے (باقی صفحہ نمبر ۲۱ کا لم نمبر ۲ پر ملاحظہ فرمائیں)



بسم اللہ الرحمن الرحیم

تفسیر یوسفی

از قلم: پیر طریقت امین علم لدنی حضرت قبلہ

حاجی محمد یوسف علی نگینہ صاحب علیہ الرحمہ

لِلْفُقَرَاءِ الَّذِينَ أُحْصِرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ لَا يَسْتَطِيعُونَ ضَرْبًا فِي الْأَرْضِ يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ أَغْنِيَاءَ مِنَ التَّعَفُّفِ تَعْرِفُهُمْ بِسِيمَاهُمْ لَا يَسْأَلُونَ النَّاسَ إِلْحَافًا وَمَا تُنْفِقُوا مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللَّهَ بِهِ عَلِيمٌ (البقرة: ۲۷۳) ”اُن فقیروں کے لئے جو اللہ (تبارک وتعالیٰ جل مجدہ الکریم) کی راہ میں روکے گئے۔ زمین میں چل نہیں سکتے۔ نادان (لوگ) انہیں تو غمر (امیر) سمجھے بچنے کے سبب“ اُن کی صورت سے پہچان لے گا۔ لوگوں سے سوال نہیں کرتے کہ گڑگڑانا پڑے اور تم جو خیرات کرو اللہ (تبارک وتعالیٰ جل جلالہ) اُسے جانتا ہے۔“

حضرت ابن منذر علیہ الرحمہ نے حضرت کلبی علیہ الرحمہ سے انہوں نے حضرت ابوصالح علیہ الرحمہ سے انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے طریق سے اس آیت مبارک کے تحت روایت کیا ہے کہ لِلْفُقَرَاءِ الَّذِينَ أُحْصِرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ... سے هُمْ أَصْحَابُ الصُّفَّةِ... ”اصحاب صفہ“ مراد ہیں۔“

حضرت عبدالرحمان بن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں اِنَّ أَصْحَابَ الصُّفَّةِ كَانُوا نَاسًا فَقَرَاءً... ”اصحاب صفہ فقراء لوگوں میں سے تھے۔“

حضرت امام ابن سعد علیہ الرحمہ نے حضرت محمد بن کعب القرظی علیہ الرحمہ سے لِلْفُقَرَاءِ الَّذِينَ أُحْصِرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ کے تحت روایت کیا ہے هُمْ أَصْحَابُ الصُّفَّةِ وَكَانُوا لَا مَنَازِلَ لَهُمْ بِالْمَدِينَةِ وَلَا عَشَائِرَ فَحَتَّى اللَّهُ عَلَيْهِمُ النَّاسُ بِالصَّدَقَةِ... ”وہ اصحاب صفہ“ ہیں اور مدینہ منورہ میں نہ تو اُن کے مکانات تھے اور نہ خاندان۔ اللہ تبارک وتعالیٰ جل مجدہ الکریم نے لوگوں کو اُن پر صدقہ کرنے پر ابھارا۔“ حضرت امام ابن حاتم علیہ الرحمہ نے حضرت حسن علیہ الرحمہ سے روایت کیا ہے ذَلَّ اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِمْ وَجَعَلَ نَفَقَاتِهِمْ لَهُمْ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يُضْعُوا نَفَقَاتِهِمْ فِيهِمْ وَرَضِيَ عَنْهُمْ سِجُّ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى جَلْ جَلْدُهُ الْكَرِيمُ نے مؤمنین کی اصحاب صفہ کی طرف راہنمائی فرمائی اور اُن کے نفقات میں اُن کا حصہ مقرر فرمایا اور امیر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حکم فرمایا کہ اپنے صدقات اُن کو دیں اور اللہ رب العزت نے اُن لوگوں پر اپنی رضا کا حکم فرمایا ہے۔

اصحاب صفہ کون تھے؟

(۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول کریم کریم رؤف رحیم ﷺ نے مجھے فرمایا: الْحَقُّ إِلَى أَهْلِ الصُّفَّةِ فَأَدْعُهُمْ وَأَهْلُ الصُّفَّةِ أَصْيَافُ الْإِسْلَامِ لَا يُلَوُّونَ عَلَى أَهْلِ وَلَا مَالٍ وَإِذَا آتَتْهُ صَدَقَةٌ بَعَثَ بِهَا إِلَيْهِمْ وَلَمْ يَتَنَاوَلْ مِنْهَا شَيْءٌ وَإِذَا آتَتْهُ هَدِيَّةٌ أَرْسَلَ إِلَيْهِمْ وَأَصَابَ مِنْهَا... ”اہل صفہ کے ساتھ مل جاؤ اور انہیں

۱۔ سنن مشور جلد ۸ ص ۸۸ فتح القدیر جلد ۴ ص ۳۷۱-۳۷۲ ۲۔ سنن مشور جلد ۸ ص ۸۹ مظہری جلد ۱ ص ۳۹۲ ۳۔ سنن مشور جلد ۲ ص ۹۰ فتح القدیر جلد ۱ ص



بلاؤ اور (فرمایا) اہلِ صفہ اسلام کے مہمان ہیں۔ یہ اہلِ مال کی پرواہ نہیں کرتے اور جب نبی کریم ﷺ کے پاس صدقہ آتا تو آپ ﷺ اصحابِ صفہ رضی اللہ عنہم کی طرف بھیج دیتے اور آپ ﷺ اُس میں سے کچھ تناول نہ فرماتے اور جب کوئی ہدیہ آتا تو اُن کی طرف بھیجتے اور اُس سے خود بھی تناول فرماتے۔“

(۲) حضرت فضالہ بن عیذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا صَلَّى بِالنَّاسِ يَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ قِيَامِهِمْ فِي صَلَاتِهِمْ لَمَّا بِهِمْ مِنَ الْخِصَاصَةِ وَهُمْ أَهْلُ صُفَّةٍ حَتَّى يَقُولَ الْأَعْرَابُ إِنَّ هَؤُلَاءِ مُجَانِنِينَ ۖ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَبَّ لَوْكُلٍ كَوْمًا يَزُحَاتُ تَوْ كَچھ لوگ نماز میں قیام کے دوران بھوک کی وجہ سے جھک جاتے تھے اور یہ لوگ اصحابِ صفہ رضی اللہ عنہم ہوتے تھے حتیٰ کہ اعرابی لوگ کہتے یہ لوگ مجنون ہیں۔“

(۳) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں كَانَ مِنْ أَهْلِ الصُّفَّةِ سَبْعُونَ رَجُلًا لَيْسَ لِوَاحِدٍ مِنْهُمْ رِزَاءٌ ۖ اَصْحَابِ صَفَّةٍ سِوَا فِرَادٍ تَحْتِ اَوْرَانِ مِیْن سَے کَی کے پاس اُوپر کی چادر نہیں تھی۔“

اصحابِ صفہ رضی اللہ عنہم پر نبی کریم ﷺ ورف ورجیم رضی اللہ عنہ کی شفقت:

حضرت امام ابو نعیم علیہ الرحمہ نے حضرت حسن رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کیا ہے: بُنِیَتْ صُفَّةٌ لِضُعَفَاءِ الْمُسْلِمِیْنَ فَجَعَلَ الْمُسْلِمُونَ يُؤْمِنُونَ إِلَيْهَا مَا اسْتَطَاعُوا مِنْ خَيْرٍ، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْتِيهِمْ يَقُولُ السَّلَامُ عَلَيْهِمْ يَا أَهْلَ الصُّفَّةِ قِيَقُولُونَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ يَا رَسُولَ اللَّهِ. قِيَقُولُ: كَيْفَ أَصْبَحْتُمْ قِيَقُولُونَ! بِخَيْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ قِيَقُولُ: أَنْتُمْ الْيَوْمَ خَيْرٌ يَوْمَ يَغْدِي عَلَى إِخْلَاكُمْ بِحِفْظَةٍ وَبِرَاحٍ عَلَيْهِ بِأُخْرَى، وَيَغْدُو فِي حِلَّةٍ وَيَرُوحُ فِي أُخْرَى؟ فَقَالُوا: نَحْنُ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ يُعْطِينَا اللَّهُ فَتَشْكُرُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَلْ أَنْتُمْ الْيَوْمَ خَيْرٌ ۖ صَفَّة (کا چوترا) مسلمانوں کے ضعیف الحال لوگوں کے لئے بنایا گیا تھا۔ مسلمان اپنی اپنی استطاعت کے مطابق اُس کی طرف اپنے صدقات بھیجتے۔ رسول اللہ ﷺ اُن کے پاس تشریف لاتے تو فرماتے السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ الصُّفَّةِ۔ وہ عرض کرتے وَعَلَيْكَ السَّلَامُ يَا رَسُولَ اللَّهِ (صلی اللہ علیک وسلم)۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے کیسے صبح کی؟ عرض کرتے یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم خیر سے صبح کی ہے۔ آپ ﷺ فرماتے تم آج بہتر ہو یا اُس دن جب تم میں سے کسی کو صبح کے وقت ٹھنسی غذا دی جائے گی اور شام کو اُس کی دوسری غذا کھلائی جائے گی۔ صبح کے وقت اُس کے پاس ایک لباس ہوگا اور شام کو دوسرا لباس ہوگا؟ اصحابِ صفہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ہم اُس دن بھی خیر سے ہوں گے۔ اللہ ﷻ ہمیں عطا فرمائے گا اور ہم اُس کا شکر ادا کریں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بلکہ آج تم بہتر ہو۔“

مختلف مفسرین کے مختلف اقوال:

(۱) حضرت امام سفیان، حضرت عبد بن حمید، حضرت ابن جریر، حضرت ابن المذر اور حضرت ابن ابی حاتم رحمہم اللہ تعالیٰ نے حضرت مجاہد علیہ الرحمہ سے اس آیت (لِلْفُقَرَاءِ) کے تحت روایت کیا ہے: هُمْ مُهَاجِرُونَ قَرِيشَ بِالْمَدِينَةِ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ أَمَرُوا بِالصَّدَقَةِ عَلَيْهِمْ ۖ اِس آیت مبارک سے مراد قریش کے مہاجرین ہیں جو مدینہ طیبہ میں نبی کریم ﷺ ورف ورجیم رضی اللہ عنہم کے ساتھ ہجرت کر کے آئے تھے پس لوگوں کو اُن پر صدقہ کرنے کا حکم فرمایا گیا۔“

(۲) حضرت امام ابن جریر علیہ الرحمہ نے حضرت الربیع علیہ الرحمہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: هُمْ فَقَرَاءُ الْمُهَاجِرِينَ



بِالْمَدِينَةِ ۱۰ ”اس آیت مبارک سے مراد مدینہ منورہ کے مہاجر و فقراء ہیں۔“

(۳) حضرت امام عبدالرزاقؒ حضرت ابن جریرؒ حضرت ابن المنذرؒ اور حضرت ابن ابی حاتم رحمہم اللہ تعالیٰ نے حضرت قتادہ علیہ الرحمہ سے روایت کیا کہ اس آیت مبارک سے مراد وہ لوگ ہیں: حَصَرُوا أَنْفُسَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ لِلْغَزْوِ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ تِجَارَةً ۱۱ ”جنہوں نے اپنے آپ کو جہاد فی سبیل اللہ کے لئے روک رکھا تھا اور وہ تجارت نہیں کر سکتے تھے۔“

(۴) حضرت امام عبد بن حمید اور امام ابن المنذرؒ اور حضرت ابن ابی حاتم رحمہم اللہ تعالیٰ نے حضرت سعید بن جبیرؒ سے روایت کیا ہے (للفقراء....) سے مراد: قَوْمٌ أَصَابَتْهُمْ الْحَوَاحِثُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَصَارُوا زَمْنِي فَيَجْعَلُ لَهُمْ أَمْوَالُ الْمُسْلِمِينَ حَقًّا ۱۲ ”اس آیت مبارک میں اُن لوگوں کا ذکر ہے جن کو اللہ (تبارک و تعالیٰ جل مجدہ الکریم) کی راہ میں رُخم لگے تھے اور وہ محتاج ہو گئے تھے پھر اللہ (تبارک و تعالیٰ جل مجدہ الکریم) نے اُن کے لئے مسلمانوں کے اموال میں حق رکھ دیا۔“

(۵) حضرت امام ابن جریر علیہ الرحمہ اور حضرت ابن ابی حاتم علیہ الرحمہ نے حضرت امام سدی علیہ الرحمہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: حَصَرَهُمُ الْمُشْرِكُونَ فِي الْمَدِينَةِ لَا يَسْتَطِيعُونَ ضَرْبًا فِي الْأَرْضِ يَعْنِي التِّجَارَةَ يَحْسِبُهُمُ الْجَاهِلُ بِأَمْرِهِمْ ۱۳ ”اس آیت مبارک سے مراد وہ لوگ ہیں جن کو مشرکین نے مدینہ منورہ میں محصور کر دیا تھا وہ تجارت کی طاقت نہیں رکھتے اور جاہل اُن کی حالت دیکھ کر انہیں انفعایہ تصور کرتے تھے۔“

حضرت عطابن یسارؒ نے قبیلہ بنی اسد کے ایک شخص کی روایت سے بیان کیا ہے فرماتے ہیں رسول کریم رؤف و رحیم ﷺ نے فرمایا: مَنْ سَأَلَ مِنْكُمْ وَلَهُ وَقِيَّةٌ أَوْ عَدْلُهَا فَقَدْ سَأَلَ الْحَافَا ۱۴ ”اگر تم میں سے کسی کے پاس ایک اوقیہ یا اُس کے مساوی (چاندی) موجود ہو اور وہ سوال کرے تو وہ سائل بالحق ہے۔“

حضرت زبیر بن عوامؒ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول کریم رؤف و رحیم ﷺ نے فرمایا: لَا أَنْ يَأْخُذَ أَحَدُكُمْ أَجْبَلَهُ ضَيَاتِي الْجَبَلَ فَيَجْنِي لِحْزَمَةٍ حَطَبٍ عَلَى ظَهْرِهِ فَيَبِيعُهَا فَيَسْتَعْنِي بِشَمَنِهَا، خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَسْأَلَ النَّاسَ أَعْطَوْهُ أَوْ مَنَعُوهُ ۱۵ ”اگر تم میں سے کوئی اپنی رسی لے اور پہاڑ پر جا کر ایک گٹھا لکڑیوں کا اپنی پیٹھ پر لادے اور اُس کو بیچ کر اُس کی قیمت پر قناعت کرے تو یہ اُس کے لئے اس سے بہتر ہے کہ لوگوں سے سوال کرے اور وہ دیں یا نہ دیں۔“

اگر دیں تو ایک ذلت ہوئی مانگنے کی اور نہ دیں تو مانگنے پر بھی نہ ملنے کی دوسری ذلت ہوئی۔ اپنی محنت سے کمانے میں کوئی ذلت نہیں اگرچہ مٹی اٹھا کر یا لکڑیاں اٹھا کر روٹی پیدا کرے۔ کام اور محنت میں ذلت اور تنگ نہیں۔ کام چاہے کتنا ہی حقیر کیوں نہ ہو۔ بشرطیکہ شرع شریف کی رو سے منع نہ ہو۔

علماء نے کہا ہے سوال تین قسم کے ہیں۔ (۱) حرام (۲) مکروہ (۳) مباح۔

حرام:- اُس کے لئے ہے جو صاحبِ نصاب ہو جس پر زکوٰۃ واجب ہو یا اپنی محتاجی نفس الامر سے زائد ظاہر کرے۔

مکروہ:- اُس کے لئے ہے جس کو سوال کی احتیاج نہ ہوئی ہو۔

۱۰ ذی منثور جلد ۳ ص ۸۹ طبری جلد ۳ ص ۹۶۔ ۱۱ ذی منثور جلد ۳ ص ۸۹ فتح القدیر جلد ۱ ص ۳۷۱ روح المعانی جلد ۳ ص ۳۵۔ ۱۲ ذی منثور جلد ۳ ص ۹۰ طبری جلد ۳ ص ۹۷۔ ۱۳ مظہری جلد ۱ ص ۳۹۴ ابوداؤد حدیث نمبر ۴۲۷۲ نسائی حدیث نمبر ۲۵۹۶ مسنن الکبیر فی المصنف جلد ۲ ص ۲۳ شرح الترمذی جلد ۳ ص ۳۷۰۔ ۱۴ مظہری جلد ۱ ص ۳۹۴ ابن ماجہ حدیث نمبر ۱۸۳۱ مستدرک جلد ۱ ص ۱۶۷ الترمذی جلد ۳ ص ۵۲۲ ذی منثور جلد ۲ ص ۹۷ مصنف عبدالرزاق ۲۰۰۱۔ ۲۰۰۱۳ کنز العمال حدیث نمبر ۶۶۷۷۔ ۱۶۷۷۔ ۱۶۷۷ قرطبی جلد ۱ ص ۱۵۷۷۔ ۱۵۷۷۔ ۱۵۷۷۔



مباح:- اُس کے لئے جو دستور کے موافق کوئی چیز اپنے دوست یا عزیز سے طلب کرے لیکن ضرورت کے وقت جب ہلاکت کا ڈر ہو تو سوال کرنا واجب ہے اگر محنت سے کما ناممکن نہ ہو سکے لیکن بغیر سوال کے جو ملے اُس کا لینا ہر حال میں درست ہے۔  
اللہ تبارک و تعالیٰ اُن لوگوں کو سمجھ عطا فرمائے جو دین کو دنیا کے عوض بیچتے ہیں۔

### دوزخ کا آنگارہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول کریم ﷺ و روف و رحیم ﷺ نے فرمایا: مَنْ سَأَلَ النَّاسَ أَمْوَالَهُمْ تَكْثُرًا فَلَيْسَ بِمَرْجُوٍّ جَهَنَّمَ فَلَيْسَتْ لَهُ أَوْ لِي كَثُرَ ۱۶ ”جو کوئی لوگوں سے اپنا مال بڑھانے کے لئے مانگے تو وہ دوزخ کا آنگارہ مانگتا ہے۔ بہت مانگے یا تھوڑا۔“

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول کریم ﷺ و روف و رحیم ﷺ نے فرمایا: مَنْ سَأَلَ وَلَهُ مَا يُغْنِيهِ جَاءَتْ مَسْأَلَتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ خُذُوشًا أَوْ خُمُوشًا أَوْ كَذُوشًا فَبِي وَجْهِهِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا يُغْنِيهِ؟ قَالَ خُمُسُونَ دِرْهَمًا أَوْ قِيمَتُهَا مِنَ الذَّهَبِ ۱۷ ”جو شخص سوال کرے جبکہ اُس کے پاس اتنا مال ہو جو انسان کو غنی کر دیتا ہے تو قیامت کے دن وہ سوال اُس کے چہرے پر جلے ہوئے کا نشان بن کر آئے گا۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتنا مال آدمی کو غنی کر دیتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: پچاس درہم یا اتنے کا سونا۔“

### جنت کا ذمہ:

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول کریم ﷺ و روف و رحیم ﷺ نے فرمایا: مَنْ سَأَلَ يَتَقَبَّلُ لِي يَوْمَ الْحَدِثَةِ أَتَقَبَّلُ لَهُ بِالْجَنَّةِ؟ قُلْتُ أَنَا قَالَ لَا تَسْأَلِ النَّاسَ شَيْئًا قَالَ فَكَانَ ثَوْبَانٌ يَقَعُ سَوْطُهُ وَهُوَ رَاكِبٌ فَلَا يَقُولُ لِأَحَدٍ نَاوِلْنِيهِ حَتَّى يَنْزِلَ فَيَأْخُذَهُ ۱۸ ”اور جو شخص میری ایک بات قبول کرے میں اُس کے لئے جنت کا ذمہ لیتا ہوں۔ میں نے عرض کیا میں قبول کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: لوگوں سے کچھ مت مانگ۔ تو حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کا یہ حال تھا کہ وہ (گھوڑے پر) سوار ہوتے اور اُن کا کوڑا گر پڑتا تو کسی سے یوں نہ فرماتے کہ میرا کوڑا اٹھا کر دو بلکہ خود اتر کر اٹھاتے۔“ یہ بڑا اعلیٰ درجہ ہے حالانکہ اس قسم کا سوال مباح ہے جائز ہے پھر بھی صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم مناسب جانتے تھے کہ ایسے کام کے لئے بھی کسی سے نہ کہا جائے۔  
سوال سے پرہیز کرنے والے سے اللہ رب العالمین محبت فرماتا ہے:

حضرت ابن جریر علیہ الرحمہ اور حضرت ابن المنذر علیہ الرحمہ نے حضرت قتادہ علیہ الرحمہ سے اس آیت مبارک کے تحت روایت کیا ہے فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ و روف و رحیم ﷺ نے فرماتے ہیں: إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْحَلِيمَ الْحَيَّ الْمُتَعَفِّفَ وَيَبْغِضُ الْفَاحِشَ الْبُزْيَ السَّائِلَ الْمُلْحَفَ ۱۹ ”بے شک اللہ تبارک و تعالیٰ حل مجاہد الکفریم، حلیم (الطبع) حیادار غنی اور سوال نہ کرنے والے سے محبت فرماتا ہے اور فحش گو بزدل بان اصرار کے ساتھ سوال کرنے والے کو ناپسند فرماتا ہے ناراض ہوتا ہے۔“

۱۲ ابن ماجہ حدیث نمبر ۱۸۳۳ مسند احمد جلد ۳ ص ۲۳۱ السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۳ ص ۱۹۶ الترمذی و التریب جلد ۵ ص ۵۵۵ مشکوٰۃ حدیث نمبر ۱۸۳۸ قرطبی جلد ۲ ص ۲۳۳ کنز العمال حدیث نمبر ۱۶۷۲۸ قرطبی جلد ۳ ص ۲۳۶ حدیث نمبر ۲۳۶ ۱۱ ابن ماجہ حدیث نمبر ۱۸۳۴ مسند احمد جلد ۳ ص ۲۳۱ السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۲ ص ۲۳۶ مظہری جلد ۳ ص ۳۹ ۱۸ ابن ماجہ حدیث نمبر ۱۸۳۲ ۱۹ رمنثور جلد ۲ ص ۹۱ تفسیر طبری جلد ۳ ص ۱۰۰۔



## آگ میں اضافہ:

حضرت امام ابن المنذر علیہ الرحمہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: مَنْ تَغْنَى عَنْهُ اللَّهُ وَمَنْ سَأَلَ النَّاسَ الْحَافَا فَإِنَّمَا يَسْتَكْثِرُ مِنَ النَّارِ ۲۰ "جو شخص استغناء چاہتا ہے اللہ تبارک و تعالیٰ ۱۱ اُس کو استغناء عطا فرمادیتا ہے اور جو لوگوں سے گڑگڑا کر اصرار کرے ساتھ سوال کرتا ہے وہ آگ میں اضافہ چاہتا ہے۔"

## بلاوجہ سوال کرنے والا:

حضرت سمرہ بن جندب ۱۱؎ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول کریم ۱۱؎ نے فرمایا: إِنَّ الْمَسْأِلَ كَدَوُحٍ يَكْذُخُ بِهَا الرَّجُلُ وَجْهَهُ فَمَنْ شَاءَ أَتَى عَلَى وَجْهِهِ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَ إِلَّا أَنْ يَسْأَلَ ذَا سُلْطَانٍ أَوْ فِي أَمْرٍ لَا يَجِدُ مِنْهُ بَرًّا ۲۱ (بلاوجہ) سوال کرنا خراش لگانا اور خود کو نوچنا ہے۔ سوال کے ذریعے انسان اپنے چہرے کو نوچتا ہے۔ بس جو چاہے کہ اپنے چہرے پر (گوشت) رکھے جو چاہے ترک کر دے مگر یہ کہ سلطان سے سوال کرے (تو اُس کے لئے یہ سزا نہیں ہے) یا مجبور ہو کر سوال کرے۔"

## فاقے کا دروازہ کھل جاتا ہے:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ۱۱؎ نے ارشاد فرمایا: مَنْ سَأَلَ النَّاسَ فِي غَيْرِ فَاقَةٍ نَزَلَتْ بِهِ أَوْ عِيَالٌ لَا يُطِيقُهُمْ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِوَجْهِ لَيْسَ عَلَيْهِ لَحْمٌ، وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ۱۱؎ مَنْ فَتَحَ عَلَى نَفْسِهِ بَابَ مَسْأَلَةٍ مِنْ غَيْرِ فَاقَةٍ نَزَلَتْ بِهِ أَوْ عِيَالٌ لَا يُطِيقُهُمْ فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ بَابَ فَاقَةٍ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ۲۲ "جس نے بغیر فاقہ کے سوال کیا اُس پر یا اُس کے عیال پر ایسا فاقہ طاری ہوگا جس کی وہ طاقت نہیں رکھیں گے۔ وہ قیامت کے روز ایسے چہرے کے ساتھ آئے گا جس پر گوشت نہ ہوگا۔ رسول اللہ ۱۱؎ نے فرمایا جس نے بغیر فاقہ کے اپنے اوپر سوال کا دروازہ کھولا اُس پر یا اُس کی عیال پر ایسا فاقہ نازل ہوگا کہ وہ برداشت نہیں کر سکیں گے اللہ تبارک و تعالیٰ جل مجدہ الکریم اُس پر ایسی جگہ سے فاقہ کا دروازہ کھولے گا جس کا اُسے گمان ہی نہ ہوگا۔"

صدقہ اللہ تبارک و تعالیٰ جل مجدہ الکریم کے ہاتھ میں پہنچتا ہے:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں: مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَالٍ وَمَا مَدَّ عَبْدٌ يَدَهُ بِصَدَقَةٍ إِلَّا أَلْقَيْتُ فِي يَدِ اللَّهِ قَبْلَ أَنْ تَقَعَ فِي يَدِ السَّائِلِ وَلَا فَتَحَ عَبْدٌ بَابَ مَسْأَلَةٍ لَهُ عَنْهَا غَنَى إِلَّا فَتَحَ اللَّهُ لَهُ بَابَ فَقْرٍ ۲۳ "صدقہ مال سے کچھ کی نہیں کرتا اور کوئی شخص اپنا ہاتھ صدقہ دینے کے لئے دراز نہیں کرتا مگر اُس کا صدقہ اللہ تبارک و تعالیٰ بے حد و بے نیاز غنی حقیقی کے ہاتھ پہنچتا ہے اُس سے پہلے کہ وہ سائل کے ہاتھ میں پہنچے اور کوئی شخص اپنے اوپر سوال کا دروازہ امیر ہونے کے لئے نہیں کھولتا مگر اللہ (تبارک و تعالیٰ بے حد و بے نیاز غنی حقیقی) اُس کے لئے فقر کا دروازہ کھول دیتا ہے۔"

## بلا عذر سوال کرنے والے پر فقر کا دروازہ کھلتا ہے:

حضرت ابوکیفہ انصاری ۱۱؎ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ۱۱؎ سے: سَأَلْتُ أَقْسَمُ عَلَيْهِمْ















رَزَقٌ يَرْزُقُهُ اللَّهُ ۳۱ ”یہ حکم سوال کرنے کے متعلق ہے (یعنی کسی سے کچھ مانگنے سے بچو) لیکن جو بغیر سوال کے ملے وہ رزق ہے جو اللہ (تبارک و تعالیٰ خیر الرازقین جل جلالہ) عطا فرماتا ہے۔ حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں کسی سے کچھ نہیں مانگوں گا اور وہ چیز جو بغیر سوال کے میرے پاس آئے گی وہ میں لے لوں گا۔

(۳) حضرت خالد عدی الجعفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے رسول کریم ﷺ رؤف ورحیم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: مَنْ بَلَغَهُ عَنْ أَخِيهِ مَعْرُوفٌ مِنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ وَلَا أَشْرَافٍ نَفْسٌ فَلْيَقْبَلْهُ وَلَا يَرُدَّهُ فَإِنَّمَا هُوَ رَزَقٌ سَأَلَهُ اللَّهُ إِلَيْهِ ۳۲ جس کو کوئی چیز اپنے بھائی کی طرف بغیر مانگے پہنچے اور وہ اُس کا لالچ نہ کر رہا ہو تو اُس کو قبول کر لینی چاہئے اُسے واپس نہ کرے۔ وہ رزق ہے جو اللہ (تبارک و تعالیٰ جل مجدہ الکریم) کی طرف بھیجا ہے۔ اس طرح کی کئی روایات میں جن کے راوی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضرت واس بن خطاب رضی اللہ عنہ اور اُمّ المؤمنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا راوی ہیں۔ ۳۳

رزق میں وسعت کا ذریعہ:

حضرت عائذ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: مَنْ عَرَضَ لَهُ مِنْ هَذَا الرِّزْقِ شَيْءٌ مِنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ وَلَا أَشْرَافٍ فَلْيَتَوَسَّعْ بِهِ فِي رِزْقِهِ فَإِنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيُوجِّهْهُ إِلَى مَنْ هُوَ أَحْوَجُ إِلَيْهِ مِنْهُ ۳۴ ”جس کو اُس میں سے کوئی چیز بغیر سوال اور بغیر لالچ کے پیش کی جائے اُسے اُس کے ذریعے اپنے رزق میں وسعت کرنی چاہئے اگر غوغنی ہو تو جو زیادہ محتاج ہے اُس کی طرف بھیج دینی چاہئے۔“

تین ناپسندیدہ چیزیں:

حضرت قتادہ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں ہمیں بیان کیا گیا ہے کہ نبی کریم ﷺ رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: إِنَّ اللَّهَ كَرِهَ لَكُمْ ثَلَاثًا: اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى تَهَارِي تِثْنِ حِيزِينَ نَاسِئِدْ فَرَمَاتَا هِ (۱) قِيلَ وَقَالَ (۲) إِضَاعَةُ مَالٍ (۳) كَثْرَةُ السُّؤَالِ ”(۱) بحث و تکرار و جھگڑا (۲) مال کو ضائع کرنا (۳) کثرت سے سوال کرنا۔“ قِيَادَا شِئْتِ رَأَيْتَهُ فِي قِيلٍ وَقَالَ يَوْمَهُ أَجْمَعُ وَصَدَرَ لَيْلَةٍ حَتَّى يَلْقَى جَيْفَةً عَلَى رَأْسِهِ لَا يَجْعَلُ اللَّهُ لَهُ مِنْ تَهَارِهِ وَلَا كَيْلَةَ نَصِيْبًا ”جب تو کسی کو سارا دن قیل و قال میں مصروف دیکھے اور وہ رات اس حالت میں گھر لوٹتا ہے کہ اپنے سر پر مردار رکھے ہوئے ہوتا ہے اللہ (تبارک و تعالیٰ غنی و حمید جل جلالہ) اُس کے لئے دن رات میں کچھ حصہ نہیں بناتا (۲) وَإِذَا شِئْتِ رَأَيْتَهُ ذَا مَالٍ فِي شَهْوَتِهِ وَلَذَاتِهِ وَمَلَاغِيهِ وَيَعْدِلُهُ عَنْ حَقِّ اللَّهِ فَلْيَلِكْ إِضَاعَةُ الْمَالِ ”اور جب تو کسی کو صاحب مال دیکھے اور وہ اپنی شہوت و لذت اور کھیل کود میں اپنے مال کو صرف کر رہا ہے اور اللہ ﷻ کے حق سے اعراض کئے ہوئے ہے تو یہ مال کا ضائع کرنا ہے (۳) وَإِذَا شِئْتِ رَأَيْتَهُ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ يَسْأَلُ النَّاسَ فِي كَفِّهِ قِيَادَا أَعْطَى إِفْرَطَ فِي مَذْجِهِمْ وَإِنْ مَنَعَ أَفْرَدَ فِي ذِمَّتِهِمْ ۳۵ ”جب تو کسی کو ہاتھ پھیلائے ہوئے لوگوں سے سوال کرتا ہو دیکھے جو اُسے عطا کریں تو اُن کی مدح میں مباذ کرے اور اگر عطا نہ کریں تو اُن کی مذمت میں مباذ کرے۔“

وَمَا تُنْفِقُوا مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللَّهَ بِهِ عَلِيمٌ ۵ اور جو کچھ خرچ کرتے ہو اللہ (علیم وخبیر) اُسے جانتا ہے۔“ اور جو تم خرچ کرتے ہو اللہ (جل جلالہ) کی بارگاہ میں وہ محفوظ ہے وہ اُس کو جانتے والا ہے اور اُس کی قدر دانی فرمانے والا ہے اور کوئی بھی اللہ (تبارک و تعالیٰ) سے زیادہ قدر دان نہیں اور کوئی بھی اللہ (جل جلالہ) سے زیادہ دینی کی جزا دینے والا نہیں۔

۱۔ ذمّہ جلد ۱ ص ۹۸ قرطبی جلد ۲ ص ۲۲۳-۲۲۴ و مشکوٰۃ جلد ۱ ص ۹۹-۱۰۰ و مشکوٰۃ جلد ۲ ص ۹۹-۱۰۰ و مشکوٰۃ جلد ۳ ص ۱۰۱-۱۰۲ و مشکوٰۃ جلد ۴ ص ۱۰۳-۱۰۴ و مشکوٰۃ جلد ۵ ص ۱۰۵-۱۰۶ و مشکوٰۃ جلد ۶ ص ۱۰۷-۱۰۸ و مشکوٰۃ جلد ۷ ص ۱۰۹-۱۱۰ و مشکوٰۃ جلد ۸ ص ۱۱۱-۱۱۲ و مشکوٰۃ جلد ۹ ص ۱۱۳-۱۱۴ و مشکوٰۃ جلد ۱۰ ص ۱۱۵-۱۱۶ و مشکوٰۃ جلد ۱۱ ص ۱۱۷-۱۱۸ و مشکوٰۃ جلد ۱۲ ص ۱۱۹-۱۲۰ و مشکوٰۃ جلد ۱۳ ص ۱۲۱-۱۲۲ و مشکوٰۃ جلد ۱۴ ص ۱۲۳-۱۲۴ و مشکوٰۃ جلد ۱۵ ص ۱۲۵-۱۲۶ و مشکوٰۃ جلد ۱۶ ص ۱۲۷-۱۲۸ و مشکوٰۃ جلد ۱۷ ص ۱۲۹-۱۳۰ و مشکوٰۃ جلد ۱۸ ص ۱۳۱-۱۳۲ و مشکوٰۃ جلد ۱۹ ص ۱۳۳-۱۳۴ و مشکوٰۃ جلد ۲۰ ص ۱۳۵-۱۳۶ و مشکوٰۃ جلد ۲۱ ص ۱۳۷-۱۳۸ و مشکوٰۃ جلد ۲۲ ص ۱۳۹-۱۴۰ و مشکوٰۃ جلد ۲۳ ص ۱۴۱-۱۴۲ و مشکوٰۃ جلد ۲۴ ص ۱۴۳-۱۴۴ و مشکوٰۃ جلد ۲۵ ص ۱۴۵-۱۴۶ و مشکوٰۃ جلد ۲۶ ص ۱۴۷-۱۴۸ و مشکوٰۃ جلد ۲۷ ص ۱۴۹-۱۵۰ و مشکوٰۃ جلد ۲۸ ص ۱۵۱-۱۵۲ و مشکوٰۃ جلد ۲۹ ص ۱۵۳-۱۵۴ و مشکوٰۃ جلد ۳۰ ص ۱۵۵-۱۵۶ و مشکوٰۃ جلد ۳۱ ص ۱۵۷-۱۵۸ و مشکوٰۃ جلد ۳۲ ص ۱۵۹-۱۶۰ و مشکوٰۃ جلد ۳۳ ص ۱۶۱-۱۶۲ و مشکوٰۃ جلد ۳۴ ص ۱۶۳-۱۶۴ و مشکوٰۃ جلد ۳۵ ص ۱۶۵-۱۶۶ و مشکوٰۃ جلد ۳۶ ص ۱۶۷-۱۶۸ و مشکوٰۃ جلد ۳۷ ص ۱۶۹-۱۷۰ و مشکوٰۃ جلد ۳۸ ص ۱۷۱-۱۷۲ و مشکوٰۃ جلد ۳۹ ص ۱۷۳-۱۷۴ و مشکوٰۃ جلد ۴۰ ص ۱۷۵-۱۷۶ و مشکوٰۃ جلد ۴۱ ص ۱۷۷-۱۷۸ و مشکوٰۃ جلد ۴۲ ص ۱۷۹-۱۸۰ و مشکوٰۃ جلد ۴۳ ص ۱۸۱-۱۸۲ و مشکوٰۃ جلد ۴۴ ص ۱۸۳-۱۸۴ و مشکوٰۃ جلد ۴۵ ص ۱۸۵-۱۸۶ و مشکوٰۃ جلد ۴۶ ص ۱۸۷-۱۸۸ و مشکوٰۃ جلد ۴۷ ص ۱۸۹-۱۹۰ و مشکوٰۃ جلد ۴۸ ص ۱۹۱-۱۹۲ و مشکوٰۃ جلد ۴۹ ص ۱۹۳-۱۹۴ و مشکوٰۃ جلد ۵۰ ص ۱۹۵-۱۹۶ و مشکوٰۃ جلد ۵۱ ص ۱۹۷-۱۹۸ و مشکوٰۃ جلد ۵۲ ص ۱۹۹-۲۰۰ و مشکوٰۃ جلد ۵۳ ص ۲۰۱-۲۰۲ و مشکوٰۃ جلد ۵۴ ص ۲۰۳-۲۰۴ و مشکوٰۃ جلد ۵۵ ص ۲۰۵-۲۰۶ و مشکوٰۃ جلد ۵۶ ص ۲۰۷-۲۰۸ و مشکوٰۃ جلد ۵۷ ص ۲۰۹-۲۱۰ و مشکوٰۃ جلد ۵۸ ص ۲۱۱-۲۱۲ و مشکوٰۃ جلد ۵۹ ص ۲۱۳-۲۱۴ و مشکوٰۃ جلد ۶۰ ص ۲۱۵-۲۱۶ و مشکوٰۃ جلد ۶۱ ص ۲۱۷-۲۱۸ و مشکوٰۃ جلد ۶۲ ص ۲۱۹-۲۲۰ و مشکوٰۃ جلد ۶۳ ص ۲۲۱-۲۲۲ و مشکوٰۃ جلد ۶۴ ص ۲۲۳-۲۲۴ و مشکوٰۃ جلد ۶۵ ص ۲۲۵-۲۲۶ و مشکوٰۃ جلد ۶۶ ص ۲۲۷-۲۲۸ و مشکوٰۃ جلد ۶۷ ص ۲۲۹-۲۳۰ و مشکوٰۃ جلد ۶۸ ص ۲۳۱-۲۳۲ و مشکوٰۃ جلد ۶۹ ص ۲۳۳-۲۳۴ و مشکوٰۃ جلد ۷۰ ص ۲۳۵-۲۳۶ و مشکوٰۃ جلد ۷۱ ص ۲۳۷-۲۳۸ و مشکوٰۃ جلد ۷۲ ص ۲۳۹-۲۴۰ و مشکوٰۃ جلد ۷۳ ص ۲۴۱-۲۴۲ و مشکوٰۃ جلد ۷۴ ص ۲۴۳-۲۴۴ و مشکوٰۃ جلد ۷۵ ص ۲۴۵-۲۴۶ و مشکوٰۃ جلد ۷۶ ص ۲۴۷-۲۴۸ و مشکوٰۃ جلد ۷۷ ص ۲۴۹-۲۵۰ و مشکوٰۃ جلد ۷۸ ص ۲۵۱-۲۵۲ و مشکوٰۃ جلد ۷۹ ص ۲۵۳-۲۵۴ و مشکوٰۃ جلد ۸۰ ص ۲۵۵-۲۵۶ و مشکوٰۃ جلد ۸۱ ص ۲۵۷-۲۵۸ و مشکوٰۃ جلد ۸۲ ص ۲۵۹-۲۶۰ و مشکوٰۃ جلد ۸۳ ص ۲۶۱-۲۶۲ و مشکوٰۃ جلد ۸۴ ص ۲۶۳-۲۶۴ و مشکوٰۃ جلد ۸۵ ص ۲۶۵-۲۶۶ و مشکوٰۃ جلد ۸۶ ص ۲۶۷-۲۶۸ و مشکوٰۃ جلد ۸۷ ص ۲۶۹-۲۷۰ و مشکوٰۃ جلد ۸۸ ص ۲۷۱-۲۷۲ و مشکوٰۃ جلد ۸۹ ص ۲۷۳-۲۷۴ و مشکوٰۃ جلد ۹۰ ص ۲۷۵-۲۷۶ و مشکوٰۃ جلد ۹۱ ص ۲۷۷-۲۷۸ و مشکوٰۃ جلد ۹۲ ص ۲۷۹-۲۸۰ و مشکوٰۃ جلد ۹۳ ص ۲۸۱-۲۸۲ و مشکوٰۃ جلد ۹۴ ص ۲۸۳-۲۸۴ و مشکوٰۃ جلد ۹۵ ص ۲۸۵-۲۸۶ و مشکوٰۃ جلد ۹۶ ص ۲۸۷-۲۸۸ و مشکوٰۃ جلد ۹۷ ص ۲۸۹-۲۹۰ و مشکوٰۃ جلد ۹۸ ص ۲۹۱-۲۹۲ و مشکوٰۃ جلد ۹۹ ص ۲۹۳-۲۹۴ و مشکوٰۃ جلد ۱۰۰ ص ۲۹۵-۲۹۶ و مشکوٰۃ جلد ۱۰۱ ص ۲۹۷-۲۹۸ و مشکوٰۃ جلد ۱۰۲ ص ۲۹۹-۳۰۰ و مشکوٰۃ جلد ۱۰۳ ص ۳۰۱-۳۰۲ و مشکوٰۃ جلد ۱۰۴ ص ۳۰۳-۳۰۴ و مشکوٰۃ جلد ۱۰۵ ص ۳۰۵-۳۰۶ و مشکوٰۃ جلد ۱۰۶ ص ۳۰۷-۳۰۸ و مشکوٰۃ جلد ۱۰۷ ص ۳۰۹-۳۱۰ و مشکوٰۃ جلد ۱۰۸ ص ۳۱۱-۳۱۲ و مشکوٰۃ جلد ۱۰۹ ص ۳۱۳-۳۱۴ و مشکوٰۃ جلد ۱۱۰ ص ۳۱۵-۳۱۶ و مشکوٰۃ جلد ۱۱۱ ص ۳۱۷-۳۱۸ و مشکوٰۃ جلد ۱۱۲ ص ۳۱۹-۳۲۰ و مشکوٰۃ جلد ۱۱۳ ص ۳۲۱-۳۲۲ و مشکوٰۃ جلد ۱۱۴ ص ۳۲۳-۳۲۴ و مشکوٰۃ جلد ۱۱۵ ص ۳۲۵-۳۲۶ و مشکوٰۃ جلد ۱۱۶ ص ۳۲۷-۳۲۸ و مشکوٰۃ جلد ۱۱۷ ص ۳۲۹-۳۳۰ و مشکوٰۃ جلد ۱۱۸ ص ۳۳۱-۳۳۲ و مشکوٰۃ جلد ۱۱۹ ص ۳۳۳-۳۳۴ و مشکوٰۃ جلد ۱۲۰ ص ۳۳۵-۳۳۶ و مشکوٰۃ جلد ۱۲۱ ص ۳۳۷-۳۳۸ و مشکوٰۃ جلد ۱۲۲ ص ۳۳۹-۳۴۰ و مشکوٰۃ جلد ۱۲۳ ص ۳۴۱-۳۴۲ و مشکوٰۃ جلد ۱۲۴ ص ۳۴۳-۳۴۴ و مشکوٰۃ جلد ۱۲۵ ص ۳۴۵-۳۴۶ و مشکوٰۃ جلد ۱۲۶ ص ۳۴۷-۳۴۸ و مشکوٰۃ جلد ۱۲۷ ص ۳۴۹-۳۵۰ و مشکوٰۃ جلد ۱۲۸ ص ۳۵۱-۳۵۲ و مشکوٰۃ جلد ۱۲۹ ص ۳۵۳-۳۵۴ و مشکوٰۃ جلد ۱۳۰ ص ۳۵۵-۳۵۶ و مشکوٰۃ جلد ۱۳۱ ص ۳۵۷-۳۵۸ و مشکوٰۃ جلد ۱۳۲ ص ۳۵۹-۳۶۰ و مشکوٰۃ جلد ۱۳۳ ص ۳۶۱-۳۶۲ و مشکوٰۃ جلد ۱۳۴ ص ۳۶۳-۳۶۴ و مشکوٰۃ جلد ۱۳۵ ص ۳۶۵-۳۶۶ و مشکوٰۃ جلد ۱۳۶ ص ۳۶۷-۳۶۸ و مشکوٰۃ جلد ۱۳۷ ص ۳۶۹-۳۷۰ و مشکوٰۃ جلد ۱۳۸ ص ۳۷۱-۳۷۲ و مشکوٰۃ جلد ۱۳۹ ص ۳۷۳-۳۷۴ و مشکوٰۃ جلد ۱۴۰ ص ۳۷۵-۳۷۶ و مشکوٰۃ جلد ۱۴۱ ص ۳۷۷-۳۷۸ و مشکوٰۃ جلد ۱۴۲ ص ۳۷۹-۳۸۰ و مشکوٰۃ جلد ۱۴۳ ص ۳۸۱-۳۸۲ و مشکوٰۃ جلد ۱۴۴ ص ۳۸۳-۳۸۴ و مشکوٰۃ جلد ۱۴۵ ص ۳۸۵-۳۸۶ و مشکوٰۃ جلد ۱۴۶ ص ۳۸۷-۳۸۸ و مشکوٰۃ جلد ۱۴۷ ص ۳۸۹-۳۹۰ و مشکوٰۃ جلد ۱۴۸ ص ۳۹۱-۳۹۲ و مشکوٰۃ جلد ۱۴۹ ص ۳۹۳-۳۹۴ و مشکوٰۃ جلد ۱۵۰ ص ۳۹۵-۳۹۶ و مشکوٰۃ جلد ۱۵۱ ص ۳۹۷-۳۹۸ و مشکوٰۃ جلد ۱۵۲ ص ۳۹۹-۴۰۰ و مشکوٰۃ جلد ۱۵۳ ص ۴۰۱-۴۰۲ و مشکوٰۃ جلد ۱۵۴ ص ۴۰۳-۴۰۴ و مشکوٰۃ جلد ۱۵۵ ص ۴۰۵-۴۰۶ و مشکوٰۃ جلد ۱۵۶ ص ۴۰۷-۴۰۸ و مشکوٰۃ جلد ۱۵۷ ص ۴۰۹-۴۱۰ و مشکوٰۃ جلد ۱۵۸ ص ۴۱۱-۴۱۲ و مشکوٰۃ جلد ۱۵۹ ص ۴۱۳-۴۱۴ و مشکوٰۃ جلد ۱۶۰ ص ۴۱۵-۴۱۶ و مشکوٰۃ جلد ۱۶۱ ص ۴۱۷-۴۱۸ و مشکوٰۃ جلد ۱۶۲ ص ۴۱۹-۴۲۰ و مشکوٰۃ جلد ۱۶۳ ص ۴۲۱-۴۲۲ و مشکوٰۃ جلد ۱۶۴ ص ۴۲۳-۴۲۴ و مشکوٰۃ جلد ۱۶۵ ص ۴۲۵-۴۲۶ و مشکوٰۃ جلد ۱۶۶ ص ۴۲۷-۴۲۸ و مشکوٰۃ جلد ۱۶۷ ص ۴۲۹-۴۳۰ و مشکوٰۃ جلد ۱۶۸ ص ۴۳۱-۴۳۲ و مشکوٰۃ جلد ۱۶۹ ص ۴۳۳-۴۳۴ و مشکوٰۃ جلد ۱۷۰ ص ۴۳۵-۴۳۶ و مشکوٰۃ جلد ۱۷۱ ص ۴۳۷-۴۳۸ و مشکوٰۃ جلد ۱۷۲ ص ۴۳۹-۴۴۰ و مشکوٰۃ جلد ۱۷۳ ص ۴۴۱-۴۴۲ و مشکوٰۃ جلد ۱۷۴ ص ۴۴۳-۴۴۴ و مشکوٰۃ جلد ۱۷۵ ص ۴۴۵-۴۴۶ و مشکوٰۃ جلد ۱۷۶ ص ۴۴۷-۴۴۸ و مشکوٰۃ جلد ۱۷۷ ص ۴۴۹-۴۵۰ و مشکوٰۃ جلد ۱۷۸ ص ۴۵۱-۴۵۲ و مشکوٰۃ جلد ۱۷۹ ص ۴۵۳-۴۵۴ و مشکوٰۃ جلد ۱۸۰ ص ۴۵۵-۴۵۶ و مشکوٰۃ جلد ۱۸۱ ص ۴۵۷-۴۵۸ و مشکوٰۃ جلد ۱۸۲ ص ۴۵۹-۴۶۰ و مشکوٰۃ جلد ۱۸۳ ص ۴۶۱-۴۶۲ و مشکوٰۃ جلد ۱۸۴ ص ۴۶۳-۴۶۴ و مشکوٰۃ جلد ۱۸۵ ص ۴۶۵-۴۶۶ و مشکوٰۃ جلد ۱۸۶ ص ۴۶۷-۴۶۸ و مشکوٰۃ جلد ۱۸۷ ص ۴۶۹-۴۷۰ و مشکوٰۃ جلد ۱۸۸ ص ۴۷۱-۴۷۲ و مشکوٰۃ جلد ۱۸۹ ص ۴۷۳-۴۷۴ و مشکوٰۃ جلد ۱۹۰ ص ۴۷۵-۴۷۶ و مشکوٰۃ جلد ۱۹۱ ص ۴۷۷-۴۷۸ و مشکوٰۃ جلد ۱۹۲ ص ۴۷۹-۴۸۰ و مشکوٰۃ جلد ۱۹۳ ص ۴۸۱-۴۸۲ و مشکوٰۃ جلد ۱۹۴ ص ۴۸۳-۴۸۴ و مشکوٰۃ جلد ۱۹۵ ص ۴۸۵-۴۸۶ و مشکوٰۃ جلد ۱۹۶ ص ۴۸۷-۴۸۸ و مشکوٰۃ جلد ۱۹۷ ص ۴۸۹-۴۹۰ و مشکوٰۃ جلد ۱۹۸ ص ۴۹۱-۴۹۲ و مشکوٰۃ جلد ۱۹۹ ص ۴۹۳-۴۹۴ و مشکوٰۃ جلد ۲۰۰ ص ۴۹۵-۴۹۶ و مشکوٰۃ جلد ۲۰۱ ص ۴۹۷-۴۹۸ و مشکوٰۃ جلد ۲۰۲ ص ۴۹۹-۵۰۰ و مشکوٰۃ جلد ۲۰۳ ص ۵۰۱-۵۰۲ و مشکوٰۃ جلد ۲۰۴ ص ۵۰۳-۵۰۴ و مشکوٰۃ جلد ۲۰۵ ص ۵۰۵-۵۰۶ و مشکوٰۃ جلد ۲۰۶ ص ۵۰۷-۵۰۸ و مشکوٰۃ جلد ۲۰۷ ص ۵۰۹-۵۱۰ و مشکوٰۃ جلد ۲۰۸ ص ۵۱۱-۵۱۲ و مشکوٰۃ جلد ۲۰۹ ص ۵۱۳-۵۱۴ و مشکوٰۃ جلد ۲۱۰ ص ۵۱۵-۵۱۶ و مشکوٰۃ جلد ۲۱۱ ص ۵۱۷-۵۱۸ و مشکوٰۃ جلد ۲۱۲ ص ۵۱۹-۵۲۰ و مشکوٰۃ جلد ۲۱۳ ص ۵۲۱-۵۲۲ و مشکوٰۃ جلد ۲۱۴ ص ۵۲۳-۵۲۴ و مشکوٰۃ جلد ۲۱۵ ص ۵۲۵-۵۲۶ و مشکوٰۃ جلد ۲۱۶ ص ۵۲۷-۵۲۸ و مشکوٰۃ جلد ۲۱۷ ص ۵۲۹-۵۳۰ و مشکوٰۃ جلد ۲۱۸ ص ۵۳۱-۵۳۲ و مشکوٰۃ جلد ۲۱۹ ص ۵۳۳-۵۳۴ و مشکوٰۃ جلد ۲۲۰ ص ۵۳۵-۵۳۶ و مشکوٰۃ جلد ۲۲۱ ص ۵۳۷-۵۳۸ و مشکوٰۃ جلد ۲۲۲ ص ۵۳۹-۵۴۰ و مشکوٰۃ جلد ۲۲۳ ص ۵۴۱-۵۴۲ و مشکوٰۃ جلد ۲۲۴ ص ۵۴۳-۵۴۴ و مشکوٰۃ جلد ۲۲۵ ص ۵۴۵-۵۴۶ و مشکوٰۃ جلد ۲۲۶ ص ۵۴۷-۵۴۸ و مشکوٰۃ جلد ۲۲۷ ص ۵۴۹-۵۵۰ و مشکوٰۃ جلد ۲۲۸ ص ۵۵۱-۵۵۲ و مشکوٰۃ جلد ۲۲۹ ص ۵۵۳-۵۵۴ و مشکوٰۃ جلد ۲۳۰ ص ۵۵۵-۵۵۶ و مشکوٰۃ جلد ۲۳۱ ص ۵۵۷-۵۵۸ و مشکوٰۃ جلد ۲۳۲ ص ۵۵۹-۵۶۰ و مشکوٰۃ جلد ۲۳۳ ص ۵۶۱-۵۶۲ و مشکوٰۃ جلد ۲۳۴ ص ۵۶۳-۵۶۴ و مشکوٰۃ جلد ۲۳۵ ص ۵۶۵-۵۶۶ و مشکوٰۃ جلد ۲۳۶ ص ۵۶۷-۵۶۸ و مشکوٰۃ جلد ۲۳۷ ص ۵۶۹-۵۷۰ و مشکوٰۃ جلد ۲۳۸ ص ۵۷۱-۵۷۲ و مشکوٰۃ جلد ۲۳۹ ص ۵۷۳-۵۷۴ و مشکوٰۃ جلد ۲۴۰ ص ۵۷۵-۵۷۶ و مشکوٰۃ جلد ۲۴۱ ص ۵۷۷-۵۷۸ و مشکوٰۃ جلد ۲۴۲ ص ۵۷۹-۵۸۰ و مشکوٰۃ جلد ۲۴۳ ص ۵۸۱-۵۸۲ و مشکوٰۃ جلد ۲۴۴ ص ۵۸۳-۵۸۴ و مشکوٰۃ جلد ۲۴۵ ص ۵۸۵-۵۸۶ و مشکوٰۃ جلد ۲۴۶ ص ۵۸۷-۵۸۸ و مشکوٰۃ جلد ۲۴۷ ص ۵۸۹-۵۹۰ و مشکوٰۃ جلد ۲۴۸ ص ۵۹۱-۵۹۲ و مشکوٰۃ جلد ۲۴۹ ص ۵۹۳-۵۹۴ و مشکوٰۃ جلد ۲۵۰ ص ۵۹۵-۵۹۶ و مشکوٰۃ جلد ۲۵۱ ص ۵۹۷-۵۹۸ و مشکوٰۃ جلد ۲۵۲ ص ۵۹۹-۶۰۰ و مشکوٰۃ جلد ۲۵۳ ص ۶۰۱-۶۰۲ و مشکوٰۃ جلد ۲۵۴ ص ۶۰۳-۶۰۴ و مشکوٰۃ جلد ۲۵۵ ص ۶۰۵-۶۰۶ و مشکوٰۃ جلد ۲۵۶ ص ۶۰۷-۶۰۸ و مشکوٰۃ جلد ۲۵۷ ص ۶۰۹-۶۱۰ و مشکوٰۃ جلد ۲۵۸ ص ۶۱۱-۶۱۲ و مشکوٰۃ جلد ۲۵۹ ص ۶۱۳-۶۱۴ و مشکوٰۃ جلد ۲۶۰ ص ۶۱۵-۶۱۶ و مشکوٰۃ جلد ۲۶۱ ص ۶۱۷-۶۱۸ و مشکوٰۃ جلد ۲۶۲ ص ۶۱۹-۶۲۰ و مشکوٰۃ جلد ۲۶۳ ص ۶۲۱-۶۲۲ و مشکوٰۃ جلد ۲۶۴ ص ۶۲۳-۶۲۴ و مشکوٰۃ جلد ۲۶۵ ص ۶۲۵-۶۲۶ و مشکوٰۃ جلد ۲۶۶ ص ۶۲۷-۶۲۸ و مشکوٰۃ جلد ۲۶۷ ص ۶۲۹-۶۳۰ و مشکوٰۃ جلد ۲۶۸ ص ۶۳۱-۶۳۲ و مشکوٰۃ جلد ۲۶۹ ص ۶۳۳-۶۳۴ و مشکوٰۃ جلد ۲۷۰ ص ۶۳۵-۶۳۶ و مشکوٰۃ جلد ۲۷۱ ص ۶۳۷-۶۳۸ و مشکوٰۃ جلد ۲۷۲ ص ۶۳۹-۶۴۰ و مشکوٰۃ جلد ۲۷۳ ص ۶۴۱-۶۴۲ و مشکوٰۃ جلد ۲۷۴ ص ۶۴۳-۶۴۴ و مشکوٰۃ جلد ۲۷۵ ص ۶۴۵-۶۴۶ و مشکوٰۃ جلد ۲۷۶ ص ۶۴۷-۶۴۸ و مشکوٰۃ جلد ۲۷۷ ص ۶۴۹-۶۵۰ و مشکوٰۃ جلد ۲۷۸ ص ۶۵۱-۶۵۲ و مشکوٰۃ جلد ۲۷۹ ص ۶۵۳-۶۵۴ و مشکوٰۃ جلد ۲۸۰ ص ۶۵۵-۶۵۶ و مشکوٰۃ جلد ۲۸۱ ص ۶۵۷-۶۵۸ و مشکوٰۃ جلد ۲۸۲ ص ۶۵۹-۶۶۰ و مشکوٰۃ جلد ۲۸۳ ص ۶۶۱-۶۶۲ و مشکوٰۃ جلد ۲۸۴ ص ۶۶۳-۶۶۴ و مشکوٰۃ جلد ۲۸۵ ص ۶۶۵-۶۶۶ و مشکوٰۃ جلد ۲۸۶ ص ۶۶۷-۶۶۸ و مشکوٰۃ جلد ۲۸۷ ص ۶۶۹-۶۷۰ و مشکوٰۃ جلد ۲۸۸ ص ۶۷۱-۶۷۲ و مشکوٰۃ جلد ۲۸۹ ص ۶۷۳-۶۷۴ و مشکوٰۃ جلد ۲۹۰ ص ۶۷۵-۶۷۶ و مشکوٰۃ جلد ۲۹۱ ص ۶۷۷-۶۷۸ و مشکوٰۃ جلد ۲۹۲ ص ۶۷۹-۶۸۰ و مشکوٰۃ جلد ۲۹۳ ص ۶۸۱-۶۸۲ و مشکوٰۃ جلد ۲۹۴ ص ۶۸۳-۶۸۴ و مشکوٰۃ جلد ۲۹۵ ص ۶۸۵-۶۸۶ و مشکوٰۃ جلد ۲۹۶ ص ۶۸۷-۶۸۸ و مشکوٰۃ جلد ۲۹۷ ص ۶۸۹-۶۹۰ و مشکوٰۃ جلد ۲۹۸ ص ۶۹۱-۶۹۲ و مشکوٰۃ جلد ۲۹۹ ص ۶۹۳-۶۹۴ و مشکوٰۃ جلد ۳۰۰ ص ۶۹۵-۶۹۶ و مشکوٰۃ جلد ۳۰۱ ص ۶۹۷-۶۹۸ و مشکوٰۃ جلد ۳۰۲ ص ۶۹۹-۷۰۰ و مشکوٰۃ جلد ۳۰۳ ص ۷۰۱-۷۰۲ و مشکوٰۃ جلد ۳۰۴ ص ۷۰۳-۷۰۴ و مشکوٰۃ جلد ۳۰۵ ص ۷۰۵-۷۰۶ و مشکوٰۃ جلد ۳۰۶ ص ۷۰۷-۷۰۸ و مشکوٰۃ جلد ۳۰۷ ص ۷۰۹-۷۱۰ و مشکوٰۃ جلد ۳۰۸ ص ۷۱۱-۷۱۲ و مشکوٰۃ جلد ۳۰۹ ص ۷۱۳-۷۱۴ و مشکوٰۃ جلد ۳۱۰ ص ۷۱۵-۷۱۶ و مشکوٰۃ جلد ۳۱۱ ص ۷۱۷-۷۱۸ و مشکوٰۃ جلد ۳۱۲ ص ۷۱۹-۷۲۰ و مشکوٰۃ جلد ۳۱۳ ص ۷۲۱-۷۲۲ و مشکوٰۃ جلد ۳۱۴ ص ۷۲۳-۷۲۴ و مشکوٰۃ جلد ۳۱۵ ص ۷۲۵-۷۲۶ و مشکوٰۃ جلد ۳۱۶ ص ۷۲۷-۷۲۸ و مشکوٰۃ جلد ۳۱۷ ص ۷۲۹-۷۳۰ و مشکوٰۃ جلد ۳۱۸ ص ۷۳۱-۷۳۲ و مشکوٰۃ جلد ۳۱۹ ص ۷۳۳-۷۳۴ و مشکوٰۃ جلد ۳۲۰ ص ۷۳۵-۷۳۶ و مشکوٰۃ جلد ۳۲۱ ص ۷۳۷-۷۳۸ و مشکوٰۃ جلد ۳۲۲ ص ۷۳۹-۷۴۰ و مشکوٰۃ جلد ۳۲۳ ص ۷۴۱-۷۴۲ و مشکوٰۃ جلد ۳۲۴ ص ۷۴۳-۷۴۴ و مشکوٰۃ جلد ۳۲۵ ص ۷۴۵-۷۴۶ و مشکوٰۃ جلد ۳۲۶ ص ۷۴۷-۷۴۸ و مشکوٰۃ جلد ۳۲۷ ص ۷۴۹-۷۵۰ و مشکوٰۃ جلد ۳۲۸ ص ۷۵۱-۷۵۲ و مشکوٰۃ جلد ۳۲۹ ص ۷۵۳-۷۵۴ و مشکوٰۃ جلد ۳۳۰ ص ۷۵۵-۷۵۶ و مشکوٰۃ جلد ۳۳۱ ص ۷۵۷-۷۵۸ و مشکوٰۃ جلد ۳۳۲ ص ۷۵۹-۷۶۰ و مشکوٰۃ جلد ۳۳۳ ص ۷۶۱-۷۶۲ و مشکوٰۃ جلد ۳۳۴ ص ۷۶۳-۷۶۴ و مشکوٰۃ جلد ۳۳۵ ص ۷۶۵-۷۶۶ و مشکوٰۃ جلد ۳۳۶ ص ۷۶۷-۷۶۸ و مشکوٰۃ جلد ۳۳۷ ص ۷۶۹-۷۷۰ و مشکوٰۃ جلد ۳۳۸ ص ۷۷۱-۷۷۲ و مشکوٰۃ جلد ۳۳۹ ص ۷۷۳-۷۷۴ و مشکوٰۃ جلد ۳۴۰ ص ۷۷۵-۷۷۶ و مشکوٰۃ جلد ۳۴۱ ص ۷۷۷-۷۷۸ و مشکوٰۃ جلد ۳۴۲ ص ۷۷۹-۷۸۰ و مشکوٰۃ جلد ۳۴۳ ص ۷۸۱-۷۸۲ و مشکوٰۃ جلد ۳۴۴ ص ۷۸۳-۷۸۴ و مشکوٰۃ جلد ۳۴۵ ص ۷۸۵-۷۸۶ و مشکوٰۃ جلد ۳۴۶ ص ۷۸۷-۷۸۸ و مشکوٰۃ جلد ۳۴۷ ص ۷۸۹-۷۹۰ و مشکوٰۃ جلد ۳۴۸ ص ۷۹۱-۷۹۲ و مشکوٰۃ جلد ۳۴۹ ص ۷۹۳-۷۹۴ و مشکوٰۃ جلد ۳۵۰ ص ۷۹۵-۷۹۶ و مشکوٰۃ جلد ۳۵۱ ص ۷۹۷-۷۹۸ و مشکوٰۃ جلد ۳۵۲ ص ۷۹۹-۸۰۰ و مشکوٰۃ جلد ۳۵۳ ص ۸۰۱-۸۰۲ و مشکوٰۃ جلد ۳۵۴ ص ۸۰۳-۸۰۴ و مشکوٰۃ جلد ۳۵۵ ص ۸۰۵-۸۰۶ و مشکوٰۃ جلد



## درس حدیث شریف

از قلم: منیر احمد یوسفی (ایم۔ اے)

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم  
امابعد فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم  
بسم اللہ الرحمن الرحیم

عَنْ حَدِیْقَةٍ قَالَتْ سَأَلْتُ نَبِيَّ أُمِّي مَتَى  
عَهْدُكَ تَعْنِي بِالنَّبِيِّ ﷺ فَقُلْتُ مَا لِي بِهِ عَهْدٌ  
مُنْذُ كَذَا وَكَذَا فَتَأَلَّتْ مِنِّي فَقُلْتُ لَا مَتَى دَعَانِي  
اتَى النَّبِيُّ ﷺ فَأَصَلَّى مَعَهُ الْمَغْرِبَ وَأَسْأَلُهُ أَنْ  
يَسْتَغْفِرَ لِي وَلَكَ فَاتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ  
الْمَغْرِبَ فَصَلَّى حَتَّى صَلَّى الْعِشَاءَ ثُمَّ انْفَتَلَ  
فَتَبِعْتُهُ فَسَمِعَ صَوْتِي فَقَالَ مَنْ هَذَا حَدِیْقَةُ قُلْتُ  
نَعَمْ قَالَ مَا حَاجَتُكَ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ وَلَا مَكَانَ  
هَذَا مَلِكٌ لَمْ يَنْزِلِ الْأَرْضَ قَطُّ قَبْلَ هَذِهِ اللَّيْلَةِ  
إِسْتَأْذَنَ رَبَّهُ أَنْ يُسَلِّمَ عَلَيَّ وَيُبَشِّرَنِي بِأَنْ فَاطِمَةُ  
سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَأَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ سَيِّدَا  
شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ ۱

”حضرت حدیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں“

میری والدہ محترمہ نے مجھ سے پوچھا کہ تو نبی کریم روف ورجیم  
ﷺ کی خدمت عالیہ میں کب جایا کرتا ہے؟ فرماتے ہیں میں  
نے عرض کیا کئی دنوں سے میری حاضری کا کوئی وقت مقرر نہیں یعنی  
اکثر غیر حاضر رہتا ہوں۔ تو وہ مجھ سے خفا ہوئی تو میں نے اپنی والدہ  
محترمہ سے عرض کیا اب مجھے جانے دیں میں نبی کریم روف ورجیم  
ﷺ کی خدمت پاک میں حاضر ہوتا ہوں آپ ﷺ کے ساتھ  
مغرب کی نماز ادا کروں گا اور آپ ﷺ سے عرض کروں گا کہ دعا  
فرمائیں کہ میں بھی بخشا جاؤں اور میری والدہ محترمہ بھی بخش

جائے (میری اور میری والدہ کے لئے بخشش کی دعا فرمائیں) پھر  
میں نبی کریم روف ورجیم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا  
اور آپ ﷺ کے ساتھ مغرب کی نماز ادا کی پھر آپ ﷺ نفل  
پڑھتے رہے یہاں تک کہ عشاء کی نماز ادا فرمائی پھر رسول کریم  
روف ورجیم ﷺ آستانہ اقدس کی طرف واپس ہوئے تو میں  
آپ ﷺ کے پیچھے پیچھے چلے لگا آپ ﷺ نے میرے چلنے  
کی آواز سنی اور فرمایا یہ کون ہے؟ کیا حدیفہ (رضی اللہ عنہ) ہے؟ میں نے  
عرض کیا جی ہاں! (یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم میں حدیفہ  
ہوں) آپ ﷺ نے فرمایا: تجھے کیا حاجت ہے؟ (پھر خود ہی  
ارشاد مبارک فرمایا) غَفَرَ اللَّهُ لَكَ وَلَا مَكَانَ  
وَقَالِي جَلَّ جَلَالُهُمْ بھي بخشے اور تمہاری والدہ کو بھی بخشے۔ (پھر  
فرمایا) یہ ایک فرشتہ ہے جو اس رات سے پہلے کبھی زمین پر نہیں  
اُترا۔ اس نے اپنے رب کریم سے اجازت مانگی کہ مجھے سلام  
عرض کرے اور مجھے بشارت دے کہ (حضرت سیدہ) فاطمہ  
الزہراء (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) جنت کی عورتوں کی سردار ہیں اور  
(حضرت امام) حسن اور (حضرت امام) حسین (رضی اللہ تعالیٰ  
عنہما) جنت کے جوانوں کے سردار ہیں۔“

یہ حدیث کئی اہم باتوں کا مجموعہ ہے سب سے پہلی بات  
جو اس حدیث شریف سے واضح طور پر حاصل ہو رہی ہے وہ یہ ہے  
کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اپنی بخشش کی دعائیں نبی کریم روف ورجیم  
ﷺ سے کروایا کرتے تھے بلکہ گناہوں کی بخشش اور خیر و برکت کی  
دعائیں حاصل کرنے کے لئے خدمت عالیہ میں ہوا کرتے تھے۔  
رب ذوالجلال والا کرام قرآن مجید فرقان حمید میں ارشاد عظیم  
فرماتا ہے: وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ جَاءُوكَ  
فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللَّهَ  
تَوَّابًا رَحِيمًا ۵ ”اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو  
(اے محبوب صلی اللہ علیک وسلم) آپ (ﷺ) کے حضور حاضر  
ہوں اور پھر اللہ (عَزَّ وَجَلَّ) سے معافی چاہیں اور رسول (کریم



ہے اُجِيبْ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَا ... ہر دُعا کرنے والے کی دُعا کو قبول فرماتا ہوں جب وہ مجھے پکارے۔

لیکن بزرگانِ دین سے دُعا میں کروانے کی ممانعت کسی آیتِ قرآنیہ یا حدیثِ مبارک میں نہیں آئی۔ بلکہ ملاحظہ فرمائیں رَبِّ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ قرآن مجید میں اپنے پیارے محبوبِ کریم ﷺ کو ارشادِ عظیم فرماتا ہے۔ خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ اِنَّ صَلَوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ وَاللّٰهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝ (اے محبوبِ صلی اللہ علیک وسلم) اُن کے مالوں میں سے زکوٰۃ تحصیل فرمائیں جس سے آپ (ﷺ) انہیں سترا اور پاکیزہ فرمائیں اُن کے حق میں دُعا سے خیر فرمائیں۔ بے شک آپ (ﷺ) کی دُعا اُن کے دلوں میں چین ہے اور اللہ (تبارک و تعالیٰ) جلِ سلطانہ) سنتا جانتا ہے۔

حضرت امام بخاری علیہ الرحمہ نے "کتاب الدعوات" میں ایک باب مقرر کیا ہے بِابِ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَصَلِّ عَلَيْهِمْ (اور اُن کے لئے دُعا فرمائیں) اور ساتھ یہ بھی تحریر فرمایا ہے وَمَنْ خَصَّ اَخَاهُ بِاللَّدْعَاءِ دُونَ لِنَفْسِهِ "اور یہ کہ

رُؤْفَ وَرَحِمَ ﷺ) اُن کے لئے شفاعت فرمائیں (استغفار فرمائیں) تو یقیناً ضرور یہ اللہ (تبارک و تعالیٰ) کو توبہ قبول فرمانے والا مہربان پائیں گے۔ ۳

اسی طرح برکت کے حصول کے لئے صحابہ کرام ﷺ آپ ﷺ سے دُعا میں لیتے تھے۔

حضرت قتادہ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا آپ فرماتے تھے میری والدہ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم انس (رضی اللہ عنہ) آپ ﷺ کا خادم ہے (آپ ﷺ) اس کے لئے دُعا فرمائیں تو آپ ﷺ نے دُعا فرمائی: اَللّٰهُمَّ اَکْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ وَبَارِكْ لَهُ فِیْمَا اَعْطَيْتَهُ ۳ اے میرے اللہ (تبارک و تعالیٰ) جلِ جلالک) اس کو بہت مال اور دولت اور اولاد عطا فرما اور جو تو اس کو عنایت فرمائے اُس میں برکت عطا فرما۔ ۵ اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ جل مجدہ الکریم کے برگزیدہ اور محبوب بندوں سے دُعا میں حدیث پاک اور سنت مبارکہ سے ثابت ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ عجیب الدعوات سب کی دُعا میں سنتا ہے جیسا کہ اُس کا ارشادِ عظیم

۳ اس سے معلوم ہوا کہ بارگاہِ الہی میں رسول اللہ ﷺ کا وسیلہ اور آپ ﷺ کی شفاعت کا ذریعہ ہے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے فرمایا کہ رسول کریم رؤف ورحیم ﷺ کو فتن کر کے فارغ ہونے تو اُس کے تین روز بعد ایک گاؤں والا آیا اور تبر شریف کے پاس آکر گر گیا اور روزِ ازل روئے ہوئے آیت مذکورہ کا حوالہ دے کر عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں وعدہ فرمایا ہے کہ اگر گنہگار رسول کی خدمت میں حاضر ہو جائے اور رسول اُس کے لئے دُعا سے مغفرت کروں تو اُس کی مغفرت ہو جائے گی۔ اس لئے میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں کہ آپ میرے لئے مغفرت کی دُعا کریں۔ اُس وقت جو لوگ حاضر تھے اُن کا بیان کہ اُس کے جواب میں روحِ اقدس کے اندر سے یہ آواز آئی قَدْ غُفِرَ لَکَ یعنی مغفرت کر دی گئی (بخاری ج ۱) (معارف القرآن جلد ۴ ص ۳۶۰ من وعن قرطبی جلد ۳ ص ۵۲۷ ج ۲ ص ۱۶۱ بخاری جلد ۱ ص ۲۲۳ ضیاء القرآن جلد ۴ ص ۳۶۰) بخاری حدیث نمبر ۶۳۳۳، مسلم ص ۱۳۱، ۲۲۸، ترمذی حدیث نمبر ۲۸۲۹، مسند احمد جلد ۳ ص ۱۹۳، ۲۲۸، جلد ۴ ص ۳۳۰، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۳ ص ۹۶، قرطبی جلد ۲ ص ۳۷۲، حدیث ۱۱۷۲ ج ۱ ص ۸۰، کنز العمال حدیث نمبر ۳۸۲۹، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۶۲۰۸، دلائل النبوۃ جلد ۶ ص ۱۹۳، التاج الکبیر للطبرانی جلد ۴ ص ۳۲۹، شرح السنن جلد ۳ ص ۲۵۳، حدیث نمبر ۳۸۸۳، ۳۸۸۴، آنحضرت ﷺ کی دُعا کا یہاں ہوا کہ اُس بڑے مال دار اور صاحبِ جائیداد ہو گئے ایک سو بیس بیس اور بیٹیاں اُن کے پیدا ہونے اور نہانے یا ایک سو بیس یا ایک سو سات برس عمر پائی "آپ کی دُعاؤں کا کیا پوچھا آپ کے غلاموں کی دُعاؤں میں اللہ نے بڑے بڑے اثر دیے ہیں۔ حضرت سلطان المشائخ نظام الدین اولیاء مقدس سرہ نے اپنے سے ایک پیر قریض لے کر اپنے مرشد حضرت بابا فرید شکر گنج قدس سرہ کو کھانا کھلایا اس وقت حضرت نظام الدین کے پاس بجز ایک کھنڈ ازار اور ایک بوسیدہ مقام کے کہ تا تک نہیں تھا۔ حضرت بابا فرید نے کھانا کھا کر فرمایا نظام الدین کی باتیں سن کر خوش آئے کہ کھانا تو نے کھلایا حالانکہ اس میں تیرکاری کی جڑوں اور نمک کے سوا کچھ نہ تھا۔ بھلا ایک پیر سے کھانا کھانا ہوتا پھر فرمایا: یا نظام الدین تیرے دسترخوان پر دو وقت چار ہزار آدمی کھانا کھائیں گے۔ ایسا ہی ہوا اُن کو فتوحات بے شمار شہرِ دہلی میں حاصل ہوئیں اور ہر روز دو وقت چار ہزار فقراء اور مساکین کو کھانا کھلایا کرتے۔" (تیسرے ابوابی شرح بخاری وحید الزماں غیر مقلد جلد ۸ ص ۲۲۸ من وعن)۔ ۶ البقرہ: آیت نمبر ۱۸۶۔ ۷ النبی: آیت ۱۰۳۔



اور اُمت کے دیگر افراد کے لئے دُعا میں فرماتے۔

حضرت اسماء بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں: ایک رات میں کسی کام کے لئے حضور نبی کریم ﷺ کی پاک بارگاہ میں حاضر ہوا تو نبی کریم ﷺ رؤف و رحیم ﷺ باہر تشریف لائے۔ اُس وقت آپ ﷺ اپنی گود میں کچھ لئے ہوئے تھے مجھے خبر نہ تھی کہ وہ کیا ہے؟ پس جب میں اپنی ضرورت سے فارغ ہوا تو میں نے آپ ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم یہ کیا ہے جو آپ ﷺ اپنی نورانی گود مبارک میں لئے ہوئے ہیں؟ حضور نبی کریم ﷺ رؤف و رحیم ﷺ نے اُسے کھولا: فَإِذَا الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عَلَيَّ وَرَكْبِهِ فَقَالَ هَذَا ابْنُ ابْنَائِي وَابْنَاتِي "آپ ﷺ نے فرمایا: یہ دونوں میرے بیٹے ہیں اور میری بیٹی کے بیٹے ہیں" پھر آپ ﷺ نے دُعا فرمائی:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُحِبُّهُمَا فَاجِبْهُمَا وَاَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُمَا "اے میرے اللہ (تبارک و تعالیٰ) میں ان دونوں سے محبت فرماتا ہوں تو بھی ان دونوں سے محبت فرما اور جو (میرا اُمتی) ان سے محبت کرے تو اس سے بھی محبت فرما۔"

زیر بحث حدیث شریف میں اس ذکر کے بعد کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اپنی والدہ سے عرض کیا میں نبی کریم ﷺ رؤف و رحیم ﷺ کی بارگاہ عالیہ میں حاضر ہو کر آپ کی اور اپنی بخشش کی دُعا کروانا ہوں۔ فرمایا: میں نے آپ ﷺ کے ساتھ مغرب کی نماز ادا کی بعد ازیں آپ ﷺ نوافل میں مصروف رہے یہاں تک کہ عشاء کی نماز کا وقت ہو گیا آپ ﷺ نے عشاء کی نماز پڑھائی بعد ازاں ایسی نماز آپ ﷺ آستانہ اقدس

انسان اپنے تئیں چھوڑ کر دوسرے مسلمان بھائی کے لئے دُعا کر سکتا ہے۔ وقال ابو موسیٰ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ اَللّٰهُمَّ لِعَبْدِ اَبِيْ عَامِرٍ اَللّٰهُمَّ اَغْفِرْ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ ذَنْبَهُ ۝ اور حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ رؤف و رحیم ﷺ نے حضرت عبید ابو عامر رضی اللہ عنہ کے لئے دُعا فرمائی اور فرمایا: یا اللہ (جل جلالک) عبید ابو عامر کی بخشش عطا فرما اے اللہ (جل جلالک) حضرت عبداللہ بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گناہ بخش دے۔ حضرت امام بخاری نے یہ باب لاکر اُس شخص کا رد کیا جس نے اس کو مکروہ جانا ہے یعنی آدمی دوسرے کے لئے دُعا کر کے اپنے تئیں چھوڑ دے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور حضرت ابراہیم نخعی علیہ الرحمہ سے ایسا ہی منقول ہے۔

(تیسیر الباری جلد ۸ ص ۲۲۵)

اس آیت مبارک سے یہ نورانی عقیدہ اور مسئلہ حاصل ہوا کہ رب ذوالجلال والا کرام جو سب کی دُعا میں سنتا ہے وہ خود اپنے پیارے محبوب نبی کریم ﷺ رؤف و رحیم ﷺ سے فرما رہا ہے کہ اے محبوب ﷺ آپ ان کے لئے دُعا فرمائیں ۹ سنت یہ ہے کہ صدقہ لینے والا صدقہ دینے والے کے لئے دُعا کرے۔ حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: جب کوئی قوم نبی کریم ﷺ رؤف و رحیم ﷺ کے پاس صدقہ یا زکوٰۃ لے کر آتی تو آپ ﷺ دُعا فرماتے: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی آلِ فُلَانٍ "اے اللہ (جل جلالک) آل فلان پر رحمت نازل فرما۔ حضرت ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ صدقہ لے کر حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے اُن کے حق میں دُعا فرمائی: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی آلِ اَبِيْ اَوْفٰی ۱۰ "اے اللہ (جل جلالک) آل ابی اوفیٰ (رضی اللہ عنہ) پر رحمت نازل فرما۔"

کئی مرتبہ رسول کریم ﷺ رؤف و رحیم خود ہی اُمت کے لئے

۸ بخاری حدیث نمبر ۲۳۲۳ شرح السنۃ جلد ۳ ص ۱۶۶ حدیث نمبر ۱۳۹۲ مسلم حدیث نمبر ۱۱۲۳/۲۳۹۷ ۹ بخاری حدیث نمبر ۱۳۹۷ مسلم حدیث نمبر ۱۷۶۱ ۱۰ ابوداؤد حدیث نمبر ۱۵۹۹ ترمذی حدیث نمبر ۲۳۵۹ ابن ماجہ حدیث نمبر ۹۹۷ مسند احمد جلد ۲ ص ۵۵۳ سنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۱ ص ۲۸۲ حدیث نمبر ۸۷۵۱ حدیث نمبر ۱۱۱۱ المعجم الکبیر للبیہقی جلد ۱ ص ۱۰۸ ۱۱ امرتہ جلد ۲ ص ۲۳۳ مشکوٰۃ حدیث نمبر ۷۷۷۷ ۱۲ ترمذی حدیث نمبر ۶۹۶۷ مشکوٰۃ حدیث نمبر ۶۱۶۵ امرتہ جلد ۲ ص ۲۱۵ صحیح ابن حبان حدیث نمبر ۲۲۳۳ کنز العمال حدیث نمبر ۲۳۲۵۵



کی طرف روانہ ہوئے تو میں بھی آپ ﷺ کے پیچھے پیچھے چل دیا۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ چلتے چلتے رُکے اور خود ہی فرمایا: مَنْ هَذَا خُذْنِي فَيَكُونُ هِيَ؟ یہ حذیفہ (رضی اللہ عنہ) ہے؟ حضرت حذیفہ فرماتے ہیں پھر میں نے عرض کیا: جی یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم "میں حذیفہ ہوں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: مَا حَاجَتُكَ؟" تجھے کیا حاجت ہے؟ "حضرت حذیفہ (رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں: میں خاموش رہا تو آپ ﷺ نے میرا مقصد و مدعا جس کے لئے آج میں حاضر ہوا تھا جان لیا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: غَفَرَ اللَّهُ لَكَ وَلَا مَكَّ: اللہ (تبارک و تعالیٰ غفور رحیم) تجھے بخشے اور تیری والدہ کو بخشے۔" ۱۲

پھر آپ ﷺ نے فرمایا: إِنَّ هَذَا مَلَكٌ لَمْ يَنْزِلِ الْأَرْضَ قَطُّ قَبْلَ هَذِهِ اللَّيْلَةِ "بے شک یہ فرشتہ ہے جو آج سے پہلے کبھی زمین پر حاضر نہیں ہوا۔" ۱۳ پھر آپ ﷺ نے اُس فرشتے کے آنے کا سبب بیان فرمایا کہ یہ میری بارگاہِ عالیہ میں سلام پیش کرنے کے لئے آیا ہے۔ یہ تو ایک فرشتہ ہے جو آپ ﷺ کی بارگاہِ عالیہ اُس رات خصوصی طور پر سلام پیش کرنے کے لئے حاضر خدمت ہوا۔ عماد الدین ابن کثیر تفسیر ابن کثیر میں لکھتے ہیں حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

مَمْنٍ فَجَرٍ يُطْلَعُ الْأَنْزَلُ سَبْعُونَ أَلْفًا مِّنْ

الْمَلَائِكَةِ حَتَّى يَحْفُونَ بِالْقَبْرِ يَضْرِبُونَ بِأَجْنِحَتِهِمْ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ سَبْعُونَ أَلْفًا بِاللَّيْلِ وَ سَبْعُونَ أَلْفًا بِالنَّهَارِ حَتَّى إِذَا انْشَقَّتْ عَنْهُ الْأَرْضُ خَرَجَ فِي سَبْعِينَ أَلْفًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ يَزْفُونَهُ ۱۴ "ہر صبح ستر ہزار فرشتے اتر کر نورانی قبر پاک کو گھیر لیتے ہیں اور اپنے پدِ سمیٹ کر حضور نبی کریم رُوف و رحیم ﷺ کے لئے دُعائے رحمت کرتے رہتے ہیں۔ ستر ہزار رات کو آتے ہیں اور ستر ہزار دن کے وقت آتے ہیں یہاں تک کہ قیامت کے دن جب آپ ﷺ کی قبر مبارک کھلے گی تو آپ ﷺ کے ساتھ ستر ہزار فرشتے ہوں گے۔"

وہ فرشتہ جو اُس رات خصوصی طور پر اللہ تبارک و تعالیٰ جل جلالہ سے اجازت لے کر سلام پیش کرنے کے لئے حاضر ہوا اُس کے متعلق آپ ﷺ نے فرمایا: اُس نے مجھے بشارت دی کہ "آپ ﷺ کی بیٹی حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جنتی عورتوں کی سردار ہیں اور حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما جنت کے جوانوں کے سردار ہیں۔ اِس ارشاد پاک میں غیبی خبر ہے جس پر آپ ﷺ کو مطلع فرمایا گیا۔ باذن الہی آپ ﷺ کو معلوم ہے کہ کون جنتی ہے اور کون جنتی لوگوں کا سردار ہے۔

☆☆☆

۱۲ حضور نبی کریم رُوف و رحیم ﷺ نے نور نبوت سے حضرت حذیفہ (رضی اللہ عنہ) کے دل کی بات جان لی کہ یہ کیوں میرے پیچھے آ رہا ہے بھلا جن پر پتھر کے دل کی بات ظاہر ہو وہ انسانوں کے دلوں کی بات سے کیسے بے خبر ہو سکتے ہیں۔ حضرت اُس بن مالک (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے فرماتے ہیں حضور نبی کریم رُوف و رحیم ﷺ اُحد پہاڑ پر تشریف لے گئے اور فرمایا هَذَا جَبَلٌ يُجْبَأُ وَ يُجْبَأُ "یہ پہاڑ ہے وہ ہم سے محبت کرتا ہے ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔" ۱۳ بخاری حدیث نمبر ۲۳۳۳ "مسلم حدیث نمبر ۴۶۳-۱۳۶۵ ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۱۱۹ ترمذی حدیث نمبر ۳۹۲۲ مسند احمد جلد ۳ ص ۱۵۹۱ ۲۳۳۱ السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۵ ص ۱۹۵ مصنف عبدالرزاق حدیث نمبر ۱۶۹۶-۱۷۱۶۰ مجمع الزوائد جلد ۴ ص ۱۳ کنز العمال حدیث نمبر ۳۳۹۹۲ مشکوٰۃ حدیث نمبر ۲۵۲۵ شرح السنن جلد ۵ ص ۱۹۱ حدیث نمبر ۲۰۸۳-۱۳ ابن کثیر رُوف و رحیم ﷺ فرشتے کو دیکھ رہے ہیں جبکہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نظر نہیں آ رہے۔ آپ ایمان بالغیب رکھتے ہیں۔ حضرت ابو ذر غفاری (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے فرماتے ہیں آپ ﷺ نے صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) کو فرمایا: اِنِّي اُرَى مَا لَا تَرَوْنَ وَاِنِّي اَسْمَعُ مَا لَا تَسْمَعُونَ "میں وہ چیزیں دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے اور میں وہ آوازیں سنتا ہوں جو تم نہیں سنتے۔" (ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۱۹۹ ترمذی حدیث نمبر ۲۳۱۳ مسند احمد جلد ۵ ص ۱۷۳ الترمذی و الترمذی جلد ۳ ص ۲۶۶ مشکوٰۃ حدیث نمبر ۵۳۳۷ شرح السنن جلد ۷ ص ۴۷۳ حدیث نمبر ۲۰۶۷ قرآن جلد ۹ ص ۵۲۹-۱۳ آپ ﷺ نے علم الہی کی روشنی میں پدموں فرشتوں میں سے اُس فرشتے کی حاضری کا خصوصی ذکر فرمایا کہ یہ فرشتہ جب سے بنا ہے آج پہلی مرتبہ زمین پر سلام پیش کرنے کے لئے حاضر ہوا ہے بحان اللہ ابن کثیر جلد ۳ ص ۴۴۱ دار العلم بیروت)



پھر فرمایا: جواب:- **أَمَّا أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ**  
**فَنَارُ تَحْشُرُ النَّاسَ مِنَ الْمَشْرِقِ إِلَى الْمَغْرِبِ**  
**وَأَمَّا أَوَّلُ طَعَامِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَرِیَادَةُ كَبِدِ الْحَوْتِ**  
**وَإِذَا سَبَقَ مَاءُ الرَّجُلِ مَاءَ الْمَرْأَةِ نَزَعَ الْوَلَدُ وَإِذَا**  
**سَبَقَ مَاءُ الْمَرْأَةِ نَزَعَتْ**

”(۱) قیمت کی پہلی نشانی ایک آگ ہے جو لوگوں کو مشرق سے مغرب میں لے جائے گی۔ (۲) اہل جنت کا پہلا کھانا مچھلی کے جگر کا کٹڑا ہوگا (جو بہت لذیذ ہوتا ہے) اور (۳) جب مرد کا پانی عورت کے پانی پر غالب ہوتا ہے تو بچہ کو اپنی صورت پر کر لیتا ہے۔ ۲۵ جب عورت کا پانی مرد کے پانی پر غالب ہوتا ہے تو بچہ عورت کی صورت پر ہوتا ہے۔ (حضرت عبداللہ بن سلام رحمۃ اللہ علیہ نے) عرض کیا: **أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ** ”میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ (تبارک و تعالیٰ) کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ ﷺ اللہ (تبارک و تعالیٰ) کے رسول ﷺ ہیں۔“ ۳۰ (پھر عرض کیا) یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) یہودی بڑے بہتان تراش لوگ ہیں۔ اگر انہیں آپ ﷺ کے سوال کرنے سے پہلے میرے ایمان کا علم ہو گیا تو مجھ پر بہتان تراشی کریں گے۔

یہودی لوگ آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے۔ نبی کریم ﷺ روئے ورحیم ﷺ نے فرمایا: ابنِ سلام کیسا شخص ہے؟ انہوں نے کہا: خَیْرُنَا وَابْنُ خَیْرِنَا سَیِّدُنَا وَابْنُ سَیِّدِنَا ”بہت اچھا ہے اچھے کا بیٹا ہے ہمارا سردار ہے اور ہمارے سردار کا بیٹا ہے۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: **أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَسْلَمَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ؟** ”دیکھو تو سہمی اگر (حضرت) عبداللہ بن سلام ﷺ (مسلمان ہو جائے؟“ وہ کہنے لگے اللہ ﷻ کی پناہ وہ کیوں مسلمان ہونے لگا؟ اُس وقت حضرت عبداللہ بن سلام ﷺ باہر نکلے اور کہنے لگے: **أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ** پھر وہی کہنے لگے: **شَرُّنَا وَابْنُ شَرِّنَا وَانْقِصُوهُ** ”بہت بُرے بُرے کا بیٹا

بخاری شریف (اہلسنت)

بحوالہ

تیسیر الباری (المحدیث)

(ادارہ)

حضرت جبرائیل ﷺ کی طاقت:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں جب حضور نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو (یہودیوں کے بہت بڑے عالم حضرت) عبداللہ بن سلام ﷺ کو خبر پہنچی آپ اپنے باغ کا میوہ چن رہے تھے۔ وہ اُسی وقت نبی کریم ﷺ روئے ورحیم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے۔

**إِنِّي سَأَلْتُكَ عَنْ ثَلَاثٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا نَبِيٌّ** ”میں آپ ﷺ سے تین باتوں کا سوالی ہوں اور وہ باتیں ایسی ہیں جن کو سوائے نبی ﷺ کے کوئی نہیں جانتا۔“ وہ تین باتیں یہ ہیں۔

**فَمَا أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ؟ وَمَا أَوَّلُ طَعَامِ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟ وَمَا يَنْزِعُ الْوَلَدُ إِلَى أَبِيهِ أَوْ إِلَى أُمِّهِ؟**

- ۱۔ قیامت کی پہلی نشانی کیا ہے؟
  - ۲۔ اہل جنت کا پہلا کھانا کیا ہے؟
  - ۳۔ بچے کو اُس کے والد یا والدہ کے مشابہت کی چیز کتنی ہے؟
- آپ ﷺ نے فرمایا: **أَخْبَرَنِي بِهِنَّ جِبْرِيلُ آيَفَا** ”مجھے ابھی ابھی (حضرت) جبرائیل ﷺ نے خبر دی ہے۔“
- حضرت عبداللہ بن سلام ﷺ نے عرض کیا (حضرت) جبرائیل ﷺ نے؟؟ فرمایا: ہاں! حضرت عبداللہ بن سلام ﷺ نے عرض کیا: فرشتوں میں وہ یہودیوں کا دشمن ہے۔ اُس وقت حضور نبی کریم ﷺ روئے ورحیم ﷺ نے یہ آیت مبارک پڑھی **مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِجِبْرِيلَ فَإِنَّهُ نَزَّلَهُ عَلَى قَلْبِكَ** .... (البقرہ: ۹۷)
- ”جو جبرائیل ﷺ کا دشمن ہے بے شک اُس نے آپ ﷺ کے قلب (انور) پر قرآن (مجید) نازل فرمایا ہے۔“



ہے اور مجھے اسی بات کا خیال تھا۔“

وحید الزماں صاحب لکھتے ہیں: ”مردود یہودی حضرت جبریلؑ کو اپنا دشمن سمجھتے کیونکہ انہوں نے کئی بار اُن پر عذاب اتارا۔ بعضوں نے کہا اس وجہ سے کہ انہوں نے نبوت بنی اسرائیل سے نکال کر عرب لوگوں میں رکھی۔ بعضوں نے کہا اس وجہ سے کہ یہودیوں کے راز پیغمبروں کو بتلا دیتے۔ غرض یہودی بھی عجب بے وقوف لوگ تھے۔ بھلا حضرت جبریلؑ کو دیکھو اور اُن سے دشمنی رکھنا دیکھو۔ تمہاری ہستی ہی کیا وہ ایک پر سے ساری دُنیا کو الٹ سکتے ہیں۔“ (تیسیر الباری جلد ۶ ص ۱۰۷ امن و عن) ﷺ

ﷺ تاریخین کرام! محولہ بالا عبارت پر غور فرمائیں وحید الزماں صاحب نے اپنی کتاب تیسیر الباری کی جلد ۶ ص ۸۸ سطر نمبر ۲ میں لکھا ہے۔ عبارت ملاحظہ فرمائیں! مثلاً کوئی شخص یہ سمجھے کہ فلاں پیغمبر یا پیغمبرِ دُور یا نزدیک ہر چیز کو دیکھ لیتے ہیں یا ہر بات اُن کو معلوم ہو جاتی ہے۔ یا وہ جو چاہیں سو کر سکتے ہیں تو وہ مشرک ہو گیا۔“

یہاں محولہ بالا عبارت بھی خود ہی لکھی ہے کہ ”بھلا حضرت جبریلؑ کو دیکھو اور اُن سے دشمنی دیکھو تمہاری ہستی ہی کیا ہے؟ وہ ایک پر سے ساری دُنیا کو الٹ سکتے ہیں۔“ کیا اب حضرت جبرائیلؑ کی قدرت، تصرف اور طاقت ماننے سے شرک نہیں ہوا؟ پھر یہ کہنا کہ انہوں نے نبوت بنی اسرائیل سے نکال کر عرب لوگوں میں رکھی اور انہوں نے کئی بار اُن پر عذاب اتارا۔“ کیا یہ اختیارات اور طاقتیں حضرت جبریلؑ کے لئے ماننا شرک نہیں ہیں؟ اہلسنت و جماعت کا عقیدہ کتنا صاف و شفاف اور نورانی عقیدہ ہے کہ حضرت جبرائیلؑ کا ایک پر مار کر ساری دُنیا الٹ دینا یا یہودیوں پر عذاب اتارنا یا نبوت بنی اسرائیل سے نکال کر عرب لوگوں میں رکھنا اپنی مرضی اور تصرف سے نہ تھا بلکہ رُبّ ذوالجلال والا کرام کے حکم سے تھا اللہ تبارک و تعالیٰ جل مجدہ اکرم نے اُن کی یہ ڈیوٹی لگا رکھی تھی اور اس ڈیوٹی کو نبھانے کے

لئے مافوق العقل طاقت اور تصرف خود رُبّ کائنات ﷻ نے ہی انہیں عطا فرمایا تھا۔ اس لئے جب رُبّ ذوالجلال والا کرام کسی کو کوئی طاقت رتبہ، تصرف اور عظمت عطا فرمائے تو اس کا ماننا عین توحید ہے۔ اسے شرک سمجھنا انتہائی بے علم ہونے کی دلیل ہے۔ ایسے ہی انبیاء کرام علیہم السلام اور اولیاء عظام رحمیم اللہ تعالیٰ کے تصرفات اور اختیارات سبھی اللہ تبارک و تعالیٰ جل مجدہ اکرم کے ہی عطا کردہ ہوتے ہیں۔ اور جب یہ عقیدہ ٹھہرا کہ جس کو جو بھی قوت، عظمت اور تصرف ملا ہے وہ رُبّ کائنات ﷻ ہی کا عطا کردہ ہے۔ اس لئے کسی نبی ﷺ، پیغمبر فقیر کا دُور و نزدیک سے دیکھ سن لینا کسی طرح بھی شرک کی فہرست میں نہیں آتا۔ یہ سب عطائے خداوندی ہے جس کو جیسے نوازا جائے۔ خالق کائنات ﷻ پر کسی غیر مقلد یا مقلد کا کوئی حکم نافذ نہیں ہوتا۔ اللہ جل جلالہ اللہ جل جلالہ ہی ہے۔ آج کی دُنیا سنخیر کائنات کے میدان میں کہیں آگے جا چکی ہے جبکہ غیر مقلدین حضرات کو مسلمانوں کو تو اسلام سے خارج کرنے سے ہی فرصت نہیں۔ الامان الحفیظ (م۔ ا۔ ی)

۲۰ وحید الزماں صاحب لکھتے ہیں: ”جب مرد کا پانی عورت کے پانی پر غالب ہوتا ہے تو بچہ کو اپنی صورت پر کر لیتا ہے۔“ (تیسیر الباری جلد ۶ ص ۱۰۷ امن و عن) ﷺ

ﷺ کیا بات ہے! ماننے پر آئیں تو ”مرد کے پانی“ کی طاقت کو مان لیں نہ مائیں تو سید الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عظمتوں اور کمالات کو بھی نہ مانیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ جل مجدہ اکرم اُمّت مسلمہ کو اُن لوگوں کی ایسی سوچ اور فکر سے محفوظ رکھے۔ آمین!

۳۰ جب رسول کریم رؤف و رحیم ﷺ نے تینوں سوالات کے جوابات عنایت فرما دیئے تو یہودیوں کے بہت بڑے عالم دین حضرت عبداللہ بن سلامؓ مسلمان ہو گئے۔ ﷺ مذکورہ بالا تینوں باتوں کا تعلق، علم غیب سے ہے وہ کیا وقت تھا کہ جب کافر لوگ رسول کریم رؤف و رحیم ﷺ سے ”علم غیب“ کی بات سنتے تھے تو وہ مسلمان ہو جاتے تھے مگر آج



کچھ ایسے لوگ مسلمانوں میں گھس گئے ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ جو نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے "علم غیب" کو مانے گا وہ مشرک و کافر ہو جائے گا۔ معلوم ہوتا ہے ان بے چارے لوگوں کو لفظ "نبی" کے معنی بھی نہیں آتے۔ اللہ کریم (جل جلالہ) سمجھ عطا فرمائے کہ "نبی" تو کہتے ہی اُسے ہیں جو "غیب کی باتیں بتائے"۔ (The Communicator of hidden news) اور یہ علم غیب تمام کا تمام علیم و خیر رب کریم کی عطا ہے جس پر کلمہ پڑھنے والا حد نہیں لگا سکتا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ جل مجدہ الکریم ہر مسلمان کو انبیاء کرام علیہم السلام اور نبی الانبیاء ﷺ کی عظمتوں و رفعتوں اور علوم کے ماننے والوں کا ساتھ عطا فرمائے۔ آمین

### اللہ جل شانہ کے بندوں کی شان:

حضرت انس بن نضر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اُن کی پھوپھی حضرت ربیع بنت نضر رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک جوان لڑکی کا دانت توڑ ڈالا۔ حضرت ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لوگوں نے لڑکی کے قبیلے والوں سے معافی چاہی لیکن لڑکی کے لوگوں نے معافی نہ دی پھر حضرت ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لوگوں نے کہا اچھا دیت لے لو۔ اُنہوں نے اس کا بھی انکار کر دیا۔ وہ رسول کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئے اور قصاص کی درخواست کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قانون اور اصول کے مطابق قصاص کا فیصلہ نہ دیا۔ حضرت انس بن نضر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کیا ربیع کا دانت توڑا جائے گا؟ لا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا تُكْسَرُ ثَنِيَّتُهَا "قسم اُس پروردگار کی جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے آیا تو کبھی نہ ہوگا اور حضرت ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا دانت قصاصاً نہیں توڑا جائے گا۔ رسول کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے انس (یہ تو کیا کہتا ہے) اللہ تبارک و تعالیٰ کی کتاب تو قصاص کا حکم دیتی ہے۔ پھر (خدا کی قدرت) ایسا ہوا کہ (فیصلہ

ہو جانے کے بعد) لڑکی والوں نے معاف کر دیا۔ اُس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ مَنْ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَا بَرَّةَ "اللہ تبارک و تعالیٰ کے بعض بندے ایسے ہوتے ہیں کہ اللہ جل شانہ کے کسی فعل پر قسم کھائیں (یا اللہ تبارک و تعالیٰ پر بھروسہ کر کے قسم کھا بیٹھیں) تو اللہ تبارک و تعالیٰ اُن کی قسم کو سچی کر دیتا ہے (اور وہی کر دیتا ہے جو وہ کہیں)"۔ ۵

۵ "جیسے انس بن نضر نے قسم کھالی تھی کہ ربیع کا دانت کبھی نہیں توڑا جائے گا بظاہر اس کی اُمید نہ تھی لیکن اللہ تبارک و تعالیٰ کی قدرت دیکھنے لڑکی کے وارثوں کا دل ایک دم پھیر دیا اور اُنہوں نے قصاص معاف کر دیا۔ (تیسیر الباری جلد ۶ ص ۲۳ من وعن)

۲ حضرت انس بن نضر رضی اللہ عنہ کا مقصد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کا انکار نہ تھا بلکہ اُن کا مقصد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت تھی۔ (عدة القاری جلد ۹ ص ۱۸۲) بعض علماء نے لکھا ہے کہ حضرت انس بن نضر رضی اللہ عنہ نے بذریعہ اہلہام خبر دی کہ حضرت ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا دانت نہیں توڑا جائے گا۔ اس حدیث شریف سے حضرت انس بن نضر رضی اللہ عنہ کی کرامت ظاہر ہوتی ہے۔ (تقسیم البخاری جلد ۶ ص ۶۳۰) چونکہ رسول کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے عدل فرمانا تھا اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصاف کے تقاضوں کے مطابق دانت کے بدلے دانت کے (قصاص) کا فیصلہ نہ دیا۔ دوسری طرف اللہ تبارک و تعالیٰ نے وارثوں کے دلوں میں نرمی پیدا فرمادی اور اُنہوں نے معاف کر دیا اور رب ذوالجلال والا کرام نے اپنے بندے کی قسم کی لاج رکھ لی اور رسول کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تبارک و تعالیٰ کے بندوں کی فضیلت میں سنہری ارشاد مبارک جاری فرمادیا۔ اِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ مَنْ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَا بَرَّةَ ۲ تاکہ قیامت تک اللہ تبارک و تعالیٰ کے بندوں کی عظمت کی سند قائم ہو جائے۔ (م۔ ا۔ ی)



نبی کریم ﷺ روف و رحیم ﷺ کا مشاہدہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ روف و رحیم ﷺ نے فرمایا: مَا مِنْ مَوْلُودٍ يُوَلَّدُ إِلَّا وَالشَّيْطَانُ يَمْسُهُ حِينَ يُوَلَّدُ فَيَسْتَهْلُ صَارِخًا مِّنْ مَّسِّ الشَّيْطَانِ إِنَاءَهُ إِلَّا مَرْيَمَ وَابْنَهَا "جو بچہ پیدا ہوتا ہے اُس کے پیدا ہونے کے وقت شیطان بچہ دیتا ہے تو شیطان کے چھوئے سے چلا کر رونے لگتا ہے۔ ایک مریم علیہا السلام اور اُن کے بیٹے (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کو شیطان نے نہیں چھوا۔" حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ یہ حدیث شریف بیان فرمانے کے بعد لوگوں سے فرماتے تم چاہو تو یہ آیت مبارک پڑھو وَإِنِّیْ أَعِیْذُهَا بِكَ وَذَرِیَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِیْمِ "اور میں اسے اور اس کی اولاد کو تیری پناہ میں دیتی ہوں۔"

○ ولیہ کی دُعا قبول ہوئی:

یہ کلمہ حضرت مریم کی ماں نے کہا تھا اللہ نے اُس کی دُعا قبول کی۔ مریم اور عیسیٰ کو شیطان کے ہاتھ لگانے سے بچا لیا۔ (تیسیر الباری جلد ۶ ص ۵۴ من و عن)

قیامت کے دن کی خبر غیب:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مَنْ حَلَفَ بِمِیْنٍ صَبْرٍ لِّیَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ لَّقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَیْهِ غَضَبَانِ "جو شخص کسی مسلمان کا مال مار لینے کے لئے خواہ مخواہ (جھوٹی) قسم کھائے تو وہ قیامت کے دن جب اللہ (تبارک و تعالیٰ) سے ملے گا اللہ (تبارک و تعالیٰ) اُس پر غصے ہوگا۔" پھر اسی فرمان کی تصدیق اللہ تبارک و تعالیٰ جل مجدہ الکریم نے قرآن مجید میں نازل فرمائی۔ إِنَّ الَّذِیْنَ یَشْرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَیْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِیْلًا أُولَٰئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِی

الْآخِرَةِ وَلَا یُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا یَنْظُرُ إِلَیْهِمْ یَوْمَ الْقِیَٰمَةِ وَلَا یُزَكِّیْهِمْ سَ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِیْمٌ ○ (آل عمران: ۷۷) "بے شک جو لوگ اللہ (تبارک و تعالیٰ) کے عہد اور اپنی قسموں کو تھوڑے داموں میں بیچ ڈالتے ہیں اُن کے لئے آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔ اللہ (تبارک و تعالیٰ) نہ تو اُن سے بات چیت فرمائے گا نہ اُن کی طرف قیامت کے دن دیکھے گا اور نہ انہیں پاک فرمائے گا اور اُن کے لئے دردناک عذاب ہے۔ ○

○ (تیسیر الباری جلد ۶ ص ۵۵) ☆

☆ قرآن مجید غیبی خبروں کا خزانہ ہے اور رسول کریم روف و رحیم ﷺ بھی گاہے بگاہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو غیبی خبریں عطا فرماتے تھے۔

(صفحہ نمبر ۴ کا بقیہ)

لئے تیار ہیں جس سے اُن کا اقتدار یقینی ہو جائے۔ ملک کی سلامتی اور وقار کی کوئی پرواہ نہیں۔ حکمرانوں کے اس طرز عمل سے لوگوں کے ذہنوں میں یہ شکوک و شبہات پیدا ہو رہے ہیں کہ یا تو ہمارے حکمران عقل و فہم سے عاری ہیں یا اُن کو ملک و ملت سے کوئی وفاداری نہیں۔ ورنہ بھارت کے منفی اور کمزور عزائم اظہار من اشمس ہیں۔

لہذا حکمرانوں کو چاہئے کہ وہ آواز خلق پر کان دھریں اور ہوش کے ناخن لیتے ہوئے بھارت کے ساتھ کسی بھی قسم کے روابط کو مسئلہ کشمیر اور دیگر قومی معاملات کے مثبت حل سے مشروط کریں۔ بصورت دیگر بھارت کو پسندیدہ ملک قرار دینا نہ صرف حماقت ہوگی بلکہ تحریک آزادی اور شہدائے کشمیر کے خون کے ساتھ غداری ہوگی۔ جس کو پاکستانی قوم ہرگز قبول نہیں کرے گی۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے:

میر بھی کیا سادہ ہیں پیار ہوئے جس کے سبب اُسی عطار کے لوثے سے دوا لیتے ہیں



## شہادت حضرت سیدنا امام حسین علیہ السلام

ترتیب: علامہ مولانا حافظ صاحبزادہ خلیل احمد یوسفی

سید الشہداء حضرت سیدنا امام حسین علیہ السلام کی ولادت مبارک ۵ شعبان المعظم ۴۰ھ کو مدینہ طیبہ میں ہوئی۔ سرکار اقدس علیہ السلام نے آپ کے کان میں اذان دی منہ میں لعاب دہن شریف ڈالا اور آپ کے لئے دعا فرمائی پھر ساتویں دن آپ کا نام ”حسین“ (علیہ السلام) رکھا اور عقیقہ کیا۔ حضرت سیدنا امام حسین علیہ السلام کی کنیت ابو عبد اللہ اور لقب ”سبط رسول“ و ”ریحان رسول“ ہے۔ حدیث شریف میں ہے رسول کا نانا علیہ السلام نے فرمایا کہ حضرت ہارون علیہ السلام نے اپنے بیٹوں کا نام شبر و شبیر رکھا اور میں نے اپنے بیٹوں کا نام انہیں کے نام پر حسن اور حسین رکھا۔

نام:

امیر المؤمنین حضرت سیدنا علی بن ابی طالب علیہ السلام سے روایت ہے، فرماتے ہیں، جب (حضرت سیدنا امام) حسن (علیہ السلام) پیدا ہوئے تو آپ علیہ السلام تشریف لائے اور فرمایا، میرا بیٹا مجھے دکھاؤ، آپ نے اس کا کیا نام رکھا ہے؟ امیر المؤمنین حضرت سیدنا علی علیہ السلام فرماتے ہیں، میں نے عرض کیا ”حرب“ نام رکھا ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا ”حرب“ نہیں بلکہ اس کا نام ”حسن“ ہے۔ پھر جب حضرت سیدنا امام حسین علیہ السلام پیدا ہوئے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا، مجھے میرا بیٹا دکھاؤ، آپ نے اس کا کیا نام رکھا ہے؟ میں نے عرض کیا ”حرب“ نام رکھا ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا نہیں اس کا نام ”حسین“ رکھو۔ جب تیسرے شہزادے پیدا ہوئے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا مجھے میرا بیٹا دکھاؤ، آپ نے اس کا کیا نام رکھا ہے؟ میں نے عرض کیا ”حرب“ نام رکھا ہے۔ حضور نبی کریم رؤف و رحیم علیہ السلام نے فرمایا ”حرب“ نہیں بلکہ اس کا نام ”حسن“ ہے۔ پھر آپ علیہ السلام نے فرمایا: اِنِّی سَمِّیْتُہُمْ بِاَسْمَاءِ وَلَدِ هَارُونَ شَبْرٌ وَ شَبِیْرٌ وَ مُبَشِّرٌ ۱ ”میں نے

ان کے نام حضرت ہارون علیہ السلام کے بیٹوں کے نام پر رکھے ہیں۔ ان کے نام شبر، شبیر اور مشر تھے۔

اسی لئے حسین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو شبر و شبیر کے نام سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔ شریانی زبان میں شبر و شبیر اور عربی زبان میں حسن و حسین دونوں کے معنی ایک ہی ہیں۔ حدیث شریف میں ہے کہ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ اِسْمَانِ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ ۲ ”حسن اور حسین جنتی ناموں میں سے دو نام ہیں۔“ عرب کے زمانہ جاہلیت میں یہ دونوں نام نہیں تھے۔

حضرت سیدنا امام حسین علیہ السلام خواب کی تعبیر ہیں:

حضرت سیدنا امام حسین علیہ السلام حضور نبی کریم رؤف و رحیم علیہ السلام کے چچا حضرت سیدنا عباس علیہ السلام کی زوجہ حضرت لبابہ عامریہ رضی اللہ عنہا، جن کی کنیت اُم الفضل ہے، کے خواب کی تعبیر ہیں۔ یہ خواب صاحب مشکوٰۃ نے مناقب اہل بیت کے باب کی تیسری فصل کی تیسری حدیث مبارکہ میں حضرت امام بیہقی علیہ الرحمہ کی کتاب دلائل النبوۃ کے حوالہ سے نقل کیا ہے۔

حضرت اُم الفضل بنت الحارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں کہ وہ رسول کریم علیہ السلام کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ اِنِّی رَاِیْتُ حُلُمًا مُنْکَرًا ۱ ”میں نے رات ایک بہت مکروہ خواب دیکھا ہے۔“ آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ کیا ہے؟ عرض کیا: وہ بہت سخت خواب ہے فرمایا: بتاؤ تو سہی۔ عرض کیا: کَانَ قِطْعَةً مِنْ جَسَدِکَ قُطِعَتْ وَ وُضِعَتْ فِی حِجْرِی فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ۲ ”رَاِیْتُ خَیْرًا تَلِدُ فَاِطْمَۃً اِنْ شَاءَ اللّٰہُ غَلَامًا یَّکُوْنُ فِی حِجْرِکَ فَوَلَدْتَ فَاِطْمَۃً الْحُسَیْنِ فَکَانَ فِی حِجْرِی کَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ۳

”آپ علیہ السلام کے جسم اطہر سے گوشت کا ایک ٹکڑا کٹا ہے اور میری گود میں رکھا گیا ہے۔ رسول کریم رؤف و رحیم علیہ السلام

۱ الادب المفرد ص ۱۲۱ چھاپہ بیتروت، ص ۲۱۳ چھاپہ سرائیکی پبلشرز، کتوز العمال حدیث نمبر ۶۹۲، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱



حضرت انس بن حارث ؓ فرماتے ہیں:

سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ ابْنِي هَذَا يُقْتَلُ بِأَرْضٍ يُقَالُ لَهَا كَرْبَلَاءُ فَمَنْ شَهِدَ ذَلِكَ مِنْكُمْ فَلْيُنْصِرْهُ ۝ "میں نے رسول کریم ﷺ کو فرمایا کہ میرا بیٹا (حسین ؑ) جس جگہ شہید کیا جائے گا اُس کا نام کربلا ہے۔ لہذا جو شخص تم میں سے اُس وقت وہاں حاضر ہووے اُن کی ضرورت مدد کرے۔"

حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ بارش کے فرشتے نے حضور ﷺ کی خدمت میں حاضری دینے کیلئے خداوند قدوس جل جلالہ سے اجازت طلب کی جب وہ فرشتہ اجازت ملنے پر بارگاہ نبوت ﷺ میں حاضر ہوا تو اُس وقت حضرت (سیدنا امام) حسین ؑ آئے اور حضور نبی کریم ﷺ ورجیم ؑ کی گود میں بیٹھ گئے تو آپ ﷺ اُن کو چومنے اور پیار کرنے لگے۔ فرشتہ نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) کیا آپ ﷺ حضرت حسین ؑ سے پیار کرتے ہیں؟ حضور نبی کریم ﷺ ورجیم ؑ نے فرمایا: ہاں! اُس نے کہا: إِنَّ أُمَّتَكَ سَتَقْتُلُهُ "آپ کی امت (حضرت) حسین ؑ کو قتل کر دے گی۔" اگر آپ چاہیں تو میں اُن کی قتل گاہ (کی مٹی) آپ ﷺ کو دکھا دوں۔ پھر وہ فرشتہ سرخ مٹی لایا جسے اُمّ المؤمنین حضرت اُمّ سلمیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے کپڑے میں لے لیا ایک روایت میں ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ ورجیم ؑ نے فرمایا: اے ام سلمیٰ! جب یہ مٹی خون بن جائے تو سمجھ لینا کہ میرا بیٹا حسین شہید کر دیا گیا ہے۔ حضرت اُمّ سلمیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے اُس مٹی کو شیشی میں بند کر لیا جو (حضرت سیدنا امام حسین ؑ) کی شہادت کے دن خون بن گئی۔ ۱

ابن سعد روایت کرتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرت سیدنا علی ؑ جنگ صفین کے موقع پر کربلا سے گزر رہے تھے کہ ٹھہر گئے

نے فرمایا تو نے بہت اچھا خواب دیکھا ہے انشاء اللہ تعالیٰ (حضرت) فاطمہ (الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا) ایک لڑکے کو جنم دے گی اور وہ تیری گود میں آئے گا۔ چنانچہ (حضرت) فاطمہ (الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا) نے (حضرت امام) حسین (ؑ) کو جنم دیا (اُمّ فضل فرماتی ہیں) پھر وہ میری گود میں آیا جیسا رسول کریم ﷺ ورجیم ؑ نے فرمایا تھا۔

### آپ کی شہادت کی شہرت:

سید الشہداء حضرت سیدنا امام حسین ؑ کی پیدائش کے ساتھ ہی آپ کی شہادت کی بھی شہرت عام ہو گئی۔ امیر المؤمنین حضرت سیدنا علیؑ حضرت فاطمہ الزہراء اور دیگر صحابہ کبار ؓ و اہل بیت کے جاں نثار سبھی لوگ آپ کے زمانہ شیر خوارگی ہی میں جان گئے تھے کہ یہ فرزند ارجمند ظلم و ستم کرنے والوں کے ہاتھوں شہید کیا جائے گا جیسا کہ اُن احادیث کریمہ سے ثابت ہے جو آپ کی شہادت کے بارے میں وارد ہیں۔

### ارض طف:

اُمّ المؤمنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں نبی کریم ﷺ ورجیم ؑ نے فرمایا: أَخْبَرَنِي جَبْرِائِيلُ أَنَّ ابْنِي الْحُسَيْنَ يُقْتَلُ بَعْدِي بِأَرْضِ الطَّفِ وَجَاءَنِي بِهِذِهِ التُّرْبَةِ فَأَخْبَرَنِي أَنَّهَا مَضْجَعُهُ ۝ "مجھے (حضرت) جبرائیل (ؑ) نے خبر دی کہ میرا بیٹا (حضرت) حسین (ؑ) میرے بعد "ارض طف" میں شہید کیا جائے گا۔ (حضرت) جبرائیل (ؑ) نے مجھے اُس مقام کی یہ مٹی لا کر دی ہے اور بتایا ہے کہ یہ زمین (امام حسین ؑ کی) شہادت گاہ بنے گی۔"

ابن السکن اور محی السنۃ بغوی نے کتاب "الصحابہ" اور ابو نعیم نے طریق تحفیم کے مطابق نقل کیا ہے کہ



گا اور اُن کے خون کہاں بہائے جائیں گے؟

مختلف احادیث میں وحی جلی کے ذریعے اس بات کے بارے میں پیشگی طور پر مطلع کر دیا گیا کہ حضرت سیدنا امام حسین علیہ السلام کو شہید کر دیا جائے گا۔

یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب اتنے واضح الفاظ میں اس بات کی تشہیر کر دی گئی تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے امیر المؤمنین حضرت سیدنا علی اور حضرت سیدہ بی بی فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے دعا کیوں نہ فرمائی۔ جب کہ حدیث شریف میں ہے: لَا يَرُدُّ الْقَدَرُ إِلَّا الدَّعَاءُ۔

”قدر نہیں ملتی مگر دعائے“۔ ۹

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم روئے ورجیم علیہ السلام اگر چاہتے تو دعا فرما کر تقدیر میں تبدیلی کروا سکتے تھے مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم مشیت ایزدی پر راضی تھے اور راضی برضا تھے۔

جبکہ اللہ تبارک و تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتا ہے: وَ لَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ ۚ جَنَاحُكَ مَحْرُورٌ میں نافذ ہے، جنہیں شجر و حجر سلام کرتے ہیں، چاند جن کے اشاروں پر چلا کرتا ہے، جن کے حکم سے ڈوبتا ہوا سورج پلٹ آتا ہے بلکہ بحکم الہی کو نین کے ذرہ ذرہ پر جن کی حکومت ہے، وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم روئے ورجیم علیہ السلام پیارے نواسے کے شہید ہونے کی خبر پا کر آنکھوں سے آنسو تو بہاتے ہیں مگر نواسے کو بچانے کے لئے بارگاہ الہی میں دعا نہیں فرماتے اور نہ امیر المؤمنین حضرت سیدنا علی اور حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما عرض کرتے ہیں کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (صلی اللہ علیہ وسلم) حضرت سیدنا امام حسین علیہ السلام کی خبر شہادت نے تو دل و جگر پارہ پارہ کر دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دعا فرمائیں کہ خدائے عز و جل حضرت سیدنا امام حسین علیہ السلام کو اس حادثہ سے محفوظ رکھے۔ اہل بیت ازواج مطہرات اور صحابہ کبار

اور اُس زمین کا نام دریافت فرمایا۔ لوگوں نے عرض کیا اس زمین کا نام کر بلا ہے۔ کر بلا کا نام سنتے ہی بہت روئے۔ پھر فرمایا کہ ایک روز میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم روئے ورجیم علیہ السلام کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم روئے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیوں روئے ہیں؟ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم روئے ورجیم علیہ السلام نے فرمایا: ابھی میرے پاس حضرت جبریل علیہ السلام آئے تھے انہوں نے مجھے خبر دی: يَا نَبِيَّ وَلَدِي الْحُسَيْنُ يَقْتُلُ بِسَاطِئِ الْفِرَاتِ بِمَوْضِعٍ يَقَالُ لَهُ كَرْبَلَاءُ ۖ كَيْفَ؟ ”میرا بیٹا (حضرت) حسین علیہ السلام دریاے فرات کے کنارے اُس جگہ پر شہید کیا جائے گا جس کو کر بلا کہتے ہیں۔“

حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں (حضرت) حسن علیہ السلام اور (حضرت) حسین علیہ السلام کو لے کر حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوئی اور عرض کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں نواسے ہیں انہیں کچھ عطا فرمائیے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اَمَّا حَسَنٌ فَلَهُ هَبِيبَتِي وَ سُوْدَدِي وَ اَمَّا حُسَيْنٌ فَلَهُ جُرَّاتِي وَ جُوْدِي ۚ ”حضرت حسن علیہ السلام کے لئے ہیت و سیادت ہے اور حضرت حسین علیہ السلام کیلئے میری جرأت و سخاوت ہے۔“

ان احادیث کریمہ سے واضح طور پر معلوم ہوا کہ حضور پُر نور سید کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت سیدنا امام حسین علیہ السلام کے شہید ہونے کی بار بار اطلاع دی گئی اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم روئے ورجیم علیہ السلام نے بھی اس کا بار بار ذکر فرمایا اور یہ شہادت حضرت سیدنا امام حسین علیہ السلام کے عہد طفلی ہی میں خوب مشہور ہو چکی تھی اور سب کو معلوم ہو گیا تھا کہ آپ کے شہید ہونے کی جگہ کر بلا ہے بلکہ وہ اس کے چپے چپے کو پہچانتے تھے اور انہیں خوب معلوم تھا کہ شہداء کر بلا کے اُونٹ کہاں باندھے جائیں گے، اُن کا سامان کہاں رکھا جائے



حضور نبی کریم روف ورحیم ﷺ نے جب بارگاہِ خداوندی میں گزارش کی تھی۔ اے میرے اللہ جل جلالک میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت فرما۔ تو اللہ تبارک و تعالیٰ جل سلطانہ نے نہ صرف یہ کہ ان کو اپنی محبت سے نوازا بلکہ جنت کے جوانوں کا سردار بھی بنا دیا۔

میدانِ کربلا میں یزیدی فوجوں کے مقابلے میں حضرت سیدنا امام حسین ﷺ کا ڈٹ جانا سچائی، تقویٰ اور حقانیت کی دلیل ہے۔

کیونکہ نبی کریم روف ورحیم ﷺ نے فرمایا تھا کہ میرے بیٹے کو کربلا میں شہید کیا جائے گا جو کوئی اُس موقع پر موجود ہو وہ میرے بیٹے حضرت امام حسین ﷺ کی مدد کرے۔ آپ ﷺ کا یہ فرمان قرآن مجید کی اُس آیت مبارک کی روشنی میں دیکھا جائے جس میں فرمانِ خداوندی ہے کہ وَتَعَاوَنُوا عَلٰی الْبِرِّ وَالْاِتْقَانِ (المائدہ: ۲) ”اور نیکی اور پرہیزگاری میں ایک دوسرے کی مدد کرو“۔

بعض لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ حضرت سیدنا امام حسین ﷺ نے کرسی (اقدار) کی خاطر اپنی جان قربان کر دی۔ یہ بات اگر پاکستانی معاشرے کا کوئی فرد کہے تو حیرت ہوتی ہے کیونکہ کرسی کے لئے صرف حاکم وقت کی ہاں میں ہاں ملانے کی ضرورت ہوتی ہے یہ کھیل اتنا عام فہم ہے جس میں حضرت سیدنا امام حسین ﷺ جیسی پاکیزہ و عظیم شخصیت کو ملوث کرنا انتہائی ظلم اور نا انصافی ہے۔ بلکہ اللہ تبارک و تعالیٰ اور رسولِ کریم روف ورحیم ﷺ کو اذیت پہنچانے والی بات ہے کہ جس ہستی کو اللہ تبارک و تعالیٰ جنت کے جوانوں کا سردار نامزد کر رہا ہو اور جس سے نبی الانبیاء ﷺ محبت فرماتے ہوں وہ کرسی (اقدار) کے لالچ میں سارے کا سارا کتبہ کیسے شہید کر داسکتا ہے؟

حضرت سیدنا امام حسین ﷺ کی زندگی کے اس لافانی پہلو کو بایں الفاظ ”کشف المحجوب“ شریف میں بیان فرمایا

”سب لوگ حضرت امام حسین ﷺ کے شہید ہونے کی خبر سنتے ہیں مگر اللہ تبارک و تعالیٰ جل مجدہ الکریم کے پیارے محبوب حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی بارگاہِ اقدس میں کوئی دعا کی درخواست پیش نہیں کرتا جبکہ آپ ﷺ کی دعا کا حال یہ ہے کہ:

اجابت کا سہرا عنایت کا جوڑا  
دہن بن کے نکلی دعائے محمد ﷺ  
اجابت نے جھک کر گلے سے لگایا  
بڑھی ناز سے جب دعائے محمد ﷺ

حضور نبی کریم روف ورحیم ﷺ نے حضرت سیدنا امام حسین ﷺ کو بچانے کے لئے دعا نہیں فرمائی اور نہ حضور نبی کریم روف ورحیم ﷺ سے کسی نے اس کے بارے میں دعا کرنے کی درخواست پیش کی، صرف اس لئے کہ حضرت سیدنا امام حسین ﷺ کا امتحان ہو اُن پر تکالیف و مصائب کے پہاڑ ٹوٹیں اور وہ امتحان میں کامیاب ہو کر اللہ تبارک و تعالیٰ جل مجدہ الکریم کے پیارے ہوں کہ اب نبی کوئی ہو نہیں سکتا تو نواسہ رسول ﷺ کا درجہ اُسی طرح بلند سے بلند تر ہو جائے اور رضائے الہی حاصل ہونے کے ساتھ دنیا و آخرت میں اُن کی عظمت و رفعت کا بول بالا بھی ہو جائے۔

بعض لوگ یزید پلید کی حمایت میں حضرت امام حسین ﷺ کی مخالفت کرتے ہوئے زبانِ طعن دراز کرتے ہیں کہ امام حسین ﷺ نے حکومت وقت کی اطاعت نہ کر کے ”فساد“ پیدا کیا اور ”بغاوت“ کی۔

ایسی باتیں کرنے والے اس حقیقت سے نا آشنا ہیں کہ امام حسین ﷺ تو جنت کے جوانوں کے سردار ہیں۔ اُن کی طرف ”فساد“ اور ”بغاوت“ کی نسبت کرنا ہی حرام ہے۔

حضرت سیدنا امام حسین ﷺ کو ”فسادی“ کہنا اللہ تبارک و تعالیٰ جل مجدہ الکریم اور حضورِ پُر نور ﷺ کے علم کی توہین اور قرآن مجید کی تکذیب کرنا ہے۔



گیا ہے۔

”وہی از محققان اولیاء بود و قبلہ اہل صفاء..... تا حق ظاہر بود مرحق را متابع بود چوں حق مفقود شد شمشیر بر کشید و تا جان عزیز را فدای عز و جل نکرد نیا رآمد۔“

”حضرت سیدنا امام حسین علیہ السلام جو محققان اولیاء کرام سے ہیں اور قبلہ اہل صفاء ہیں جب تک حق ظاہر رہا حق کی متابعت کرتے رہے اور جب حق مفقود ہوا تو کھوار اٹھائی یہاں تک کہ اپنی جان عزیز کو بارگاہ الہی میں فدا کر دیا اور جب تک جان فدا نہ فرما دی آپ نے آرام نہ فرمایا۔“

اس واقعہ قابضہ سے اللہ تبارک و تعالیٰ کے محبوب علیہ السلام کو انتہائی تکلیف ہوئی اور مشیت ایزدی بھی یہ اندوہناک منظر ملاحظہ کرتی رہی کہ کس طرح نبی آخر الزماں علیہ السلام کے پیارے نواسے (علیہ السلام) کو کس بے دردی کے ساتھ شہید کر دیا گیا۔ صحابہ کرام علیہم السلام نے نبی کریم رؤف و رحیم علیہ السلام کو اس عظیم انجہ کے بعد خواب میں پریشان حالت میں دیکھا جس کا ذکر احادیث مبارکہ میں ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک دن میں نے دو پہر کے وقت خواب میں رسول کریم رؤف و رحیم علیہ السلام کو دیکھا کہ نورانی بال مبارک بکھرے ہوئے ہیں اور گرد و غبار بھی پڑا ہوا ہے۔ اور آپ علیہ السلام کے ہاتھ مبارک میں ایک شیشی ہے میں نے عرض کی کہ میرے ماں باپ آپ علیہ السلام پر قربان ہو جائیں یہ کیا ہے؟

قَالَ هَذَا دَمُ الْحُسَيْنِ وَأَصْحَابِهِ وَلَمْ أَزَلْ أَلْقِطُهُ مِنْذُ الْيَوْمِ فَأَحْصِي ذَلِكَ الْوَقْتَ فَأَجِدُ قَتْلَ

ذَلِكَ الْوَقْتُ. ۹. ”فرمایا: یہ (حضرت امام حسین علیہ السلام) اور اُن کے ساتھیوں کا خون ہے آج میں اس خون کو اٹھاتا رہا (حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما تعالیٰ فرماتے ہیں) میں وہ وقت خیال میں رکھنے لگا میں نے یہ وقت قتل کا پایا۔“

حضرت سلمیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ میں ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گئی وہ رو رہی تھیں۔ میں نے پوچھا کونسی چیز آپ کو رولا رہی ہے فرمانے لگیں رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَغْتَسِي فِي الْمَنَامِ وَعَلَيَّ رَأْسُهُ وَلَحِيَّتِهِ التُّرَابُ فَقُلْتُ مَا لَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ شَهِدْتُ قَتْلَ الْحُسَيْنِ آنِفًا۔ ۱۰

”میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا یعنی خواب میں کہ آپ ﷺ کے سر انور اور ریش مبارک پر مٹی ہے تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ ﷺ کا یہ کیا حال ہے۔ فرمایا قتل گاہ حسین (علیہ السلام) میں حاضر تھا۔“

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ایک شخص (جس کا تعلق کوفہ، عراق سے تھا) نے پوچھا حضرت شعبہ فرماتے ہیں میں سمجھتا ہوں یہ پوچھا کہ اگر احرام والا کبھی کو مار ڈالے (تو اس پر کچھ فدیہ ہے) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا عراق والے کبھی کے مار ڈالنے کا پوچھتے ہیں:

وَقَدْ قَتَلُوا ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ هُمَا رَيْحَانَتَايَ مِنَ الدُّنْيَا ۱۱

”اور رسول کریم رؤف و رحیم علیہ السلام کے نواسے (حضرت سیدنا امام حسین علیہ السلام کو انہوں نے) (بے دریغ) شہید کر ڈالا (اللہ جل جلالہ کا کچھ ڈرنہ کیا) حالانکہ نبی کریم رؤف و رحیم

۹. مشکوٰۃ ص ۵۷۲، مستدرک جلد ۱ ص ۲۸۳-۲۸۴، دلائل النبوة جلد ۶ ص ۳۷۱، البدایہ والنہایہ جلد ۲ ص ۲۳۱۔ ۱۰. ترمذی جلد ۲ ص ۲۱۸، مشکوٰۃ ص ۵۷۰، تاریخ الخلفاء ص ۶۶۶، مستدرک حاکم جلد ۳ ص ۱۳۹، مستدرک جلد ۲ ص ۲۲۲، طبرانی کبیر جلد ۳ ص ۳۱، درمنثور جلد ۵ ص ۱۹۹، مجمع الزوائد جلد ۹ ص ۱۶۹، طبرانی صغیر جلد ۵ ص ۲۰۷، مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۱۲ ص ۹۹، مشکوٰۃ ص ۵۷۰، ہرآة جلد ۸ ص ۳۲۸، ابن ماجہ ص ۱۳۔ ۱۱. بخاری جلد ۱ ص ۵۳۰، تفسیر الباری جلد ۵ ص ۸۲، فتح الباری جلد ۷ ص ۱۱۹، عدۃ القاری جلد ۸ ص ۱۶۷، تنقیح البخاری جلد ۵ ص ۱۹، مستدرک جلد ۲ ص ۸۵-۹۳، طبرانی کبیر جلد ۳ ص ۱۳۷، مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۱ ص ۱۰۰، مشکوٰۃ ص ۵۶۹، الاواب المفرد ص ۱۶ (بیروت) ص ۲۲ (سائنگھل) ترمذی جلد ۲ ص ۲۱۸، حلیۃ الاولیاء جلد ۵ ص ۱۷، جلد ۷ ص ۳۶۵، کنز العمال جلد ۱۲ ص ۱۱۲، حدیث نمبر ۳۳۲۵۶۔



کشتی نوح (الطیفة) کی طرح ہے جو اس میں سوار ہو گیا وہ نجات پا گیا اور جو اس سے پیچھے رہ گیا وہ ہلاک ہو گیا۔

### شہادت حضرت سیدنا امام حسین علیہ السلام:

امام عالی مقام حضرت امام حسین علیہ السلام کی شہادت کا ذکر وحی بذریعہ حضرت جبرائیل علیہ السلام اور دیگر فرشتوں کے ذریعے نازل ہوا۔ پھر مقام شہادت کا تعین اور نشاندہی فرمائی گئی، اس جگہ کا نام بتا دیا گیا، پھر شہادت کا وقت زمانہ اور تاریخ بھی بتادی گئی کہ وہ ۶۰ھ کے آخر اور ۶۱ھ کے شروع میں واقع ہوگی۔

### شہادت امام حسین علیہ السلام کے بعد:

حضرت سیدنا امام حسین علیہ السلام کو کربلا کے مقام پر شہید کیا گیا، آپ کی شہادت کا واقعہ بہت طویل اور دل سوز ہے جس کو لکھنے اور سننے کی دل میں طاقت نہیں ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ ۵ حضرت سیدنا امام حسین علیہ السلام کے ساتھ ۱۶ اہل بیت (گھر کے لوگ) شہید ہوئے جبکہ کل ۷۲ افراد شہید ہوئے۔ وَلَمَّا قَتَلَ الْحُسَيْنَ مَكَتَ الدُّنْيَا سَبْعَةَ اَيَّامٍ وَالشَّمْسُ عَلَى الْحِيطَانِ كَالْمَلَا جِفَ الْمُعْصِفَةُ وَالْكَوَاكِبُ يَضْرِبُ بَعْضُهَا بَعْضًا وَكَانَ قَتْلُهُ يَوْمَ عَاشُورَا وَكَسَفَتِ الشَّمْسُ ذَلِكَ الْيَوْمَ وَاحْمَرَّتْ آفَاقُ السَّمَاءِ سِتَّةَ اشْهُرٍ بَعْدَ قَتْلِهِ، ثُمَّ لَا زَالَتِ الْحُمْرَةُ تُرَى فِيْهَا بَعْدَ ذَلِكَ وَلَمْ تَكُنْ تُرَى فِيْهَا قَبْلَهُ آپ کی شہادت کے واقعہ کے بعد سات دن تک اندھیرا چھایا رہا۔ دیواروں پر دھوپ کا رنگ زرو پڑ گیا تھا اور بہت سے ستارے بھی ٹوٹے، آپ کی شہادت ۱۰ محرم ۶۱ ہجری کو واقع ہوئی۔ آپ کی شہادت کے دن سورج گہن میں آ گیا تھا، مسلسل چھ ماہ تک آسمان کے کنارے سرخ رہے، بعد میں رفتہ رفتہ وہ سرخی جاتی رہی۔ البتہ افق کی سرخی جس کو شفق کہا جاتا ہے آج

میرے ان دونوں نواسوں کی نسبت فرمایا یہ دونوں دنیا میں میرے دو پھول ہیں۔

یقیناً امام حسین علیہ السلام کو غلطی پر کہنے والے اللہ تبارک و تعالیٰ اور رسول کریم رؤف و رحیم علیہ السلام قرآن مجید اور احادیث مبارکہ کے خلاف قاتلوں کے وکیل ہیں۔ یہ لوگ اس فانی دنیا میں عوام الناس کے اذہان کو خراب کر رہے ہیں۔ کل سرکار کائنات علیہ السلام کے سامنے کس منہ سے جائیں گے۔

یقیناً زیدی فوجوں کی حمایت کرنے والے جناب امام حسین علیہ السلام کے قاتلوں میں شمار ہوتے ہیں۔ اُن کی جنگ رسول کریم علیہ السلام کے ساتھ ہے اور جس کی جنگ رسول کریم رؤف و رحیم علیہ السلام کے ساتھ ہو ملا حظہ ہو۔

حضرت زید بن ارقم علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول کریم علیہ السلام نے قَالَ لِعَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ اَنَا حَرْبٌ لِّمَنْ حَارَبَهُمْ وَسَلِّمْ لِّمَنْ سَالَمَهُمْ ۱۲ ”فرمایا (حضرات) علی، فاطمہ، حسن، حسین (علیہم السلام) جو ان سے لڑے میں اُن سے لڑنے والا ہوں اور جو ان سے صلح کرے میں اس سے صلح کرنے والا ہوں۔“

کاش وہ لوگ جنہوں نے حضرت سیدنا امام حسین علیہ السلام کو ہلا کر خود ہی شہید کر دیا انہوں نے اور آج قاتلان حسین (علیہ السلام) کی حمایت کرنے والوں نے سرکارِ دو عالم علیہ السلام کی حدیث پاک پڑھی ہوئی۔

حضرت ابوذر غفاری علیہ السلام سے روایت ہے کہ انہوں نے کعبہ اللہ کا باب مقدس پکڑے ہوئے فرمایا کہ میں نے نبی کریم رؤف و رحیم علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے اَلَا اِنَّ مَثَلَ اَهْلِ بَيْتِيْ مِنْكُمْ مَثَلُ سَفِيْنَةِ نُوْحٍ مَنْ رَكِبَهَا نَجَا وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا هَلَكَ ۱۳

”خبردار آگاہ رہو کہ تم میں میرے اہل بیت کی مثال



حوالہ سے لکھا ہے کہ میں نے کربلا میں جا کر ایک معزز عرب سے دریافت کیا کہ کیا تم نے جنات کو گریہ و زاری کرتے سنا ہے؟ اُس نے کہا کہ تم جس سے چاہو پوچھ لو ان کی گریہ و زاری ہر ایک نے سنی ہے۔ میں نے کہا جو کچھ تم نے سنا ہے وہ مجھے بھی بتاؤ۔ اُس شخص نے جواب دیا کہ میں نے جنات کی زبانی یہ اشعار سنے ہیں۔

مَسِيحُ الرَّسُولِ جَبِيْنَةُ قَلْبُهُ بَرِيْقٌ فِي الْخُدُوْدِ  
اَبْوَاهُ مِنْ عَلِيَّا قُرَيْشٍ وَجَدُهُ خَيْرُ الْجُدُوْدِ ۱۶

جس کی پیشانی پر رسول اللہ ﷺ نے دست مبارک پھیرا ہے اُن کے رخساروں پر بہت چمک تھی اُن کے والدین قریش کے اعلیٰ خاندان سے تھے اور اُن کے جد تمام اجداد سے بہتر تھے۔

جب حضرت امام حسین ﷺ اپنے تمام ساتھیوں کے ساتھ شہید ہو چکے تو ابن زیاد نے اُن تمام شہداء کے سروں کو یزید کے پاس دار السلطنت میں بھیج دیا۔ یزید ان سرہائے بریدہ کو دیکھ کر بہت خوش ہوا۔

یزید کو "امیر المومنین" کہنے پر دُرُور کی سزا:

نَوَافِلُ بْنُ ابُو الْفَرَاتِ کہتے ہیں کہ کُنْتُ عِنْدَ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَذَكَرَ رَجُلٌ يَزِيدَ فَقَالَ: قَالَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ يَزِيدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ: تَقُوْلُ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاقْرَبُ بِهِ فَضْرَبَ عَشْرِيْنَ سَوْطًا بَلَّ فِيْهِ اِيْكٌ رَوْزِ حَضْرَتِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ (اموی) علیہ الرحمہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا یزید کا کچھ ذکر آگیا ایک شخص نے یزید کا "امیر المومنین" یزید بن معاویہ کہہ کر نام لیا۔ حضرت عمر بن عبد العزیز علیہ الرحمہ نے اُس شخص سے کہا کہ تو اُسے "امیر المومنین" کہتا ہے پھر آپ نے حکم دیا کہ یزید کو "امیر المومنین" کہنے پر اس شخص کو کڑے لگائے جائیں۔

تک موجود ہے یہ سرخی شہادت حسین ﷺ سے پہلے موجود نہیں تھی۔ وَقِيلَ اِنَّهُ لَمْ يُقَلِّبْ حَجْرُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ يَوْمَئِذٍ اِلَّا وَجَدَ تَحْتَهُ دَمَ عِيْطٍ وَصَارَ الْوَرَسُ الَّذِي فِيْ عَسْكَرِهِمْ فَكَانُوا يَرَوْنَ فِيْ لَحْمِهَا مِثْلَ السِّيْرَانِ وَطَبْخُهَا فَصَارَتْ مِثْلَ الْعَلَقَمِ وَتَكَلَّمَ رَجُلٌ فِي الْحُسَيْنِ بِكَلِمَةٍ فَرَمَاهُ اللّٰهُ بِكُوفَيْنِ مِنْ السَّمَاءِ فَطَمَسَ بَصَرَهُ ۱۷ بعض لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ شہادت حسین ﷺ کے دن بیت المقدس میں جو پتھر بھی اٹھایا جاتا تھا اُس کے نیچے تازہ خون نکلتا تھا۔ عراقی فوج نے جب اپنے لئے اُونٹ ذبح کیا تو اُس کا گوشت آگ کی طرح سُرخ بن گیا اور جب اُس کو پکایا تو وہ کڑوا ہو گیا۔ ایک شخص نے حضرت امام حسین ﷺ کو سب و شتم کیا تو بحکم الہی آسمان سے ستارے ٹوٹے اور وہ اندھا ہو گیا۔

قصر امارت کوفہ:

ثَعَالِي، عبد الملک بن عمر اللیثی سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے کوفہ کے دارالامارت میں دیکھا کہ حضرت امام حسین ﷺ کا سر مبارک عبید اللہ بن زیاد کے سامنے ایک ڈھال پر رکھا ہوا تھا۔ پھر اسی قصر امارت میں کچھ دنوں کے بعد عبید اللہ بن زیاد کا سر مختار بن عبید کے سامنے رکھا ہوا دیکھا پھر کچھ عرصہ بعد مختار بن عبید کا سر مصعب بن زبیر کے سامنے اسی قصر میں رکھا ہوا دیکھا اور کچھ مدت کے بعد مصعب بن زبیر کا کتا ہوا سر عبد الملک کے سامنے رکھا ہوا پایا۔ جب میں نے یہ قصہ عبد الملک کو سنایا تو انہوں نے اس دارالامارت کو شش سجھ کر چھوڑ دیا۔ ۱۵

حضرت امام حسین ﷺ کی شہادت پر جنات بھی روئے:

ابو نعیم نے دلائل میں حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی زبانی لکھا ہے کہ میں نے شہادت حضرت امام حسین ﷺ پر جنات کو اٹھکباری اور روتے دیکھا۔ ثعلب نے امالی میں ابی جناب کلبی کے



### مدینہ منورہ پر حملہ اور قتل و غارت:

۶۳ ہجری میں یزید کو خبر ملی کہ اہل مدینہ اُس پر خروج کی تیاری کر رہے ہیں اور انہوں نے اُس کی بیعت توڑ دی ہے۔ یہ سن کر اُس نے ایک بڑا بھاری لشکر اہل مدینہ کی طرف روانہ کیا۔ ۱۸ اور مدینہ والوں سے اعلان جنگ کر دیا۔ یہاں لوٹ مار کرنے کے بعد یہی لشکر مکہ معظمہ حضرت عبداللہ بن زبیر ؓ پر لشکر کشی کے لئے بھیجا گیا اور یہ واقعہ حرہ باب طیبہ پر واقع ہوا۔ واقعہ حرہ کی کیفیت حسن مژہ اس طرح بیان کرتے ہیں کہ جب مدینہ منورہ پر لشکر کشی ہوئی تو مدینہ منورہ کا کوئی شخص ایسا نہیں تھا جو اس لشکر سے پناہ میں رہا ہو۔ ہزار ہا صحابہ کرام ؓ اُن لشکریوں کے ہاتھوں شہید ہوئے، مدینہ شریف کو خوب خوب لوٹا گیا۔ ہزاروں باکرہ لڑکیوں کی بکارت زائل کی گئی (اُن کے ساتھ مدینہ النبی میں زنا بالجبر کیا گیا)۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ!

رسول کریم رؤف ورحیم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص اہل مدینہ کو ڈرائے گا اللہ تبارک و تعالیٰ اُس کو ڈرائے گا اور اُس شخص پر اللہ (تبارک و تعالیٰ)، اُس کے فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہوگی۔ (مسلم) اہل مدینہ شریف نے یزید سے خلع بیعت یوں کیا کہ یزید گناہوں اور فواحش میں مری طرح پھنس گیا تھا۔ واقعہ حرہ، عبداللہ بن حنظلہ الغسلی الملائکہ ؓ سے روایت کرتے ہیں کہ واللہ یزید پر حملہ کی ہم نے اُس وقت تیاری کی جب ہم کو یقین ہو گیا کہ اب ہم پر آسمان سے پتھروں کی بارش ہوگی۔

مکہ مکرمہ پر چڑھائی اور کعبۃ اللہ کی بے حرمتی:

ذہبی علیہ الرحمہ کہتے ہیں کہ یزید نے اہل مدینہ شریف کے ساتھ یہ معاملہ کیا کہ اُن کے گھریاں اور عزت و ناموس کو لوٹا اور شراب و دیگر منکرات کا تو وہ پہلے ہی سے عادی تھا۔ اس صورتحال سے کہ مکہ مکرمہ کے تمام لوگ برا فرختہ ہو گئے اور چاروں

طرف سے اُس کے خلاف آوازیں بلند ہونے لگیں اور لوگ اُنھ کھڑے ہوئے۔ مدینہ طیبہ کی بے حرمتی اور بربادی اُن سے برداشت نہ ہوئی۔ ادھر اللہ تبارک و تعالیٰ جل جلالہ نے اُس کی عمر بھی تھوڑی رکھی تھی۔ چنانچہ مدینہ منورہ کی غارت گری کے بعد اُس نے اپنا لشکر حضرت عبداللہ بن زبیر ؓ سے جنگ کرنے کے لئے مکہ مکرمہ بھیج دیا۔ (مدینہ منورہ اور مکہ مکرمہ کے) راستے میں لشکر کا سپہ سالار مر گیا۔ یزید نے فوراً دوسرا سپہ سالار نامزد کر دیا جب یہ یزیدی لشکر مکہ معظمہ میں داخل ہوا تو اُس نے حضرت عبداللہ بن زبیر ؓ کا محاصرہ کر لیا۔ جہاں تک بن بڑا حضرت بن زبیر ؓ نے بھی اس لشکر کا مقابلہ کیا۔ چونکہ آپ ؓ محصور تھے اس لئے آپ پر منجنیق سے پتھر برسائے گئے۔ اُن پتھروں کے شراروں سے کعبہ شریف کا پردہ جل گیا۔ کعبہ شریف کی چھت اور اُس دہ کا سینک جو بطور فد یہ حضرت اسماعیل علیہ السلام جنت سے بھیجا گیا تھا اور وہ کعبہ شریف کی چھت میں آویزاں تھا سب کچھ جل گیا، اسی آتشزدگی کے باعث اُس کو ”واقعہ حرہ“ کہتے ہیں واقعہ حرہ صفر ۶۳ھ میں پیش آیا اور ماہ ربیع الاول ۶۳ھ کی آخری تاریخوں میں ملک الموت نے یزید کو آویجا اور دنیا اُس کے وجود سے پاک ہو گئی۔ یہاں مکہ معظمہ میں یزیدی لشکر حضرت عبداللہ بن زبیر ؓ سے برسر پیکار تھا کہ عین کارزار میں یہ خبر حضرت عبداللہ بن زبیر ؓ کو پہنچی اُس وقت حضرت عبداللہ بن زبیر ؓ نے پکار کر کہا کہ اے شامیو! تمہارا گمراہ کرنے والا مر گیا۔ یہ خبر جب شامی لشکر میں عام ہوئی تو تمام لشکر بھاگ کھڑا ہوا اور اُس نے سخت ذلت اٹھائی۔ لوگوں نے لشکر کا تعاقب کیا اور جو کچھ کر سکتے تھے وہ کیا۔ ۱۹

### واقعہ:

حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:  
(باقی صفحہ نمبر ۳۲ کا لم نمبر ۲ پر ملاحظہ فرمائیں)

مدینہ منورہ کو لوٹنے والا سپہ سالار حصین بن نمیرہ تھا۔ مدینہ منورہ کو لوٹ کر اور ایک ایک گھر کی بے حرمتی کے بعد یہ مکہ مکرمہ کی جانب روانہ ہوا اور راستے میں مر گیا۔ ۱۹ تاریخ



یا رسول اللہ ﷺ

یا اللہ ﷻ

یا رسول اللہ ﷺ

Supreme Quality

وَعَلَىٰ آلِكَ أَصْحَابِكَ يَا حَبِيبِ اللَّهِ ﷺ

# FOUR SEASON FASHION

ہر قسم کی لیڈیز سوئٹنگ ایمبر ایڈری اور سیکونس ورائٹی دستیاب ہے

حاجی محمد ریاض

042-37634970

محمد یونس یوسفی

0333-4230889

اچھا کپڑا نئے ڈیزائن

ہر موسم کی مناسبت سے ورائٹی دستیاب ہے

80-P.S، شالیمار بازار، اعظم کلاتھ مارکیٹ لاہور۔

## بولے دا ہوٹل

کم خرچ بالا نشین

اعلیٰ کھانے صاف ستھرا ماحول

مقامی اور بیرونی حضرات کی خدمت کیلئے

۲۴ گھنٹے سروس

پتہ: بولے دا ہوٹل متصل نوری جامع مسجد

بالمقابل ریلوے اسٹیشن لاہور

## نگینہ ٹریڈرز

سٹاکسٹ

کنٹرکٹر ز اینڈ جنرل آرڈر سپلائرز آفٹ، بکس، ٹرم، گارمنٹس،  
ایسپریز، گرومیٹس، وغیرہ سپیشلسٹ اور نیو ٹوپلنٹ کی جاتی ہے

0333-4641442

0321-4436054 خالد

0333-4201749

0321-4436053 طاہر

2- جیمیر لین روڈ، لاہور۔

فون: 6831084، 042-7087885، 7630698 فیکس





042-7283115  
042-7282726



ہر قسم کی گاڑیوں کے لیے پاکستانی تیار کیے جاتے ہیں

مینوفیکچررز

نور روڈ نزد گروڈ اسٹیشن (المشہور سلور والی فیکٹری) بادامی باغ لاہور



ہمیشہ ہینو جینین پارٹس استعمال کریں



HINO

حاجی آٹوز

82 بادامی باغ لاہور

ٹیلیفون: 7701456, 7728010 فیکس: 7701482

ریاض آٹو  
ٹریڈنگ پوائنٹ  
مین ہول سیل ڈیلر

Seiko®

Brake Linings  
&  
FILTERS

Muhammad Riaz

0300-4445512

Tanvir Ahmad

0344-4058889

شاپ نمبر 44، بادامی باغ سنٹر بادامی باغ لاہور۔

فون: 042-7701929, 8476629



## یوم عاشورا

از قلم: منیر احمد یوسفی (نیم سائے)

عاشورا، عشر سے بنا ہے جس کے معنی دس کے ہیں۔ یوم عاشورا کا لفظی معنی ہے دسویں کا دن۔ چونکہ یہ محرم الحرام کے مہینہ کا دن ہے۔ اس لئے اس کو محرم الحرام کی دسویں کا دن کہتے ہیں۔ یوم عاشورا، ظہور اسلام سے پہلے قریش مکہ مکرمہ کے نزدیک بھی بڑا دن تھا۔ اسی دن خانہ کعبہ پر خلاف چڑھایا جاتا تھا اور قریش مکہ مکرمہ اس دن روزہ رکھتے۔ رسول کریم رؤف ورحیم ﷺ کا دستور مبارک تھا کہ آپ ﷺ مکہ مکرمہ کے لوگوں کے ان کاموں سے اتفاق فرماتے تھے جو ملت ابراہیمی کی نسبت سے اچھے کام ہوتے تھے۔ اسی بناء پر آپ ﷺ حج کی تقریبات میں بھی شرکت فرماتے تھے اور اسی اصول کی بناء پر عاشورا کا روزہ رکھتے تھے۔ لیکن قبل از ہجرت اس روزے کا کسی کو حکم نہ فرمایا۔ پھر آپ ﷺ ہجرت فرما کر مدینہ منورہ تشریف لائے تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے یہود کو ”یوم عاشورا“ کا روزہ رکھتے ہوئے پایا: فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا هَذَا الْيَوْمَ الَّذِي تَصُومُونَهُ فَقَالُوا هَذَا يَوْمٌ عَظِيمٌ أَنْجَى اللَّهُ فِيهِ مُوسَى وَ قَوْمَهُ وَ عَرَقَ فِرْعَوْنَ وَ قَوْمَهُ فَصَامَهُ مُوسَى شُكْرًا فَتَحَنَّنَ نَصُومُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَتَحَنَّنَ أَحَقُّ وَ أَوْلَى بِمُوسَى مِنْكُمْ فَصَامَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَ أَمَرَ بِصِيَامِهِ ۚ

”تو ان سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ کیسا دن ہے جس میں تم روزہ رکھتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا یہ وہ عظیم دن ہے جس میں اللہ (تبارک و تعالیٰ جل جلالہ) نے (حضرت) موسیٰ (علیہ السلام) اور ان کی قوم کو نجات عطا فرمائی تھی اور فرعون اور اس کے پیروکاروں کو غرق فرما دیا تھا۔ بعد ازیں جب یہ دن آتا تو (حضرت) موسیٰ (علیہ السلام) شکرانے میں اس دن کا روزہ رکھتے

اور ہم بھی رکھتے ہیں۔ رسول کریم رؤف ورحیم ﷺ نے (ان کی بات کو سماعت فرمانے کے بعد) ارشاد فرمایا کہ ہم (حضرت) موسیٰ (علیہ السلام) کے تم سے زیادہ حق دار ہیں۔ چنانچہ حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے یوم عاشورا کا روزہ، خود بھی رکھا اور اس دن کا روزہ رکھنے کا حکم بھی فرمایا۔“

یہ بات پیش نظر رہے کہ حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کا یہ روزہ رکھنا حضرت موسیٰ علیہ السلام کی موافقت کے لئے تھا، پیروی کے لئے نہیں تھا اور نہ ہی یہودیوں کی اس میں پیروی تھی۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہی روایت ہے فرماتے ہیں: حِجْنَ صَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَاشُورًا وَ أَمَرَ بِصِيَامِهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ يَوْمٌ يُعَظَّمُهُ الْيَهُودُ وَ النَّصَارَى فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَنْ يَفِيتَ إِلَى قَابِلٍ لِأَصُومَنَّ التَّاسِعَ ۚ

”جب رسول اللہ ﷺ نے عاشورا کے دن کا روزہ رکھا اور اس کے روزے کا حکم فرمایا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) یہ وہ دن ہے جس کی تعظیم یہودی اور عیسائی کرتے ہیں تو سرکار کائنات ﷺ نے فرمایا اگر ہم آئندہ سال اس دنیا میں رہے تو نویں محرم الحرام کا روزہ بھی رکھیں گے۔“

اس طرح مشابہت ختم ہو جائے گی کہ وہ صرف عاشورا کا روزہ رکھتے ہیں اور ہم نویں تاریخ کا روزہ رکھ کر دو کر لیا کریں گے اور مشابہت کی وجہ سے نیکی بند نہیں کریں گے بلکہ اس میں اضافہ کر کے فرق کر دیا کریں گے۔

حضرت حکم بن الاعرج رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: اَنْتَهَيْتُ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ وَ هُوَ مُتَوَسِّدٌ رِدَاءً ؕ فَبِي زَمَزَمَ فَقُلْتُ اَخْبِرْنِي عَنْ يَوْمِ عَاشُورَاءَ اَيُّ يَوْمٍ اَصُومُهُ فَقَالَ اِذَا رَأَيْتَ هَلَالَ الْمُحَرَّمِ فَآ غَدُذْ ثُمَّ اَصْبَحْ مِنْ يَوْمِ التَّاسِعِ صَائِمًا قَالَ قُلْتُ

۱۔ بخاری جلد ۱ ص ۲۶۸، مسلم جلد ۱ ص ۳۵۹، مشکوٰۃ ص ۱۸۰، فتح الباری جلد ۱ ص ۳۰۷، سنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۲ ص ۲۴۶، مستدرک احمد جلد ۱ ص ۳۶۰، ورمشو جلد ۱ ص ۶۹، ابن کثیر جلد ۱ ص ۲۹، تفسیر الباری جلد ۳ ص ۱۱۳، ابوداؤد جلد ۱ ص ۳۲۸، بیہقی فی شعب الایمان جلد ۱ ص ۳۵۹، ابوداؤد جلد ۱ ص ۳۳۹، ابن کثیر جلد ۱ ص ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹،



أَهَكَذَا كَانَ يَصُومُهُ مُحَمَّدٌ ﷺ قَالَ نَعَمْ س

”کہ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس اس وقت پہنچا جب وہ زمزم شریف کے قریب اپنی چادر لپیٹے ٹیک لگائے بیٹھے تھے۔ میں نے عرض کیا عاشورا کے روزہ کے بارے میں فرمائیے تو آپ نے فرمایا کہ جب تم محرم کا چاند دیکھو تو کھانا اور نویں تاریخ کا روزہ رکھو۔ اس کو مسلم اور ابوداؤد نے بھی بیان کیا ہے۔

ایک اور روایت میں حضرت رزین علیہ الرحمہ نے حضرت عطا علیہ الرحمہ سے نقل کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا، وہ فرماتے تھے: ”کہ نویں اور دسویں کا روزہ رکھو اور یہودی مخالفت کرو۔ ایک اور روایت میں ہے کہ ایک دن پہلے اور ایک دن بعد بھی روزہ رکھو۔ سہ ام المومنین حضرت سیدہ حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں: اَرْبَعٌ لَمْ يَكُنْ يَذْغُهُنَّ النَّبِيُّ ﷺ صِيَامَ عَاشُورَاءَ وَالْعَشْرِ وَثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَرَكْعَتَانِ قَبْلَ الْفَجْرِ ۝ چار اعمال ایسے ہیں جن کو رسول اللہ ﷺ نے کبھی نہیں چھوڑا۔ یوم عاشورا کا روزہ، عشرہ ذوالحجہ (کے نو روزے) اور ہر ماہ کے تین روزے اور فجر سے پہلے دو رکعتیں (یعنی سنت فجر)۔“

نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی ایک اور زوجہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں: اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَصُومُ تِسْعَةَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ وَيَوْمَ عَاشُورَاءَ وَثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ اثْنَيْنِ مِنَ الشَّهْرِ وَخَمْسِينَ ۱۔ ”رسول اللہ ﷺ ذی الحجہ کے نو روزے رکھتے تھے (پہلی تاریخ سے نویں تاریخ تک) اور عاشورا کے روز (یعنی دسویں محرم کو) روزہ رکھتے تھے اور ہر مہینہ میں تین روزے رکھتے تھے ایک بیکر کو اور دو، دو، دو جمعراتوں کو۔“

حضرت مزیدہ بن جابر رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، میری والدہ نے فرمایا: میں کوفہ کی مسجد میں تھی اور امیر المومنین حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا دور خلافت تھا اور ہمارے ساتھ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ انہوں نے فرمایا، میں نے سنا، وہ فرما رہے تھے: اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ بِصَوْمِ عَاشُورَاءَ فَصُومُوا ۝ کہ رسول اللہ ﷺ عاشورا کے روزہ کے بارے میں فرما رہے تھے کہ روزہ رکھو۔“

ایسے ہی حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کا واقعہ ہے وہ منبر پر بیٹھے ہوئے تھے یوم عاشورا کے بارے میں فرما رہے تھے: هَذَا يَوْمٌ عَاشُورَاءَ فَصُومُوا فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ بِصَوْمِهِ ۲۔ ”یہ عاشورا کا دن ہے روزہ رکھو، رسول اللہ ﷺ اس دن کے روزہ کا حکم فرماتے تھے۔“

ایک روایت میں ہے: ”رسول کریم رؤف ورحیم ﷺ سے پوچھا گیا کہ کون سا روزہ ماہ رمضان المبارک کے بعد افضل ہے؟ فرمایا: اللہ (تبارک و تعالیٰ) کے مہینہ ماہ محرم الحرام کے (یوم عاشورا) کا روزہ۔“ فقہاء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اب سنت یہی ہے کہ نویں اور دسویں کے روزے رکھیں کیونکہ حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کا نویں تاریخ کے روزے کا ارادہ بھی تھا اور ارشاد بھی ہے۔

بعض احادیث مبارکہ میں ہے کہ آپ ﷺ نے اس روزہ کا ایسا تاکید حکم فرمایا جیسا حکم قرآن اور واجبات کے لئے دیا جاتا ہے۔ چنانچہ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْمُرُ بِصِيَامِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ وَيَحْتَنُّ عَلَيْهِ وَيَتَعَاهَدُنَا عِنْدَهُ فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ لَمْ يَأْمُرْنَا وَلَمْ يَنْهِنَا عَنْهُ وَلَمْ يَتَعَاهَدْنَا عِنْدَهُ ۳۔ ”رسول کریم رؤف ورحیم ﷺ یوم عاشورا کے روزہ کا حکم فرماتے تھے اور ہم کو اس پر رغبت دیتے اور عاشورا کے دن ہماری تحقیقات فرماتے تھے



پھر جب رمضان المبارک کے روزے فرض ہوئے تو نہ ہمیں روزہ رکھنے کا حکم فرمایا اور نہ ہی منع فرمایا اور نہ تحقیقات فرمائیں۔

اسی طرح حضرت ربیع بنت معوذ بن عفرہ اور سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں: أُرْسِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ غَدَاةَ عَاشُورَاءَ إِلَى قُرَى الْأَنْصَارِ الَّتِي حَوْلَ الْمَدِينَةِ مَنْ كَانَ أَصْبَحَ صَائِمًا فَلَيْتُمْ صَوْمَهُ وَمَنْ كَانَ أَصْبَحَ مُفْطِرًا فَلَيْتُمْ بَقِيَّةَ يَوْمِهِ فَكُنَّا بَعْدَ ذَلِكَ نَصُومُهُ وَنَصُومُ صِبْيَانِ الصَّغَارِ مِنْهُمْ إِنْ شَاءَ اللَّهُ ﷻ (کہ رسول اللہ ﷺ نے یوم عاشورا کو صبح مدینہ شریف کے آس پاس کی اُن بستیوں میں جن میں انصار صحابہ کرام رہتے تھے یہ اطلاع بھجوائی کہ جن لوگوں نے ابھی کچھ کھایا یا پیا نہیں وہ آج کے دن روزہ رکھیں اور جنہوں نے کچھ کھاپی لیا ہے وہ بھی بقیہ دن بھر کچھ نہ کھائیں۔ بلکہ روزہ داروں کی طرح رہیں۔)

یہ حدیث پاک اُس زمانہ کی ہے جب عاشورا کا روزہ فرض تھا اور جب رمضان کے روزے فرض ہوئے تو عاشورا کے روزے کی فرضیت ختم ہو گئی اور اس کی حیثیت نفلی روزے کی رہ گئی۔

نفلی روزوں کے بارے میں ایک طویل حدیث کے آخری حصہ میں عاشورا کے روزہ کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ: حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: صِيَامُ يَوْمِ عَاشُورَاءَ أَحْتَسِبُ عَلَى اللَّهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ ۖ (عاشورا کے دن کا روزہ، مجھے اللہ ﷻ کے کرم پر امید ہے کہ پچھلے سال کا کفارہ بنا دے گا۔)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں: أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِصَوْمِ عَاشُورَاءَ يَوْمِ الْعَاشِيرِ ۱۲ "رسول اللہ ﷺ نے عاشورا کے دن روزہ رکھنے کا حکم فرمایا یعنی عاشورا دسویں تاریخ ہے۔"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: رسول کریم ﷺ نے فرمایا: أَفْضَلُ الصَّيَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ شَهْرُ اللَّهِ الْمُحَرَّمُ وَأَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَرِيضَةِ صَلَاةُ اللَّيْلِ ۱۳ "رمضان المبارک کے بعد افضل روزے اللہ (تبارک وتعالیٰ جل مجدہ الکریم) کے مہینہ محرم الحرام کے ہیں اور فرض نماز کے بعد افضل نمازرات کی نماز ہے (یعنی نماز تہجد)۔"

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں: مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَتَحَرَّى صِيَامَ يَوْمٍ فَضَّلَهُ عَلَى غَيْرِهِ إِلَّا هَذَا الْيَوْمَ عَاشُورَاءَ وَ هَذَا الشَّهْرَ يَعْنِي رَمَضَانَ ۱۴ "میں نے رسول اللہ ﷺ کو نہیں دیکھا کہ آپ ﷺ کسی دن کے روزہ کو دوسرے دنوں پر بزرگی دے کر تلاش کرتے ہوں سوائے اسی دن یعنی عاشورا کے دن اور اسی مہینہ یعنی ماہ رمضان المبارک کے۔"

امیر المؤمنین حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں رسول کریم رؤف ورحیم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم ماہ رمضان المبارک کے بعد روزہ رکھنا چاہتے ہو تو محرم الحرام (کے یوم عاشورا) کا روزہ رکھو۔ کیونکہ یہ اللہ رب العزت کا مہینہ ہے جس میں اللہ کریم نے ایک قوم کی توبہ قبول فرمائی اور دوسری کی اللہ غفور الرحیم توبہ قبول فرمائے گا اور حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے لوگوں کو رغبت دلائی کہ عاشورا کے دن توبہ النصوح کی تجدید کریں اور قبول توبہ کے خواستگار ہوں۔ پس جس نے اس دن اللہ (ﷻ) سے اپنے گناہوں کی مغفرت چاہی تو اللہ ﷻ اس کی توبہ ویسے ہی قبول فرمائے گا جیسے اُن سے پہلوں کی توبہ قبول کی ہے اور اُس دن دوسروں کی بھی توبہ قبول فرمائے گا۔ حضرت امام ترمذی علیہ الرحمہ نے اس کی تخریج کی ہے۔ ۱۵ دسویں محرم الحرام یعنی یوم عاشورا کے بارے میں

۱۱۔ بیہقی فی شعب الایمان جلد ۷ ص ۳۶۱، ۳۶۲، بخاری فی الصوم جلد ۱ ص ۲۲۲، مسلم جلد ۱ ص ۳۵۹، مسند احمد جلد ۶ ص ۳۵۹، بطرانی فی الکبیر جلد ۲ ص ۲۵۵۔ ۱۲۔ بیہقی فی شعب الایمان جلد ۷ ص ۳۶۵، مشکوٰۃ ص ۱۷۹، مسلم جلد ۱ ص ۳۶۷، ترمذی جلد ۱ ص ۱۵۸۔ ۱۳۔ ترمذی جلد ۱ ص ۱۵۹۔ ۱۴۔ مشکوٰۃ ص ۱۷۸، ترمذی جلد ۱ ص ۱۵۷، شرح السنۃ جلد ۸ ص ۳۵۸، داری جلد ۲ ص ۲۱-۲۲، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۳ ص ۲۹۱، الترغیب والترہیب جلد ۱ ص ۳۲۳، جلد ۲ ص ۱۱۳، مسند احمد جلد ۶ ص ۳۲۳، ترمذی جلد ۱ ص ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲،



حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو دسویں محرم الحرام کو اپنے بچوں کے خرچ میں فراخی کرے گا، تو اللہ تبارک و تعالیٰ اُس کو سارا سال فراخی دے گا۔

حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، ہم نے اس کا تجربہ کیا ہے اور درست پایا ہے۔ اس حدیث شریف کو حضرت رزین رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے اور امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے شعب الایمان میں انہی حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت ابو ہریرہ، حضرت ابوسعید اور جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ ۱۶ حضرت امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے جلد ۷ ص ۳۷۹ پر لکھا ہے یہ حدیث شریف بہت سی سندوں سے مروی ہے جو سب ضعیف ہیں (مگر کلیہ وقاعدہ ہے کہ) چند ضعیف سندیں مل کر حدیث کو قوی کر دیتی ہیں۔ (لہذا یہ حدیث حسن لغیرہ ہے: اشعۃ للمعات)

حضرت امام عراقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس حدیث کی بعض سندیں صحیح بھی ہیں۔ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کی شرط پر ہیں۔ لہذا متن حدیث صحیح ہے۔ (مرقاۃ)

”صحیفۃ المجدیث“ کراچی میں اس پر کئی مرتبہ مضامین شائع ہوئے ہیں اور اس حدیث پاک کو قابل عمل قرار دیا گیا ہے۔ (ہفت روزہ تنظیم المجدیث لاہور شمارہ ۶ محرم الحرام ۱۴۱۲ھ) مکتب المجدیث کے ہفت روزہ ”الاعتصام“ کے محرم الحرام ۱۴۰۰ھ کے شمارہ میں لکھا ہے: ”اس حدیث کو بالکل بے کار کہنا مشکل ہے۔ تعدد طرق اس خلا کو پُر کرنے میں مددگار ثابت ہو سکتا ہے۔“

یوم عاشورا شروع سے ہی اہمیت کا حامل چلا آ رہا ہے۔ ظہور اسلام سے پہلے ہی یہ عظیم دن تھا۔ حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کی توبہ رپڑ و الجلال نے یوم عاشورا کو قبول فرمائی۔ اسی دن حضرت نوح علیہ السلام اپنی کشتی سے جو دی پہاڑی پر اترے اور روزہ رکھا اور ساتھیوں کو شکر الہی میں روزہ رکھنے کا حکم فرمایا۔ شہدائے کربلا نے جو یزید پلید کی فوج سے ٹکرائے اور جام شہادت نوش فرمایا اور اسلام کو اپنے خون سے تابندگی عطا فرمائی۔

انہوں نے یوم عاشورا کی اہمیت میں اضافہ فرمادیا۔ شاید اسی وجہ سے ہمارے معاشرے کے لوگ سمجھتے ہیں کہ یوم عاشورا کو شہدائے کربلا کی وجہ سے یوم عاشورا کہتے ہیں۔ حالانکہ ایسا نہیں ہے۔

حضرت شیخ شہاب الدین بن حجر الہیثمی رحمۃ اللہ علیہ رحمۃ مفتی مکہ مکرمہ اور اپنے زمانے کے شیخ الفقہاء اپنی کتاب ”صواعق محرقة“ میں تحریر فرماتے ہیں: ”خبردار! حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ پر یوم عاشورا کو جو مصائب درپیش آئے۔ درحقیقت یہ شہادت ہے جس سے علو مرتبت، رفعت منزلت اللہ تبارک و تعالیٰ کے نزدیک بڑھتی ہے اور یہ کہ اہل بیت اطہار علیہم السلام کے درجوں کو بلند کرنا مقصود تھا۔ لہذا جو بھی اس دن کے مصائب و آلام کا تذکرہ کرے اُس کو مناسب ہے کہ حکم الہی کے لئے استرجاع یعنی اِنْسَا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کے پڑھنے میں مشغول ہو تاکہ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو اس پر ثواب مرتب فرمایا ہے اُس کا سزاوار بنے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا ہے: ”یہی تو وہ حضرات ہیں جن پر اُن کے رب کی جانب سے رحمت و کرم ہوتا ہے۔“

اس دن کسی اور جانب التفات نہ کرے سوائے اس کے یا اس کی مثل بڑی بڑی نیکیاں کرے جیسے روزہ۔ خبردار! خبردار! روافض کی بدعات میں مشغول نہ ہونا۔ مثلاً گریہ و زاری، ماتم و نوحہ وغیرہ (تعزیئے اور گھوڑے اور جلوس ماتم) کیونکہ مسلمانوں کے اخلاق سے بہت بعید ہے ورنہ اگر ایسا ہوتا تو یقیناً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کا دن اس سے زیادہ غم کا سزاوار ہوتا۔ (ایسے ہی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم روف و رحیم صلی اللہ علیہ وسلم کی چاروں صاحبزادیوں بی بی زہب، بی بی رقیہ، بی بی ام کلثوم اور بی بی فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہن، ائمہات المؤمنین، صحابہ کرام، خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کے وصال و شہادتوں پر، مگر وہاں بھی ماتم و نوحہ حرام ہے) اسی طرح متعصب خارجیوں کی بدعات سے بچو جو اہل بیت کی قدر کرتے ہیں۔ اسی طرح جاہلوں کی حرکات سے بچو جو فاسد کو فاسد سے، بدعت کو بدعت سے اور برائی کو برائی سے تقابل سرور کا اظہار کرتے ہیں۔ خوشیاں مناتے ہیں اور زیب و زینت کی نمائش کرتے ہیں۔



یا رسول اللہ ﷺ

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

یا اللہ ﷻ

اقراء پردہ کلائے

ہمارے ہاں

- ☆ ہر قسم کے صوفے اور پردے کا کپڑا دستیاب ہے۔
- ☆ صوفے پوش کیے جاتے ہیں اور آرڈر پر بھی تیار کیے جاتے ہیں۔
- ☆ ہر قسم کے ڈیزائن والے پردے بھی تیار کیے جاتے ہیں۔
- ☆ ڈائمنڈ کپنی کے سپرنگ اور فوم کے تمام مکدے موجود ہیں۔

فون نمبر: 5118495, 5113969  
0300-4325345, 0301-4757176

برادر الشیر  
محمد سلیم نواز یوسفی، محمد نعیم نواز

28-B لاہور پلازہ،

مچی پورہ چوک ٹاؤن شپ لاہور۔

یا رسول اللہ ﷺ

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
وَعَلَىٰ آلِكَ وَاصْحَابِكَ يَا حَبِيبَ اللَّهِ

یا اللہ ﷻ

**Atta-e-Nagina**  
Printers

*We Deals all kinds of  
Printing, Advertising & Packing*

Gaba Building 1st Floor,  
Royal Park Lahore. Ph: 042-36302737  
Cell: 0300-4156297, 0322-9762751  
nagina.printers@yahoo.com

**Atta-e-Nagina**  
Shafoon

We Deals: All kinds  
of Jarjet & Shafoon Grip

Our Aim is to Provide  
Final Results





Reg # 269320

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَعَلَىٰ آلِكَ أَصْحَابِكَ يَا حَبِيبَ اللَّهِ

# ثانی کیلرز

پروپرائیٹر  
محمد افضل یوسفی  
0334-9898173

ہمارے ہاں ہر قسم کی گھریلو وائیرنگ کی تار،  
آٹو وائر، بیٹری وائر، سپیکر وائر تیار کی جاتی ہے



فیکٹری: ابراہیم روڈ، نزد قشعی ہسپتال، بندر روڈ لاہور۔ فون: 042-37033178



Rizwan Waheed

+92-300-4420631  
+92-322-4420631

**GRT**  
Trading Company

**Importers & Exporters**

We Deals: Imported Plastic Roof Tarpulin,  
Tents, Canvas and General Order Suppliers

Office Add: 27-Ittifaq Market,  
Landa Bazar, Lahore-Pakistan.  
Ph: +92-42-7643039 Fax: +92-42-7643957  
E-mail: grt\_tradingco@yahoo.com



**غوثیہ تریپال**  
اینڈ  
**ٹینٹ ہاؤس**

پروپرائیٹرز: محمد طارق  
محمد رضوان یوسفی  
0300-4420631 0300-9473773  
0322-4420631 0322-4409003

ہمارے ہاں وائر پروف تریپال، کیٹوس سفید، ٹینٹ  
بھٹہ کے تریپال گرین ٹینٹ، فولڈنگ تریپال  
ہر سائز میں تیار ملتے ہیں۔ نیز چاول، گندم، کپاس  
کے اسٹیل تریپال آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

دکان نمبر 27۔ اتفاق مارکیٹ اینڈ بازار لاہور۔ فون: 042-7643039



کرنے کا چیلنج کیا۔

حضور قبلہ بابا جی سرکار گنیز علیہ الرحمہ نے مناظرہ کے تین پیش فرمائیں۔

- ۱۔ بات بھی بیان کی جائے وہ قرآن مجید اور حدیث مبارک سے ہونی چاہیے کسی دوسری کتاب سے نہیں ہونی چاہیے۔
- ۲۔ ایسی جگہ مناظرہ ہو جو دونوں فریقوں کو منظور ہو۔
- ۳۔ جو قرآن مجید اور حدیث پاک سے دلیل نہ پیش کر سکے اسی وقت اس کا ناک کاٹ دیا جائے۔

رافضی ذاکر نے پہلی دو شرطیں مان لی مگر تیسری شرط قبول نہ کی۔ مناظرہ کے لئے گاؤں کے سکول کو منتخب کیا گیا۔ کثیر تعداد میں لوگ جمع ہو گئے۔ جب گفتگو شروع ہوئی تو حضور بابا جی سرکار گنیز علیہ الرحمہ نے فرمایا: میں قرآن مجید سے "دین حنیف" ثابت کرتا ہوں آپ قرآن مجید میں دین شیعہ ثابت کریں۔ اگر قرآن مجید سے دین شیعہ ثابت کر دو اگر تم ثابت کر دو کہ قرآن مجید میں "دین شیعہ" ہے تو میں بھی شیعہ ہو جائیں گے۔ نیز آپ نے فرمایا۔ اگر قرآن مجید میں لفظ شیعہ آئے گا تو بمعنی گروہ کے آئے گا بمعنی دین اور مذہب نہیں آئے گا۔ آپ نے درج ذیل حوالہ جات پیش فرمائے۔

۱۔ اِنَّ الَّذِیْنَ فَرَّقُوْا دِیْنَهُمْ وَكَانُوْا شِیْعًا لَّسْتُ مِنْهُمْ فِیْ شَیْءٍ ط ..... (الانعام: ۱۵۹) "بے شک وہ لوگ جنہوں نے اپنے دین میں جداجدا راہیں نکالیں اور کئی گروہ ہو گئے اے محبوب (صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم) کو ان سے کچھ تعلق نہیں۔"

۲۔ مِنَ الَّذِیْنَ فَرَّقُوْا دِیْنَهُمْ وَكَانُوْا شِیْعًا ط ..... (الروم: ۳۲) "ان میں سے جنہوں نے اپنے دین کا ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور گروہ گروہ ہو گئے۔"

۳۔ اِنَّ فِرْعَوْنَ عَلَا فِی الْاَرْضِ وَجَعَلَ اٰهْلِیْهَا شِیْعًا .... (القصص: ۴) "بے شک فرعون نے زمین پر غلبہ پایا

و دین حنیف کے داعی

شیخ طریقت حضرت قبلہ سرکار گنیز علیہ الرحمہ

ماخوذ از: یوسف مصححیت (حصہ اول)

پیر طریقت مجمع انوار گنیز حضرت صاحبزادہ خلیل احمد یوسفی صاحب مدظلہ العالی ارشاد فرماتے ہیں پیر طریقت زہیر شریعت امین علم لدنی قطب جلی باب غوث الثقلین حضرت علامہ مولانا حاجی محمد یوسف علی گنیز علیہ الرحمہ نے بہت اچھی زندگی گزاری جو دوسروں کے بہترین نمونہ ہے۔ آپ اپنے یا بیگانے جس سے گفتگو فرماتے اخلاق محمدی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مظاہرہ فرماتے۔ ہر کسی کو گفتگو کرتے وقت مطمئن فرماتے۔ مسلکی یا نظریاتی طور پر اختلاف رکھنے والا آپ کے دلائل سن کر قائل ہو جاتا اور اگر کوئی سخت مزاج یا ہٹ و ہرم ہوتا تو مستند حوالہ جات اور دلائل قاہری کے سامنے خاموش ہو جاتا اور بے بسی کے عالم میں چلا جاتا۔ لیکن دیگر سامعین فیض لے لیتے۔

پیر طریقت صاحبزادہ خلیل احمد یوسفی نے بندۂ تاجیز میر احمد یوسفی کو فرمایا کہ ہمارے گاؤں میں چند رافضی حضرات نے امام باڑہ بنا رکھا تھا۔ وہ لوگ مجلس کے لئے ملتان سے گلزار نامی ذاکر کو بلاتے تھے۔ ایک مرتبہ وہ ہمارے گھر کے سامنے سے گزرا تو یا علی یا علی کے نعرے لگانے لگا۔ حضور قبلہ بابا جی سرکار گنیز علیہ الرحمہ فرمایا: آپ لوگ ہمارے دروازے کے سامنے یا علی یا علی کے نعرے لگا رہے ہو کیا ہمیں یا علی کے منکر سمجھتے ہو۔ ہم بھی امیر المؤمنین حضرت سیدنا علی بن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو مانتے ہیں ہم تو تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی عظمت و شان کے قائل ہیں۔

گلزار نامی ذاکر نے امام باڑہ میں تقریر کے دوران لوگوں کو گھوڑے نکالنے کی ترغیب دی۔ آپ نے اُس کی تقریر اور نعروں کا جواب دینے کے لئے اور لوگوں کے مطالبہ پر مناظرہ



تھا اور اُس لوگوں کو اپنے گروہ میں شامل کر لیا۔“

۳۔ ثُمَّ لَنَنْزِعَنَّ مِنْ كُلِّ شِيعَةٍ أَيُّهُمْ أَشَدُّ عَلَى الرَّحْمَنِ عُنِيًّا ۝ (مریم: ۶۹) پھر ہم ہر گروہ سے نکالیں گے جو اُن میں رحمن پر سب سے زیادہ بے باک ہوگا۔“

۵۔ وَدَخَلَ الْمَدِينَةَ عَلَى حِينٍ غَفْلَةٍ مِنْ أَهْلِهَا فَوَجَدَ فِيهَا رَجُلَيْنِ يَقْتَتِلَانِ هَذَا مِنْ شِيعَتِهِ وَهَذَا مِنْ عَدُوِّهِ ۚ فَاسْتَعَاثَ الَّذِي مِنْ شِيعَتِهِ عَلَى الَّذِي مِنْ عَدُوِّهِ ۚ ... (القصص: ۱۵) ”اور شہر میں داخل ہوا جس وقت شہر والے دوپہر کے خواب میں بے خبر تھے تو اُس میں دو مرد لڑتے پائے۔ ایک (حضرت سیدنا) موسیٰ (علیہ السلام) کے گروہ سے تھا اور دوسرا دشمنوں سے تو وہ جو اُس کے گروہ سے تھا اُس نے (حضرت سیدنا) موسیٰ (علیہ السلام) سے مانگی اُس پر جو اُس کے دشمنوں سے تھا۔“

۶۔ وَإِنَّ مِنْ شِيعَتِهِ لَإِبْرَاهِيمَ ۝ (الصافات: ۸۳) ”اور بے شک اُسی کے گروہ سے (حضرت سیدنا) ابراہیم (علیہ السلام) ہیں۔“

پھر آپ نے قرآن مجید سے ”دین حنیف“ کی تاکید میں آیات مبارکہ پیش فرمائیں۔

۱۔ قُلْ إِنِّي هَدَىٰ رَبِّي إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ۖ دِينًا قِيمًا مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا ۖ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۝ (الانعام: ۱۶) ”(اے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم) آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) فرمائیں مجھے میرے رب نے سیدھی راہ دکھائی ٹھیک دین (حضرت سیدنا) ابراہیم (علیہ السلام) کی ملت حنیف پر (جو ہر باطل سے جدا) ہے اور شرک نہ تھے۔“

۲۔ وَأَنْ أَقِمَّ وَجْهَكَ لِلدِّينِ حَنِيفًا ۖ وَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۝ (یونس: ۱۰۵) ”اور یہ کہ اپنا منہ دین حنیف کے لئے سیدھا رکھو (ہر باطل سے الگ ہو کر) اور ہرگز شرک والوں میں سے نہ ہونا۔“

۳۔ ثُمَّ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ أَنْ اتَّبِعْ مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا ۖ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۝ (النحل: ۱۲۳) ”پھر ہم آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو وحی بھیجی کہ ملت ابراہیم دین حنیف (ہر باطل سے الگ دین) کی پیروی کرو اور وہ شرک نہ تھے۔“

۴۔ فَأَقِمَّ وَجْهَكَ لِلدِّينِ حَنِيفًا ۖ فِطْرَتَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا ۖ لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللَّهِ ۚ ذَلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ ۚ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ۝ (الرؤم: ۳۰) ”تو اپنا منہ سیدھا کرو اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اطاعت کے لئے (دین حنیف کے لئے) اکیلے اُسی کے ہو کر اللہ (تبارک و تعالیٰ) کی ڈالی ہوئی بنا جس پر لوگوں کو پیدا فرمایا اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی بنائی ہوئی چیز نہ بدلنا یہی (دین) حنیف (ہی سیدھا دین) ہے مگر بہت لوگ نہیں جانتے۔“

۵۔ وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ ۖ لَا حُفَافًا وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ ۚ وَذَلِكَ دِينُ الْقَيِّمَةِ ۝ (البینہ: ۵) ”اور اُن لوگوں کو تو یہی حکم ہوا کہ اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی بندگی کریں صرف اُسی پر عقیدہ رکھیں ہوئے دین حنیف پر قائم ہو کر (ایک طرف کے ہو کر) اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دین اور یہ (دین حنیف) سیدھا دین ہے۔“

۶۔ قُلْ صَدَقَ اللَّهُ ۖ فَاتَّبِعُوا مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا ۖ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۝ (آل عمران: ۱۵) ”(اے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم) فرمائیں اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) سچا ہے تو (حضرت سیدنا) ابراہیم (علیہ السلام) کے دین حنیف پر چلو (جو ہر باطل سے جدا تھے) اور شرک والوں میں نہ تھے۔“

۷۔ وَمَنْ أَحْسَنُ دِينًا مِمَّنْ أَسْلَمَ وَجْهَهُ لِلَّهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ وَاتَّبَعَ مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا ۖ وَاتَّخَذَ اللَّهُ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا ۝ (النساء: ۱۲۵) ”اور اُس سے بہتر کہیں گا دین جس پر اپنا منہ اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے لئے جھکا دیا اور وہ نیکی والا ہے۔ اور (حضرت) ابراہیم (علیہ السلام) کے دین حنیف پر چلا



(جو ہر باطل سے جدا تھا) اور اللہ (ﷻ) نے (حضرت سیدنا) ابراہیم (ﷺ) کو اپنا گہرا دوست بنایا۔“

۸۔ وَقَالُوا كُونُوا هُودًا أَوْ نَصَارَى تَهْتَدُوا ط  
قُلْ بَلْ مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا ط وَمَا كَانَ مِنَ  
الْمُشْرِكِينَ ۝ (البقرہ: ۱۳۵) ”اور کتابی بولے یہودی یا نصرانی  
ہو جاؤ ہدایت پاؤ گے۔ آپ (ﷺ) فرمائیں بلکہ (حضرت  
سیدنا) ابراہیم (ﷺ) کا دین حنیف لیتے ہیں (جو ہر باطل  
سے جدا تھے) اور مشرکوں سے نہ تھے۔“

حضرت سیدنا ابراہیم (ﷺ) کا دین دین حنیف تھا اور  
ہمارے نبی کریم روف و رحیم ﷺ کا دین بھی دین حنیف ہے۔  
ملت حنیف ہے جسے دین اسلام کہتے ہیں حضرت سیدنا ابراہیم  
(ﷺ) بھی حنیف مسلمان تھے۔

۹۔ مَا كَانَ إِبْرَاهِيمَ يَهُودِيًّا وَلَا نَصْرَانِيًّا  
وَلَكِنْ كَانَ حَنِيفًا مُسْلِمًا ط وَمَا كَانَ مِنَ  
الْمُشْرِكِينَ ۝ (آل عمران: ۶۷) ”(حضرت سیدنا) ابراہیم  
(ﷺ) نہ یہودی تھے نہ نصرانی بلکہ حنیف مسلمان تھے (ہر باطل  
سے جدا مسلمان تھے) اور مشرکوں سے نہ تھے۔“

۱۰۔ إِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ  
وَالْأَرْضِ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۝ (الانعام: ۷۹)  
”حضرت سیدنا ابراہیم (ﷺ) کی دعا تھی: ”میں نے اپنا منہ اُس  
کی طرف کیا جس نے آسمان و زمین بنائے حنیف مسلمان ہو کر  
(ایک اُسی کا ہو کر) اور میں مشرکوں میں نہیں۔“

۱۱۔ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ كَانَ أُمَّةً قَانِتًا لِلَّهِ حَنِيفًا ط وَلَمْ  
يَكُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۝ (النمل: ۱۲۰) ”بے شک (حضرت  
سیدنا) ابراہیم (ﷺ) ایک امام تھے اللہ (عزوجل) کے  
فرمانبردار حنیف (ہر باطل سے جدا مسلمان) اور مشرک نہ تھے۔“

حضرت قبلہ بابا جی گنیز سرکار علیہ الرحمہ کے قرآن مجید  
سے دین حنیف کے مطابق دلائل قاہرہ سن کر گلزار نامی ملتان ذاکر

لا جواب ہو کر مجلس مناظرہ سے نکل گیا آپ نے قرآن مجید سے ۶  
آیات پیش فرمائی جن میں ان بات کا واضح بیان ہے کہ شیعہ کوئی  
مذہب نہیں بلکہ شیعہ بمعنی ”گروہ“ ہے تو شیعہ ایک گروہ ٹولہ ہے  
جس کا دین حنیف السلام سے کوئی تعلق نہیں جبکہ دین حنیف جو  
دین اسلام ہے یہی پختہ اور صحیح دین اسلام ہے۔ یہی مسلمانوں کا  
مذہب ملت ہے اور یہ دین برحق ہے۔

حضرت قبلہ بابا جی سرکار گنیز علیہ الرحمہ فرماتے تھے۔  
”حنیف“ کا لفظ قرآن مجید میں بے دین اور مشرک کے لئے کہیں  
بھی ارشاد نہیں ہوا اُس کے معنی ہیں۔ ”ہر باطل سے جدا جہت۔“

پھر آپ نے اُسے قرآن مجید پیش کیا کہ آپ قرآن مجید  
سے ”دین شیعہ“ نکال کر دکھاؤ۔ قرآن مجید میں ”دین شیعہ“ کا تو  
ذکر ہی نہیں تھا تو ذکر صاحب قرآن مجید بغل میں دیا کر مجلس سے  
نکل بھاگے اور کہنے لگے یہ میرے نانا کا قرآن مجید ہے۔ اُس سے  
بمشکل قرآن مجید لیا ہے اور وہ شخص دیہات سے نکل گیا پھر کبھی  
گاؤں میں نہ آیا۔

اُس شیعہ ذاکر کے کہنے پر وہ چند افراد جو شیعہ گروہ  
سے تعلق رکھتے تھے انہوں نے گھوٹ نکالنا شروع کر دیا تھا۔ شان  
الہی رافضی ذاکر کے بھاگنے پر میدان خالی ہو گیا۔ یہاں تک کہ  
آہستہ آہستہ ہمارا گاؤں اُن لوگوں سے پاک ہو گیا۔ اللہ تبارک  
و تعالیٰ کی شان وہ جگہ جہاں رافضی لوگ امام باڑہ قائم کئے ہوئے  
تھے وہ بے آباد ہو گیا۔ ایک دن گاؤں کے لوگوں نے حضور قبلہ  
بابا جی سرکار گنیز علیہ الرحمہ سے پوچھا ہم وہاں مسجد بنالیں آپ نے  
اجازت عطا فرمادی۔ اب وہاں مسجد تعمیر ہو چکی ہے۔ اُس کا نام  
جامع مسجد شیر ربانی ہے۔ اب وہاں پانچ وقت نماز جماعت ادا  
ہوتی ہے اور جمعۃ المبارک بھی ادا کیا جاتا ہے۔

فیض نگینہ بوسیلہ مدینہ شریف جاری رہے گا



## فتاویٰ از فتاویٰ رضویہ شریف

ترتیب: علامہ مولانا حافظ صاحبزادہ خلیل احمد یوسفی

**سوال:** تلاوت کلام مجید مُصلیٰ یا غیر مُصلیٰ پر باتریتیب پڑھنا فرض ہے یا واجب یا سنت یا مستحب اور اگر امام نماز میں بے ترتیب ہو تو کیا حکم ہے؟

**جواب:** نماز ہو یا تلاوت بطریق معہود ہو دونوں میں لحاظ ترتیب واجب ہے اگر برعکس کرے گا گنہگار ہوگا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایسا شخص خوف نہیں کرتا کہ اللہ عزوجل اُس کا دل اُلٹ دے۔ اگر خارج نماز ہے کہ ایک سورت پڑھ لی پھر خیال آیا کہ دوسری سورت پڑھوں وہ پڑھ لی اور یہ سورت اُس سے اوپر کی تھی تو اُس میں حرج نہیں ہے۔

مثلاً حدیث شریف میں شب کے وقت چار سورتیں پڑھنے کا ارشاد مبارک ہوا ہے۔ یسین شریف کہ جو اُسے رات کے وقت پڑھے گا صبح کو بخشنا ہوا اُٹھے گا۔ سورۃ الدخان شریف کہ جو اسے رات میں پڑھے گا صبح اس حالت میں اُٹھے گا کہ ستر ہزار فرشتے اُس کے لئے استغفار کرتے ہوں گے۔ سورۃ واقعہ شریف کہ جو اسے ہر رات پڑھے گا حاجی اُس کے پاس نہیں آئے گی۔ سورۃ الملک شریف کہ جو اسے ہر رات کو پڑھے گا عذاب قبر سے محفوظ رہے گا۔

ان سورتوں کی ترتیب یہی ہے مگر اس غرض کے لئے پڑھنے والا چار سورتیں متفرق پڑھنا چاہتا ہے کہ ہر ایک مستقل جدا عمل ہے اُسے اختیار ہے جس کو چاہیے پہلے پڑھے جسے چاہیے پیچھے پڑھے۔ امام نے سورتیں بے ترتیبی سے سہوا پڑھیں تو کچھ حرج نہیں قصدا پڑھیں تو گنہگار ہوا نماز میں کچھ خلل نہیں۔

**سوال:** نماز فجر وعشاء میں سورۃ طویل پڑھنا مسنون ہے یا نہیں اور اگر ایسے وقت کہ ابتدائی وقت ہو اور طویل یا آسانی پڑھی جائے گی اور الم تر وغیرہ پڑھاوے اور مقتدی جماعت سے محروم رہیں تو جماعت خلاف سنت اور مخالفت سے جماعت مکروہ ہوگی یا نہیں؟

**جواب:** قرآن عظیم سورۃ الحجرات سے آخر تک مفصل کہلاتا ہے اس کے تین حصے ہیں حجرات سے بروج تک طویل مفصل بروج سے لم یکن تک اوساط مفصل۔ لم یکن سے ناس تک قصار مفصل سنت یہ ہے کہ فجر و ظہر میں ہر رکعت میں ایک پوری طویل مفصل پڑھی جائے۔ عصر اور عشاء میں ہر ایک رکعت میں کامل سورت اوساط مفصل پڑھی جائے اور مغرب کی ہر رکعت میں ایک سورت کاملہ قصار مفصل سے۔ اگر وقت تنگ ہو یا جماعت میں کوئی مریض ہو یا بوڑھا یا کسی شدید ضرورت والا شریک جس پر اتنی دیر میں ایذا و تکلیف و حرج ہوگا تو اُس کا لحاظ کرنا لازم ہے۔ جس قدر میں وقت مکروہ نہ ہونے بائے اور اُس مقتدی کو تکلیف نہ ہو اُسی قدر پڑھیں اگر چہ میں اِنَّا اَعْطَيْنَكَ و قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ہوں ہی سنت ہے اور جب یہ دونوں باتیں نہ ہوں تو اس طریقہ مذکورہ کو ترک کرنا اور صبح وعشاء میں قصار مفصل پڑھنا ضرور خلاف سنت اور مکروہ ہے مگر نماز ہو جائے گی۔ (فتاویٰ رضویہ جلد ۶ ص ۳۳۱)

**سوال:** امام نے پہلی رکعت میں قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھی دوسری میں قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ پڑھی آخر میں سجدہ سہو کیا تو اس کا کیا حکم ہے؟

**جواب:** اگر بھول کر ایسا کیا نماز میں حرج نہیں اور سجدہ سہو نہ چاہیے تھا اور اگر قصدا ایسا کیا تو گنہگار ہوگا نماز ہوگی سجدہ سہو اب بھی نہ چاہیے تھا توبہ کرے پہلی رکعت میں اگر سورۃ الناس پڑھی تھی تو اُسے لازم تھا کہ دوسری رکعت میں بھی سورت الناس پڑھے کیونکہ فرض کی دونوں رکعتوں میں ایک ہی سورۃ پڑھنا صرف خلاف اولیٰ ہے جبکہ ترتیب الٹا کر کے پڑھنا حرام ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد ۶ ص ۳۳۷)

**سوال:** ہر نماز میں کتنی مرتبہ اور کس کس مقام پر بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھنا چاہیے؟

**جواب:** سورۃ الفاتحہ کے شروع میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ سنت ہے اور اس کے بعد اگر کوئی سورۃ اول سے پڑھے تو اُس پر بِسْمِ اللّٰهِ کہنا مستحب ہے اور کچھ آیتیں کہیں اور سے پڑھے تو اُس پر کہنا



## (صفحہ نمبر ۲۹ کا بقیہ)

میں نے ایک حکایت میں دیکھا ہے ایک دن کوئی شخص آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا اے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم کے بیٹے میں ایک درویش آدمی ہوں عیال دار ہوں مجھے آج اپنی طرف سے کھانے پینے کے لئے کچھ عنایت فرمائیے۔ یہ سن کر حضرت امام حسین ﷺ نے فرمایا بیٹھ جاؤ ابھی ہمارا روزینہ آ رہا ہے۔ کچھ دیر کے بعد لوگ حضرت امیر معاویہ ؓ کی طرف سے ہزار ہزار دینار کی پانچ تھیلیاں لائے۔ اُن لوگوں نے کہا حضرت امیر معاویہ ؓ آپ سے معافی چاہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس رقم کو حاجت مندوں کے مصروف میں صرف فرمائیں۔ حضرت سیدنا امام حسین ؓ نے وہ پانچ تھیلیاں اُس درویش کو دے دیں اور اُس سے معافی مانگی کہ تجھے یہاں کافی دیر تک بیٹھنا پڑا اور یہ بہت ہی بے قدر عطیہ ہے ہمیں معذور سمجھو۔

## عمدہ اور پر حکمت ارشاد:

کشف المحجوب میں حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں:

”طریقت میں آپ کے بہت سے لطیف اور بے شمار رموز ہیں اور بہت سے عمدہ اور پر حکمت ارشادات ہیں۔ آپ ہی کا ایک ارشاد ہے۔ اَشْفَقُ الْاِخْوَانَ عَلَیْكَ دِیْنُکَ (یعنی تجھ پر سب سے زیادہ شفقت کرنے والا تیرا بھائی تیرا دین ہے)۔ اس لئے کہ انسان کی نجات اخروی دین کی متابعت میں ہے اور اس کی ہلاکت دین کی مخالفت میں۔ پس عقل مند وہ ہے کہ اپنے مہربانوں اور مشفق بھائیوں کا فرمانبردار رہے اور اُن کی شفقت کو اپنے لئے مخصوص کرے اور اُن کی خلاف ورزی نہ کرے اور بھائی وہ ہے جو نصیحت کرے اور شفقت کا دروازہ اُن پر بند نہ کرے۔

اے امام سیدنا حسین ؓ تیری عظمت کو لاکھوں مسلمان

مستحب نہیں اور قیام کے سوار کو عوج و جود و قعود کسی جگہ بسم اللہ پڑھنا جائز نہیں کہ وہ آیت قرآنی ہے اور نماز میں قیام کے سوا اور جگہ کوئی آیت پڑھنی ممنوع ہے۔ (فتاویٰ جلد ۶ ص ۳۵۰)

سوال: درمیان میں ایک سورۃ ترک کرنے سے نماز میں کچھ حرج ہے یا نہیں؟

جواب: چھوٹی سورت حج میں چھوڑنا مکروہ ہے جیسے اِذَا جَاءَکَ کے بعد قُلْ هُوَ اللہ اور بڑی سورت ہو تو حرج نہیں جیسے وَاللَّيْنِ کے بعد اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ۔ (فتاویٰ جلد ۶ ص ۳۷۱)

سوال: سود خور کے پیچھے نماز کا کیا حکم ہے اور اُسے امام مقرر کرنا چاہیے یا نہیں؟

جواب: سود خور فاسق ہے اور فاسق کے پیچھے نماز ناقص و مکروہ ہے اگر پڑھ لی تو پھیر لی جائے اگرچہ مدت گزری ہو لہذا اُسے ہرگز امام نہ کیا جائے۔ بشرط قدرت معزول کر کے امام متقی صحیح العقیدہ صحیح القراءة مقرر کریں اگر قدرت نہ پائیں تو جمعہ کے لئے دوسری مسجد میں جائیں یوں ہی بچکانہ میں خواہ اپنی دوسری جماعت تکلیف کر لیں۔

سوال: ایک شخص کی جوان بی بی بے پردہ باہر نکلتی ہے بلکہ بازاریار میں بیٹھ کر سودا بچا کرتی ہے اُس شخص کے پیچھے نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر باہر نکلتے ہیں اس کے کپڑے خلاف شرع ہوں مثلاً باریک کہ بدن چمکے یا اوچھے کہ ستر عورت نہ کریں جیسے اونچی گرتی پیٹ کھلا ہوا یا بے طوری سے اوڑھے پہنے جیسے دوپٹے سر سے ڈھلکا یا کچھ حصہ بالوں کا کھلایا زرق برق پوشاک جس پر نگاہ پڑے اور احتمال فتنہ ہو یا اُس کی جال ڈھال میں آخار بد و صغی پائے جائیں اور شوہران باتوں میں مطلع ہو کر یا دھف قدرت بند و بست نہیں کرنا تو وہ دیوث ہے اُس کے پیچھے نماز مکروہ ہے۔ دیوث ہر وہ شخص جس کو اپنی بیوی پر یا محرم پر غیرت نہیں آتی ہو (اُس کے پاس مرد کے آنے سے) جیسا کہ در مختار میں کہ ایسا شخص فاسق ہے اور اُس پر تعزیر واجب ہے۔ در مختار میں ہے کہ اگر کوئی اپنی ذات کے بارے میں دیوث ہونے کا اقرار کرتا ہے یا اس فعل قبیح میں معروف ہو تو اُسے قتل نہیں کیا جائے گا جب تک دیوث کو حلال نہ جانے لیکن تعزیر میں مبالغہ کیا جائے گا۔ (فتاویٰ جلد ۶ ص ۳۵۱)



you should also say takbeer (Allah is great), when he performs sujdah (prostration) then you should also perform sujdah (prostration) and when he lifts his head then you should also lift your heads. when the imam says (سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ) Allah hears that person who praises Him. then you should respond with these words (رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ) Oh! Our Allah all praise is for You only. and when the imam leads Slat (prayer) while sitting then you should also follow him and offer your prayer while sitting."

When the Holy Prophet (salal Allaho-alayha-wasallam) who is merciful and kind fell from his horse and was injured, so during that period he (salal Allaho-alayha-wasallam) sat and led the Slat (Muslim prayer). There are many lessons and wisdoms to be learnt from this incidence of Hazrat Muhammad (salal Allaho-alayha-wasallam) falling from the horse

#### For example

1. As the Holy Prophet (Salal Allaho-alayhi-wasallam) got wounds the (followers) disciple (-Allaho-taala-unho) got a chance to enquire about the health of his holiness (salal Allaho-alayha-wasallam)
2. We came to know that if a spiritual leader, teacher or some elder person falls ill then we should go and enquire about his health is the sunnat (practice) of the disciples (Radhi-Allaho-taala-unho).

### Education Through Hadith Shahrif

Written By: Munir Ahamd Yousufi

Translated By: Muhammad Ahmad Yousufi

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم  
بسم اللہ الرحمن الرحیم  
عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ سَقَطَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ فَرَسٍ فَجَحَشَ شِقُّهُ الْأَيْمَنُ فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ نَعُوذُهُ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّى بِنَا قَاعِدًا فَصَلَّيْنَا وَرَاءَهُ فَعُوذًا فَلَمَّا أَقْضَى الصَّلَاةَ قَالَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَ بِهِ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا وَإِذَا رَفَعَ فَأَرْفَعُوا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَإِذَا صَلَّى قَاعِدًا فَصَلُّوا فَعُوذًا أَجْمَعُونَ 1

It is narrated by Hazrat Anas-bin-Malik(Radhi- Allaho- taala-unho).He says that once Hazrat Muhammad (Salal Allaho- alayhi-wasallam) fell from a horse and He was injured on the right side. We went to ask about his health and presented ourselves in his Holy attendance. At that moment it was time to say Slat (Muslim prayer). The Holy Prophet (salal Allaho-alayha-wasallam) who is merciful and kind sat and led us in our Slat (prayer). When he (salal Allaho-alayha-wasallam) had completed the Slat (prayer) then he (salal Allaho-alayha-wasallam) said, "Imam (spiritual guide) is made or has been made for the purpose that you should follow him, when the imam says takbeer (Allah is great) then



may be." Meaning that you should not perform his left over Namaz (prayer) first but you should join with the imam. After saying salam you should complete your remaining Slat (prayer).

It is narrated by Hazrat Abu Huraira (Radhi- Allaho- taala-unho), he says that the Holy Prophet (Salal Allaho- alayhi- wasallam) merciful and kind said,

إِذَا جِئْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ وَنَحْنُ سُجُودٌ فَاسْجُدُوا وَلَا عَتَاةَ  
شَيْئًا وَمَنْ أَفْرَكَ رَكْعَةً فَقَدْ أَفْرَكَ الصَّلَاةَ 4

"When you come to say Slat ( Muslim prayer) and see that I am in sujdah (prostration) then you should also go into prostration One but do not count it (meaning that by prostration you will not get the benefit of Rakat) and who so ever joined in the Ruku (to bow) he received the complete Rakat." Slat (Muslim prayer) is the most important and precedes all other deeds of faith and Namaz (prayer) has the same Importance and rance as the heart and head have a human body. To lead (imamat) in Slat (prayer) is a great religious rank and a very big responsibility, in a way it is also following of the Holy Prophet (Salal Allaho- alayhi- wasallam) merciful and kind. Thus it is of great importance to lead and become a leader while leading a congregation. In the same way imam and the congregation are also very important. Also following the imam for a person who is offering his Namaz (Muslim prayer).is also of great importance and appropriate.

3. An imam falling down from a ride should feel the satisfaction that even in this state he can achieve honour and respect.

4. If a person falls from a ride, then one should not make fun of him because the Holy Prophet (Salal Allaho- alayhi- wasallam) merciful and kind also fell down from a conveyance.

5. If any person falls during a ride then he should not feel ashamed, as people who have respect and are faithful to their elders and loved ones take care of them and are grateful that they got a chance to serve them and take as a blessing that they had the opportunity to serve.

It is clear from the under discussion Hadith that the followers should never show negligence in following of imam. It is narrated by Hazrat Abu Huraira (Radhi- Allaho- taala-unho), he says that the Holy Prophet (Salal Allaho- alayhi- wasallam) merciful and kind said, ( لَا تَبَادَرُوا الْإِمَامَ إِذَا ) (كَبَّرَ فَكَبِّرُوا) meaning that when the imam says takbeer (Allah is great) then you should also say the takbeer and when he says (وَلَا الضَّالِّينَ 2) you should say Aameen (but silently). The leader of the balievers Hazrat Ali (Blessings of Allah be on him) and Hazrat Muaaz bin Jabal (Radhi- Allaho- taala-unho) have narrated, they say  
إِذَا أَتَى أَحَدُكُمْ الصَّلَاةَ وَالْإِمَامَ عَلَى حَالٍ فَلْيَضَعْ كَمَا  
يَضَعُ الْإِمَامُ 3

"When anyone of you come to read Slat (Muslim prayer) then you should do as the imam is doing in whatever position he

2 Mishkat Hadith No1138, Muslim Hadith No 87/415, Ibn Majah Hadith No 90, Musnad-e Ahmad Vol 2, p. 440 as "Narrated Ibn Khuzaymah Hadith No 1576, Mirqat Vol 3 page no194, 3 Tirmazi Hadith No 591, Mishkat Hadith No 1192, Talhis-ul alhbyr Vol 2 page 42 kunzulummal Hadith No 20661.



forward than the imam and thus got captured in this calamity.

Hazrat Abu Huraira (Radhi- Allahu- taala-unho) has narrated That,

الَّذِي يَرْفَعُ رَأْسَهُ وَيَخْفِضُهُ قَبْلَ الْإِمَامِ فَإِنَّمَا نَاصِيَتُهُ  
بِيَدِ الشَّيْطَانِ 6

"That who so ever lifts his head before the imam has lifted his head, and prostrates before the imam has done so, then his forehead is in the hands of the devil."

It is a tradition by Hazrat Anas (Radhi- Allahu- taala-unho) narrates that, "One day the Holy Prophet (Salal Allahu- alayhi-wasallam) merciful and kind led us in Slat ( Muslim prayer), when Slat( Muslim prayer) was completed he (Salal Allahu- alayhi-wasallam) turned his (salal Allahu- alayha-wasallam) Holy Face towards us and said ,

أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي إِمَامُكُمْ فَلَا تَسْبِقُونِي بِالرُّكُوعِ وَلَا  
بِالسُّجُودِ وَلَا بِالْقِيَامِ وَلَا بِالْإِنْصِرَافِ فَإِنِّي أَرَاكُمْ  
إِمَامِي وَخَلْفِي 7

" Oh People I am your imam therefore do not do Ruku (to bow), Sajud (prostrations), Kiam (Standing in Namaz (prayer)) and completion of Slat (prayer) before me, because I see you from my front as well as from behind."

There are two reasons of going in front of the imam, one that you go into Ruku (to bow) before the imam and stand up or complete the Ruku (to bow) before

It is narrated by Hazrat Abu Huraira (Radhi- Allahu- taala-unho) he says that the Holy Prophet (Salal Allahu- alayhi- wasallam) said,

أَمَّا يَخْشَى الَّذِي يَرْفَعُ رَأْسَهُ قَبْلَ الْإِمَامِ أَنْ يُحَوَّلَ  
اللَّهُ رَأْسَهُ رَأْسَ حِمَارٍ 5

"That who so ever lifts his head before the imam has done so, it shows that he is not afraid that Allah Tabarak-wa-Taalah will make his head like a donkey." This divine message is self explanatory and does not require any further explanation. Meaning that it is a great offence to be in front of the imam that his face might become distorted and if this does not happen then it is because of the affection of Allah the most powerful and the mercy and kindness of the Holy Prophet (Salal Allahu- alayhi-wasallam).

Hazrat Mullah Ali Qari Alahi rehman in Markat-ul-Mafateeh in his explanation in Miskat-ul-Msbeeh's volume no 3 page number 199 had written a very strange incidence. He says that, he had gone to a very famous spiritual scholar (muhaddis) who lived in Damascus to learn Hadith Sharif. That spiritual scholar used to sit behind a curtain and teach the Hadith Sharif to him. One day on his persistence when the curtain was lifted, he saw that his face was like that of a donkey and said that against his wisdom he for the examination of this Hadith Sharif he went

4 Abu Dawood Hadith No. 853, 5 mishkat Hadith No1141, Bukhari Hadith No.691. Muslim Hadith No 114/427, Abu Dawood Hadith No 623. Tirmazi Hadith No.582, Nisayi Hadith No. 828, Ibn Majah Hadith No 961, Musnad-e Ahmad Vol 2. page no 504. 6 Mishkat Hadith No 1149, mirqat vol 3 page no 207. 7 Muslim Hadith No 112/426, Mishkat Hadith No 1137, Musnad-e Ahmad vol 3 page no 126. Mirqat vol 3 page no 193.



always stay behind the imam in sayings and deeds and never ever try to go ahead of the imam.

It is my humble prayer to Allah Zuljalal wal ikram Who is the creator of the universe that He may teach us the elements of politeness and grant us the light and knowledge of His devotion and that He may teach us to perform our Namaz ( Muslim prayer) with humility and imploration. Aameen.

the imam has performed his Ruku (to bow). In this case the Ruku (to bow) has not been performed with the imam because you have not shared it with the imam. Second is that the follower has gone into Ruku (to bow) before but came out of Ruku (to bow) with the imam, in this case it will be shared with the imam. In any aspect it is must that the follower should follow the imam. We should not make haste before the imam; we should

## جامعہ یوسفیہ برائے طلباء و طالبات

غریب اور یتیم طلباء و طالبات کے لئے ترجمۃ القرآن، تفسیر قرآن، الشہادۃ الثانیہ خاصۃ الشہادۃ العالمیہ الشہادۃ العالمیہ کی کلاسز میں فری داخلہ اور ہوٹل میں رہائش کی سہولت موجود ہے۔  
رابطہ کے لئے: نگینہ سوشل ویلفیئر سوسائٹی (رجسٹرڈ) پنجاب، متصل جامع مسجد نگینہ A-977 بلاک بی III، گجر پورہ  
(چائے) سکیم لاہور۔ 0300-4274936, 042-36880027-28, 36187575

# NEW WAY ACADEMY

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
وَعَلَىٰ آلِكَ وَأَصْحَابِكَ يَا حَبِيبَ اللَّهِ

Chief Executive  
**M. Nadeem**  
B.Sc, M.A (Eco)  
0301-4309773



Coordinators  
**Rizwan Azhar**  
B.Sc  
0321-4236968



Coordinators  
**Naveed Ikram**  
B.Sc, M.Sc (Physics)  
0300-8194301

**OFFERING**  
Pre-Classes, 9th, 10th  
O-Levels, F.A, F.Sc, B.A,  
B.Sc, B.Com, M.A (Eco)  
M.A (English)  
Special Computer Courses

10-Sher Shah Road,  
Near Tokey Wala Chowk,  
Shad Bagh, Lahore.



## تبصرہ کتب

(ادارہ)

## (۱) فردوس نسواں:

از: مفتی بدر عالم مصباحی

زیر نظر کتاب میں عورتوں کی تعلیم و تربیت کے لئے طہارت، حیض و نفاس، غسل، وضو، تیمم، نماز، شرائط نماز، اوقات نماز، عورتوں کے لئے نماز کے ادا کرنے کا مستنون طریقہ، اقسام نماز، فرائض و واجبات نماز، مسافر و مقیم کی نماز کا فرق، روزے کا بیان اور مسائل زکوٰۃ کا بیان، حج کا بیان اور حج کے متعلق جامع انداز میں تفصیل بیان کی گئی ہے۔ ہدیہ: ۳۵ روپے کے ڈاک ٹکٹ

## (۲) شفاء الوالد:

از قلم: امام احمد رضا خان فاضل بریلوی قدس سرہ العزیز

زیر نظر کتاب میں جاندار کی تصاویر بنانے کی بڑائی اور تصویر بنانے والے کے لئے انجام ۲۷ احادیث مبارکہ سے عذاب شدید بیان کیا گیا ہے۔ نیز قدم شریف اور مقامات مقدسہ کی تصاویر بنانے کو جائز بیان کیا گیا ہے۔ ہدیہ: ۲۵ روپے کے ڈاک ٹکٹ۔ محولہ بالا دونوں کتابوں کے ملنے کا پتا: ادارہ معارف نعمانیہ مرکزی جامع مسجد حنفیہ غوثیہ ۳۲۳ شاد باغ لاہور۔ پاکستان

## (۳) اوجھڑی کی کراہت:

از قلم: مفتی محمد فیض احمد ایسی علیہ الرحمہ

زیر نظر کتاب ۴۰ صفحات پر مشتمل ہے اس میں بڑی تحقیق اور محنت کے ساتھ دلائل قاہرہ سے ثابت کیا گیا ہے کہ اوجھڑی مکروہ تحریمی ہے۔ لہذا مسلمانوں کو اس کے کھانے سے بچنا چاہئے۔ اسی کتاب میں فتاویٰ رضویہ شریف سے بکرے چھترے کی ۲۲ چیزیں گنوائی گئی ہیں جسے کھانا منع ہے۔ تفصیل جاننے کے لئے درج ذیل پتا سے کتاب حاصل کیجئے۔ ہدیہ: ۲۵ روپے

ملنے کا پتا: مکتبہ اویسیہ رضویہ سیرانی مسجد بہاولپور۔

## (۴) سود کی حرمت اور بیمہ:

از قلم: علامہ محمد طارق قادری نجفی

زیر نظر کتاب میں قرآن مجید کی آیات مبارکہ اور ۳۰ احادیث مبارکہ کی روشنی میں سود کے حرام ہونے کا بڑی وضاحت سے بیان کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ بیمہ یا انشورنس کے بارے میں شرعی حکم بیان کیا گیا ہے کہ یہ ناجائز ہے۔ آخر میں بتایا گیا ہے کہ اگر کوئی شخص بیمہ کمپنی والوں کے ہتھے چڑھ کر بیمہ کروالیتا ہے تو جب بیمہ کی تمام اقساط پوری ہو جائیں تو بیمہ کروانے والے کو اپنی اصل رقم ہی لینی چاہئے، زائد رقم سود کے زمرے میں آتی ہے۔ حرام کام سے بچنا چاہئے۔ ہدیہ: دُعا کے خیر

ملنے کا پتا: رشیدہ شفیع ویلفیئر فاؤنڈیشن (رجسٹرڈ) احمد شہید کالونی مکان نمبر ۵ ویٹ مین روڈ مغل پورہ لاہور۔ فون: 36148624

## ہفتہ وار تعلیمی و تربیتی اجتماع

اللہ تبارک و تعالیٰ کے فضل و کرم اور حضور نبی کریم ﷺ کی عنایت سے ہر ہفتہ کو بعد از نماز عشاء جامع مسجد گلینہ A-977 بلاک B-III گجر پورہ (چائنہ) سکیم لاہور میں دینی بھائیوں کو دعوت و تبلیغ کا طریقہ کار سکھانے کیلئے تربیتی و تعلیمی اجتماع ہوتا ہے آپ تمام محبان اسلام اور عشاقانِ مصطفیٰ ﷺ کو شرکت کی دعوت ہے۔ دُعا انشاء اللہ تعالیٰ رات 10 بجے ہوگی۔

خصوصی بیان: منیر احمد یوسفی (ایم۔ اے)

مدیر اعلیٰ ماہنامہ ”سیدھا راستہ“ لاہور

الداعی الی الخیر: انجمن اشاعت دین اسلام (رجسٹرڈ) پنجاب

042-36880028, 0300-4274936,



آپ کی خدمت۔۔۔۔۔ ہمارا نصب العین  
بلب 6 ولٹ اعلیٰ کوالٹی کا دستیاب ہے

## میاں برادرز

کے در آمد شدہ خالص دانہ سے اپنے تیار کردہ اعلیٰ کوالٹی کے مرچ خول  
لائٹ مرچ اینڈ ڈیکوریٹیشن لٹری معیار میں سب سے اوّل  
خریدتے وقت میاں لائٹ ہاؤس کا نام یاد رکھیں!

## میاں لائٹ ہاؤس

دیدہ زیب رنگوں میں۔ خوبصورت اور مضبوط کوالٹی کی پہچان میاں برادرز کا نام

نقالوں سے ہوشیار رہیں!



مینوفیکچررز

میاں محمد یوسف

دکان نمبر 3.B حافظ الیکٹرک مارکیٹ،

شع بلڈنگ شاہ عالم مارکیٹ لاہور۔ 37636243







ولی ہند نے جتنے اوہ سداور باروسدے نیں  
اوہ تھاواں وسدیاں نے جتنے خدادے یاروسدے نیں

مورخہ  
26 دسمبر 2011  
بروز پیر

بیر طریقت، ربیر شریعت، امین علم لدنی، قطب علی، عالم ملیقی، مایب غوث الظہین  
فاضل لودھی، نیر اوج شرافت، پیکر صبر و رضا، یوسف مصرحیت

حضرت قبلہ علامہ مولانا حاجی  
قدس سرہ العزیز کا  
صاحب

محمد یوسف علی گنگینہ

بائیسواں سالانہ عرس مبارک

عرس کی تقریبات کا آغاز صبح 9 بجے  
اور اختتام قبل از نماز عصر  
و عابعد از درود و سلام 3:30 بجے

زبیر سیادت  
خلیل احمد یوسفی  
(مہمان خصوصی)

زبیر قیادت  
منیر احمد یوسفی  
(مہمان خصوصی)

زبیر صدارت  
بشیر احمد یوسفی  
(مہمان خصوصی)

سٹیج سیکرٹری  
محمد سلیمان شفیق یوسفی  
محمد شاہد فاروق فاروقی  
پیکر مہمان شریف

خصوصی خطاب  
بیر طریقت، ربیر شریعت شہشاہ خطاب نیر المشرق  
حضرت علامہ مولانا  
سید کبیر علی شاہ صاحب مدظلہ العالی  
حضرت علامہ مولانا  
آف گوجرانوالہ  
محمد مشتاق خلیفہ پاکستان  
حضرت علامہ مولانا  
منیر احمد یوسفی (ایم۔ اے)  
چیف ایڈیٹر ماہنامہ ”سید ہاراستہ“ لاہور

نلاوت قرآن مجید  
ساجزادہ قاری اطہر منیر یوسفی

منتظمین اور نگران حضرات  
ساجزادہ اطہر منیر یوسفی  
ساجزادہ قاری مظہر منیر یوسفی  
ساجزادہ محمد انور یوسفی  
ساجزادہ محمد انصر یوسفی  
ساجزادہ محمد شعبان یوسفی  
ساجزادہ محمد مبشر یوسفی  
ساجزادہ محمد نعمان یوسفی  
ساجزادہ محمد سلمان یوسفی  
ساجزادہ محمد احمد آف قلعہ والہ پک نمبر 170

خصوصی آمد  
حضرت بابا نور احمد  
محمد جہانگیر چک 34 شریف  
بابا عبداللہ پیکر گوجران شریف

نعت خوانان شریف لسان  
ساجزادہ مظہر منیر یوسفی  
بیر طریقت خوشی محمد (آف گوجرانوالہ)  
الحاج محمد دین پوٹی امر سدھولا ہور  
ماسٹر محمد رمضان فیصل آباد  
محمد اشرف لاہور  
بیر طریقت محمد عبداللطیف یوسفی  
جناب خالد محمود یوسفی  
محمد حسین یوسفی (بٹری والے)  
جناب محمد ظفر اقبال ہاتف  
صوفی عبدالکریم  
محمد شفیق ناطق یوسفی  
محمد نعیم یوسفی  
محمد عمران یوسفی  
حضرت مولانا فاروق احمد ڈو  
خلیفہ اعظم پک نمبر 424

منتظمین انگریز شریف  
برادران طریقت

گنیز کتب خانہ 977-A پلاک نی 111 اکبر پورہ سیکم لاہور سواکس: 0300-4274936  
کی طرف سے دینی کتابوں کا سال بھی لگایا جائے گا۔

عظیم شہزاد پنجاب: معظم نیر قریشی ولد ڈاکٹر احمد قریشی یوسفی (گنیز ریکارڈ ہائیل والے)  
مکان نمبر 1، گلی نمبر 14، نزد لال مسجد عزیز روڈ، چوک ناغہ لاہور۔ فون: 0321-8873391, 0322-4744353



ABC CERTIFIED

رجسٹرڈ سی پی ایل ۲۳۲

جب سورج ہو مہربان  
تو پھر کیوں ہوں پریشان  
لوڈ شیڈنگ اور بجلی کے بل کے  
بغیر زندگی بنی آسان



### SOLAR ENERGY RECHARGEABLE LIGHTS

Available in Different Models



Fan with  
\* 3 Speeds  
\* Light  
\* Adjustable height

### SOLAR ENERGY RECHARGEABLE FANS

(Rechargeable with Electricity and Solar Panel)



### Maintenance Free Lead Acid Rechargeable Batteries.

For EMERGENCY LIGHTS, MOTORCYCLES, FANS, UPS, SOLAR PRODUCTS, TOYS, CAMERAS, ELECTRONIC SCALES ETC.



37- Sultan Pura Road, Lahore-Pakistan  
Tel: 042-37604442-43 Fax: 042-37604440  
Website: [www.nationalbatteryind.com](http://www.nationalbatteryind.com)  
E-mail: [nationalbattery@gmail.com](mailto:nationalbattery@gmail.com)  
[national@brain.net](mailto:national@brain.net)